درود شریف کی انتہائی عجیب و مبارک کتاب

البرکات المکیۃ

فی

الصلوات النبویۃ

لإمام المحدثین نجم المفسرین زبدۃ المحققین

العلامۃ الشیخ مولانا

محمد موسیٰ الروحانی البازی

طیّب اللہ آثارہ و أعلی درجاتہ فی دار السلام

البركات المكية

في

الصلوات النبوية

اسم الكتاب : البركات المكية في الصلوات النبوية
اسم المؤلف : محمد موسىٰ الروحاني البازي رحمه الله تعالى
الطبعة الثامنة : ١٤٤١ﻫ - ٢٠٢٠م
جميع الحقوق محفوظة

إدارة التصنيف و الأدب
العنوان : المكتب المركزي : ١٣/دي ، بلاك بى ،
سمن آباد ، لاهور ، باكستان
هاتف : ٠٠٩٢ ٤٢ ٣٧٥٦٨٤٣٠
جوال : ٠٠٩٢ ٣٠٠ ٤٤٢٦٤٤٠
البريد الإلكتروني : alqalam777@gmail.com
الموقع على الشبكة الإلكترونية : www.jamiaruhanibazi.org

All rights reserved
Idara Tasneef wal Adab
(Institute of Research and Literature)
Alqalam Foundation
Address: Head Office: 13-D, Block B,
Samanabad, Lahore, Pakistan.
Phone: 0092-42-37568430
Cell: 0092-300-4426440
Email: alqalam777@gmail.com
Web: www.jamiaruhanibazi.org

الناشر
إدارة التصنيف والأدب

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

البركات المكية

في

الصلوات النبوية

لإمام المحدّثين نجم المفسّرين زبدة المحقّقين

العلّامة الشّيخ مولانا محمّد موسى الرّوحانى البازى

رحمه الله تعالى وطيّب آثاره

إدارة التّصنيف والأدب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر

إدارۂ تصنیف وأدب

جامعۃ محمد موسیٰ البازی

برہان پورہ، نزد اجتماع گاہ، عقب گورنمنٹ ہائی سکول، رائیونڈ، لاہور

منگوانے کا پتہ »» مرکزی دفتر: القلم فاؤنڈیشن، 13 ڈی، بلاک بی، سمن آباد، لاہور

موبائل: 0092-300-4101882 فون: 0092-42-37568430

www.jamiaruhanibazi.org

Email: alqalam777@gmail.com

کتاب ہذا اجازت لے کر پڑھنا بہت ہی بہتر ہے

(اہلِ لاہور لازماً خانقاہ تشریف لاکر بالمشافہ اور دیگر احباب بذریعہ فون اجازت حاصل کر سکتے ہیں، بایں شرط کہ بالمشافہ ملاقات کر کے بھی اجازت حاصل کرینگے)

یاد رکھیں! کتاب ہذا اجازت حاصل کر کے پڑھنے سے صاحبِ تصنیف عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محدّث اعظم حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی طیب اللہ آثارہ کے ساتھ انتہائی بابرکت عظیم روحانی نسبت قائم ہو جاتی ہے اور ایک خاص روحانی تاثیر کا باعث بن جاتی ہے۔ اجازت درج ذیل پانچ شرطوں کے ساتھ مشروط ہے۔

اگر ان شرائط کو ملحوظِ خاطر رکھیں گے تو انشاء اللہ اس مبارک کتاب کی تاثیر میں حیرت انگیز حد تک بہت ہی اضافہ محسوس کرینگے۔

اجازت کی شرائط

(1) یہ اجازت صرف مستجیز (یعنی اجازت لینے والے) کی ذات تک محدود ہے، آگے کسی اور شخص کو اجازت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ آگے اجازت دینے کی شرطیں علیحدہ ہیں۔ (آگے کسی کو اجازت دینے کی اہم و بنیادی شرط یہ ہے کہ اس شخص کا صاحبِ تصنیف و تالیف حضرت شیخؒ کے سلسلہ طریقت کے ساتھ بیعت کا اصلاحی تعلق ہو۔)

(2) کتابِ ہذا کے پڑھنے کے بعد صاحبِ تصنیف و تالیف حضرت شیخؒ کیلئے دعا کرنا لازم ہے کہ "اللہ جل جلالہ ان کے درجات بلند فرمائے۔" (3) کتابِ ہذا کے پڑھنے کے بعد صاحبِ تصنیف و تالیف حضرت شیخؒ کے اہل و عیال اور ان کی اولاد کے لئے بھی دعا کرنا لازمی ہے کہ "اللہ جل جلالہ انہیں دین کا خادم بنا کر اپنے مقبول بندوں میں شامل فرمائے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے۔" (4) اس مبارک کتاب کو اپنے لئے

صدقہ جاریہ بنائیں، دوست واحباب میں سے کم از کم دس افراد کو کتاب ہذا کے پڑھنے کی ترغیب ودعوت دیتے رہیں تاکہ یہ کتاب ان کے معمولات (ذکرواذکار) میں شامل ہوجائے۔اسطرح انشاء اللہ یہ کتاب آپ کیلئے تا قیامت ایک عظیم صدقہ جاریہ بن جائیگی۔مگران احباب کو اجازت حضرت شیخؒ کے جانشین ہی سے لینا ہوگی۔(5) یہ کتاب روحانی طور پر انتہائی مؤثر اور بابرکت ہے،لہذا باطنی وظاہری امور ومعاملات میں جو بھی کیفیات محسوس کریں اس سے آگاہ رکھنے کیلئے حضرت شیخؒ کے جانشین وخانقاہ سے رابطہ وتعلق ضرور رکھیں تاکہ یہ بابرکت نسبت قائم ودائم رہے اور آپ کی روحانی کیفیات میں ترقی ہوتی رہے۔

سلسلہ بیعت: محدّث اعظم فقیہ العصر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کے جانشین اور امام الاتقیاء حضرت سید شاہ نفیس الحسینیؒ کے خلیفہ مجاز (مولانا) فقیر محمد زبیر روحانی بازی (بارک اللہ فی حیٰوتہ) سے سلاسلِ طریقت میں بیعت کے خواہشمند احباب سے درخواست ہے کہ جمعرات،اتوار اور منگل بعد نماز مغرب اوقات کا خیال رکھیں۔شکریہ

شرکت کی عام دعوت ہے: مرکزی خانقاہ میں ہر جمعرات بعد نماز مغرب حضرت شیخؒ کی شروع کردہ ان کے طریقہ کار کے مطابق محفلِ درود شریف (برکات مکیہ) منعقد ہوتی ہے۔

بذریعہ فون اجازت حاصل کرنے کیلئے بھی مذکورہ بالا ایام کو ملحوظ خاطر رکھیں تو بہتر ہے۔

مقررہ وقت اور فون نمبر .... رات 8 : 00 تا 9 : 00 – 0321 8441681

منجانب: خانقاہ محدث اعظم حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی طاب اللہ آثارہ

مرکزی خانقاہ : 13 ڈی، بلاک بی، سمن آباد، لاہور۔ فون: 042 37568430

لاہور: 042 37568430　　رائیونڈ: 0300 4426440

ڈیرہ اسماعیل خان: 0347 6806036

کتاب البَرَکاتُ المکِیّۃ کا مختصر تعارف

درود شریف کی اس انتہائی مبارک اور عجیب کتاب میں مصنفؒ نے رسول اللہ ﷺ کے آٹھ سو ۸۰۰ سے زائد اَسماء کو احادیث کی مستند کتابوں سے انتہائی تحقیق کے بعد درود شریف کی شکل میں جمع فرمایا ہے۔ اس سے پہلے آج تک کسی کتاب میں نبی کریم ﷺ کے اتنے زیادہ مستند ناموں کو اکٹھا نہیں کیا گیا۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود اس کتاب کی ابتداء میں مصنفؒ کے مختصر حالاتِ زندگی عربی اور اردو زبان میں شامل کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ اصل کتاب کی ابتداء میں مصنفؒ نے درود شریف کے فضائل، اِس کتاب کی خصوصیات اور پڑھنے کا طریقہ تفصیل سے عربی زبان میں تحریر فرمایا ہے اور عوام الناس کی آسانی کیلئے عربی عبارت کے ساتھ ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی درج کیا ہے۔

درود شریف کا وظیفہ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲۳ سے شروع ہوتا ہے۔

وفات کے بعد مصنفؒ کی قبر مبارک سے بڑے عرصے تک جنتی خوشبو آتی رہی۔ اسی دوران مصنفؒ کے ایک شاگرد نے خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کے روضۂ مبارک کی سنہری جالی کا دروازہ کھلا اور اندر سے مصنفؒ انتہائی خوشی کی حالت میں مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ شاگرد نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور عرض کیا کہ استادِ محترم! آپ کی قبر مبارک سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت محدث اعظمؒ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میری کتاب "برکاتِ مکیہ" کو بارگاہِ نبوی ﷺ میں شرفِ قبولیت حاصل ہوا ہے اسی لئے میری قبر سے جنتی خوشبو آ رہی ہے۔

بے انتہاء برکات اور حیرت انگیز تاثیر والی یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام الناس میں انتہائی مقبول و معروف ہے۔ دنیا بھر میں بیشمار اولیاء اللہ اور عام لوگ

اسے بطور وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ پریشانیوں سے نجات، مشکلات کے حل، قضائے حاجات اور خیر و برکات حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب نہایت مفید، مؤثر اور مجرّب ہے۔ اَلبَرَکَاتُ المَکِّیَّۃ پڑھنا شروع کیجئے چند دن میں ہی آپ خود اس کی برکات کا مشاہدہ کرلیں گے۔

پڑھنے کا طریقہ

کتاب اَلبَرَکَاتُ المَکِّیَّۃ پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک منزل پڑھتے ہوئے ہر سات دن میں مذکورہ تمام اسمائے نبویّہ ختم کیا کریں۔ کتاب کے اندر ہر منزل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان منزلوں کی تفصیل یوں ہے۔

١. پہلی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۲۳ سے۔
٢. دوسری منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۴۴ سے۔
٣. تیسری منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۶۴ سے۔
٤. چوتھی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۸۶ سے۔
٥. پانچویں منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۱۱ سے۔
٦. چھٹی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۳۱ سے۔
٧. ساتویں منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۵۰ سے۔

دوسرا طریقہ۔ روزانہ ایک ثُلث پڑھتے ہوئے ہر تین دن میں مذکورہ تمام اسمائے نبویّہ ختم کیا کریں۔ کتاب کے اندر ہر ثُلث کی نشاندہی کی گئی ہے۔

١. پہلا ثُلث صفحہ نمبر ۱۲۳ سے۔ ٢. دوسرا ثُلث صفحہ نمبر ۱۷۰ سے۔
٣. تیسرا ثُلث صفحہ نمبر ۲۲۲ سے۔

تیسرا طریقہ۔ اگر فرصت ہو تو مذکورہ تمام اسمائے نبویّہ (صفحہ نمبر ۱۲۳ سے صفحہ نمبر ۲۷۲ تک) روزانہ پڑھا کریں۔

برکاتِ مکیّہ کے فائدے

کتاب برکاتِ مکیہ کے فوائد بے شمار ہیں۔ درود شریف اور اسماء نبویّہ کی برکت سے ہر حاجت پوری ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ چند اہم فوائد یہ ہیں۔ (۱) ہر مشکل آسان ہوگی (۲) لاعلاج بیماری اور ہر مرض سے شفا ہوگی (۳) تجارت و کاروبار میں بہت برکت ہوگی (۴) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (۵) سحر اور جادو کا اثر کاروبار، مال اور گھر کے افراد سے زائل ہوگا (۶) جنات کی شرارت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے (۷) عقیمہ عورت یا بے اولاد مرد پڑھے تو اولاد حاصل ہوگی (۸) نرینہ اولاد سے محروم شخص پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیٹا پیدا ہوگا (۹) سفر میں کامیابی وسلامتی حاصل ہوکر واپسی بخیر ہوگی (۱۰) ملازمت بسہولت ملے گی (۱۱) سفر یا حضر میں اپنے پاس رکھنے سے ہر شر و آفت سے سلامتی حاصل ہوگی (۱۲) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی اور پیغامِ نکاح قبول ہوگا (۱۳) دلوں کو مسخّر و تابع بنانے کیلئے نہایت مفید و نافع ہے (۱۴) گمشدہ چیز جلد ملے گی باذن اللہ (۱۵) دشمنوں اور اہل بدعت پر غلبہ حاصل ہوکر اُن کا ہر شر دفع ہوگا (۱۶) ملازمت میں ترقی حاصل ہوگی (۱۷) جس گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو درود شریف و اسماء نبویّہ کی برکت سے اس گھر کے باشندے بڑے مصائب، حوادث، غم، چوری، ڈاکے اور آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے ان شاء اللہ (۱۸) طالبعلم پڑھے تو علم میں برکت و امتحان میں کامیابی ہوگی (۱۹) حج و عمرہ کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ حج و عمرہ کی توفیق دینگے (۲۰) خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

نوٹ۔ مصنّفؒ کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے اجازت لینا تاثیر و برکات میں زیادت و اضافے کا موجب ہے۔

فہرست الموضوعات

الموضوع	الصفحة
مع كلّ اسم صلاتان وهناك حساب الصّلوات الربّانيّة فی المسجد النبویّ والمسجد المکیّ ۔	١٠١
ذکر تنبیهٍ لطیفٍ مشتملٍ علی طریق آخر لحساب اجر المصلّی المسلم باعتبار المسجدین المبارکین المسجد النبویّ و المسجد الحرام المکیّ ۔	١٠٩
ذکر تنبیهٍ آخر فی حسابِ الأجور الثلاثة الباقیة من الاجور الاربعة الحاصلة للمصلّی المسلم مطلقاً وبالنظر الیٰ قراءة هذه الصلوات والتسلیمات فی المسجدین المبارکین وهٰذا بیان بدیع نافع جدًّا ۔	١١٥
الفائدةُ الثامنةُ عشرة فی ذکر اسماء اللّٰہ تعالیٰ التسعة والتسعین وبیان أقوال العلماء فی المراد من الاحصاء فی قوله مَن احصاها دَخل الجنّة ۔	١١٩
بیان انّ المصنّف قسّم الاسماء النبویّة المبارکة المذکورة فی هٰذا الکتاب الی ثلاثة أحزابٍ اوّلاً ثم الیٰ سبعة احزابٍ ثانیًا تیسیرًا لقرّاءتها حزبًا حزبًا ۔	١٢٢
سردُ الأسماء النبویّة المبارکة وذکرها علی ترتیب حروف المعجم ۔	١٢٣
بدایةُ الحزب الاوّل و الثُلث الاوّل من الاسماء النبویّة المبارکة ۔	١٢٣
بدایةُ الحزب الثانی منها ۔	١٤٤
بدایةُ الحزب الثالث منها ۔	١٦٤
بدایةُ الثُلث الثانی ۔	١٧٠
بدایةُ الحزب الرابع منها ۔	١٨٦

تمّت الفهرست

هذه المقدمة تبحث عن حياة العالم العلامة
والبحر الفهامة المحدث الأعظم والمفسّر الأفخم الفقيه الأفهم
الرحلة الحجّة اللغوى الأديب صاحب التصانيف الكثيرة
والتآليف الشهيرة مستنبط علم الجلالة ومخترعه الشيخ مولانا
محمّد موسىٰ الروحانى البازى
وعن آثاره العلمية الخالدة وعن خدماته الإسلامية.
رحمه اللّٰهُ تعالى رحمة واسعة وطيَّبَ آثارَه.

بسم الله الرحمن الرحيم

هو العلامة الكبير بل الإمام ذو الشان العظيم نادرة الزمان سلطان القلم والبيان كان آية من آيات الله بلا فرية ونادرة من نوادر الدهر بلا مرية.

هَيهاتَ لا يأتِي الزَّمانُ بمثله
إنَّ الزمانَ بمثله لبَخِيل

مكانة الشيخ محمد موسى الروحانى البازى رحمه الله تعالى عند الله

كان الشيخ البازى متورّعًا، تقيًّا، زاهدًا فى الدنيا، مجاهدًا فى سبيل الله، دامغًا للبدعات، لا يخاف فى الله لومة لائم، وله كرامات كثيرة لا تحصى لضيق المقام سوف نقتصر على ذكر بعضها فقط لتعلم مدى ما كان لشيخنا الجليل من مكانة عظيمة عند الله تعالى وعند رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ومن كراماته أنه رابع أربعة فى تاريخ الإسلام الذى انبعثت من قبره الرائحة الذكية رائحة الجنة. وذلك بعد أن تم دفن جثمانه الطاهر

خرجت رائحة المسك والعنبر من قبره وانتشرت فی جمیع المقبرة. وهذه الرائحة موجودة حتی الیوم وقد مضت سبعة أشهر منذ وفاته. فإذا ذهبت إلی مقبرته الموجودة فی میانی صاحب بلاهور تشم تلك الرائحة الذكية التی تفوح بالعطر والعنبر تنبعث من ذلك الجسد الطاهر ومن هذا الثری الطیب ثری شیخنا الجلیل الشیخ محمد موسی الروحانی البازی طیب الله آثاره.

ومنها أن شیخنا الوقور رحل إلی الحج مصطحبا أسرته. وبعد الفراغ من مناسك الحج شدّ الرحال مع أسرته إلی المدینة المنوّرة. فلمّا علم شیخ الإسلام قدوة الأنام العالم الربانی الشیخ مولانا سعید أحمد خان رحمه الله تعالی ورود الشیخ البازی الجلیل إلی المدینة المنوّرة فرحّبه ترحیبا حارًّا واستدعاه مع أسرته إلی المأدبة. فلبّی الشیخ البازی المكرم الدعوة وقدم إلی داره مع أسرته حسب الموعد.

وعندما لاقی الشیخ البازی المحترم الشیخ سعید أحمد خان المحترم جلس عنده. وحینما رأی رجلٌ من ندماء الشیخ سعید أحمد خان الشیخَ البازی فقام مسرعا نحو الشیخ البازی المفخم والتزمه وعانقه وقبّله وصافحه ووقّره غایة التوقیر.

ثم قال له: یا معالی الشیخ! ألتمس من سماحتك بكل أدب واحترام أن تسامحنی. فتعجب الشیخ البازی من حفاوته البالغة وتبجیله إیاه وطلبه منه التسامح وقال له: علی أیّ شیء أسامحك ولا علاقة لی بك ولا أعرفك. وما هو السبب؟

فأجابه الرجل: یا فضیلة الشیخ الجلیل! سامحنی أوّلاً ثم أدلّك

على سبب المسامحة. فتبسّم الشيخ البازى طِبق عادته الشريفة وتلطّف فى الإجابة قائلاً بأنى سامحتك.

ففرح الرجل غاية الفرح وبرقت أسارير وجهه وقال: يا شيخ! الآن أذكر لك السبب. وهو أنى أتمتع بفضل الله وكرمه بالسكنى فى رحاب الطِّيبة الطيّبة المدينة المنوّرة زادها الله تعالى بركة ورحمة وأمنا وهدوءًا. وقد أخبرنى بعض الزملاء بمكانتك الرفيعة وشخصيّتك البارزة فى ميادين العلم والتصنيف والتدريس والدعوة والإرشاد فصرت مشتاقا جدًّا لرؤيتك ولقائك.

فقبل أسبوع دخلت المسجد النبوى الشريف مع بعض زملائى فرأك زميلى وبشّرنى قائلاً إن هذا الرجل الجميل هو الشيخ البازى المكرم الذى كنت تشتاق لرؤيته وللقائه. فرأيتك وكنتَ مشغولاً بالنوافل. فلما أمعنت النظر إلى شخصك ورأيت حلتك الشهباء وعمامتك البيضاء الفاخرة. فخطر فى قلبى بعض الخواطر بأن هذا اللباس الثمين لا يليق بالمشائخ الكرام والعلماء العظام. فما أحببت أن أصافحك وذهبت إلى بيتى.

وفى نفس تلك الليلة رأيت فى النوم أن النبى ﷺ قد جاء عندى ووبّخنى ونبّهنى قائلاً: أظننتَ بموسىٰ هذه الظنون فاخرج من مدينتى.

فاستيقظت مندهشًا ومرتعدًا واجتهدت للقائك فما نجحت إلاّ فى هذا الوقت السعيد. فمن ثم بادرت وطلبت من معاليكم العفو والصفح عن هذه الظنون والوساوس السيّئة.

فرحمه الله تعالى رحمة واسعة وأسكنه بحبوحة جنة الفردوس

وجزاه عن الإسلام والمسلمين خير الجزاء ما قدم من عطاء ذاخر في ميدان العلم والمعرفة في سبيل نصرة هذا الدين وفي سبيل العلم.

مصنفاته العلمية

كان الشيخ البازي رحمه الله تعالى مفرد العصر ونادرة الدهر، بحرًا في العلوم والفنون لا يجاري ولا يماثل، فصيحًا بليغًا، شاعرًا، جامعًا للمنقول والمعقول، مستنبط علم الجلالة ومخترعه، نظير نفسه، فريد الدهر، من أذكياء العالم. له مؤلفات فريدة كثيرة مقبولة مشتملة على حقائق حقيقة ودقائق دقيقة ولطائف لطيفة وغرائب غريبة وعجائب عجيبة ومسائل فريدة ومباحث جديدة واستنباطات عظيمة، وأسرار فنية مخفية دالة على مزية فطنته.

العالم العامل والفاضل الكامل إمام الحرم الشريف فضيلة الشيخ محمد بن عبد الله السبيل حفظه الله تعالى دائمًا يمدح الشيخَ البازي في مجالس علمية.

قَدِم إليه مرّةً وفد علماء الجامعة الأشرفية. فسألهم الإمام عن الشيخ البازي. فتحيّر العلماء بأنه كيف يعرف عالمًا عجميًّا. ثم قال الإمام:

"يأتي إليّ العلماء والمشائخ من جميع نواح العالم ولكن ما رأيتُ وما لقيتُ عالمًا أوسع علمًا وأدقّ نظرًا من الشيخ البازي".

وقد تعددت تصانيف شيخنا الفاضل فزادت تصانيفه في مجال العلم على مائتين كتاب في علوم مختلفة وفنون شتّى مثل التفسير والحديث والمنطق والفلسفة والهيئة القديمة والحديثة وعلم المرايا وعلم

الأبعاد والصرف والنحو والبلاغة وسائر العلوم العربية وعلم التاريخ وغير ذلك.

والحقيقة التي لا يختلف عليها اثنان أن شيخنا الجليل ما ترك فنًّا من الفنون ولا علمًا من العلوم إلّا وألّف فيه كتابًا أو رسالة ما يحيّر الألباب وهذا لا يتوفر لأيّ عالم من العلماء في هذا العصر رحم الله شيخنا الفاضل.

وفاته

وبعد صراع مع المرض رحل أوحد أهل زمانه وفرد أوانه الشيخ الجليل في صلاة عصر الاثنين عن عالمنا. فلقي ربه بنفس آمنة مطمئنة في السابع والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٤١٩ هجرية الموافق التاسع عشر من أكتوبر سنة ١٩٩٨ ميلادية وهو ابن ثلاث وستين سنة "يا أيتها النفس المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي". صدق الله العظيم. ويقول رسول الله ﷺ: إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلّا من ثلاث صدقة جارية أو ولد صالح يدعو له أو علم ينتفع به.

أبناؤه

ومن سعادات الشيخ البازي رحمه الله تعالى ان له أبناءً اربعة كل واحد منهم عالم فاضل بعلوم قديمة وعصرية داخلية وخارجية بتوفيق الله عز وجل. وبأدعية الوالد المشفق وبتوجهه التام وتعليمه وتربيته كل واحد منهم أنموذج له ومصداق لكلمات النبوة على صاحبها ألوف التحية من أنه إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلا من ثلاث صدقة جارية أو ولد صالح

يدعوله أوعلم ينتفع به. فكأنّ المرحوم يقول على لسان الحال:

تلك آثارنا تدل علينا

فانظروا بعدنا إلى الآثار

وصحّ ماقيل: إن الولد سرّ لأبيه وكل إناء يترشح بما فيه.

فالأكبرمنهم الشيخ محمد زبير الروحاني البازى خريج الجامعة الأشرفية بلاهور وفاضلُها ذهب إلى السعودية وكمّل تعليمه فى مكة المكرمة بجامعة أمّ القرى وعاد إلى الوطن فناب مناب الوالد الفقيد بالجامعة الأشرفية. والثانى منهم محمد عزير الروحانى البازى خريج الجامعة الأشرفية بلاهور. كان يدرس بالجامعة الأشرفية بعد فراغه من دروس الحديث للطلبة الواردين من اوروبّا وغيرها باللغة الانكليسية. ثم رحل إلى أمريكا لإعداد رسالة الدكتوراه (بى، ايج، دى). وفّقه الله لتحصيلها وتكميلها۔

والثالث منهم محمد زهير الروحانى البازى والرابع عبدالرحمن الروحانى البازى وكلاهما فى مرحلة الاستفادة العلمية فى رحاب الجامعة الأشرفية. وفق الله الجميع لما يحب ويرضى.

والله أسأل أن ينفعنا بعلوم شيخنا الجليل وأن يجعل علومه من الصدقات الجاريات والباقيات الصالحات لنا وللأجيال القادمة.

مصنّفِ کتابِ ہذا

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

رحمہ اللہ تعالیٰ وطیب آثارہ

کے بارے میں چند مختصر کلمات

اوران کی زندگی کے مختصر حالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم۔

أمّا بعدُ!

ھیھاتَ لا یأتِی الزّمانُ بمثلہٖ

إنّ الزّمانَ بمثلہٖ لبخیلٗ

ترجمہ "یہ بات بڑی بعید ہے، زمانہ ان جیسی شخصیت نہیں لائے گا۔ بیشک ایسی شخصیات کے لانے میں زمانہ بڑا بخیل ہے"۔

محدث اعظم، مفسر کبیر، فقیہ افہم، مصنفِ افخم، جامع المعقول والمنقول، شیخ المشائخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی طیّب اللہ آثارہ واعلیٰ درجاتہٗ فی دارالسلام کی شخصیت علمی دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اپنے عہد میں دنیا بھر کے ذہین لوگوں میں سے ایک تھے۔ آپ کی علمی مصروفیات قدرت نے آپ کی تسکین کیلئے پیدا کر رکھی تھیں۔

لاریب! ان کی شخصیت سدا یادگار رہے گی۔ اس وقت ان کی موت سے چمنستانِ اسلام اجڑ گیا ہے، علماء یتیم ہو گئے ہیں اور اہل اسلام ان کے علم وفقہ سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی باتیں بے شمار ہیں، ان کے سنانے

والے بھی بے شمار ہیں۔ ان کی زندگی کے مختلف گوشے لوگوں کے سامنے ہیں اور زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے۔

کچھ قمریوں کو یاد ہے کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستاں کے ہیں

اللہ تعالیٰ کے دربارِ جلال و جمال میں حضرت محدث اعظمؒ کا مقام

حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو عند اللہ جو مقام و مرتبہ حاصل تھا اور اس سلسلے میں آپ کو جن کرامتوں اور خصائص سے اللہ تعالیٰ نے نوازا اس پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ذیل میں اختصاراً ایک دو واقعات ذکر کئے جا رہے ہیں۔

(۱) حضرت شیخؒ کی قبر مبارک سے جنت کی خوشبو کا پھوٹنا

تدفین کے بعد شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کی قبر اطہر اور مٹی سے خوشبو آنا شروع ہوگئی جس نے پورے میانی قبرستان کو معطر کر دیا۔ دُور دُور تک فضا انتہائی تیز خوشبو سے مہکنے لگی اور یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی۔ لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو اس ولی اللہ کی قبر پر حاضری دینے کیلئے امڈ پڑا، ملک کے کونے کونے سے لوگ پہنچنے لگے اور تبرکاً مٹی اٹھا اٹھا کر لے جانے لگے۔ قبر مبارک پر مٹی کم ہونے لگتی تو اور مٹی ڈال دی جاتی۔ چند ہی منٹوں میں وہ مٹی بھی اسی طرح خوشبو سے مہکنے لگتی۔ قبر کے پاس چند منٹ گزارنے والے شخص کا لباس بھی جنّتی خوشبو سے معطر ہو جاتا اور کئی کئی دن تک اس لباس سے خوشبو آتی۔

یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ عالم اسلام کی چودہ صدیوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور کے بعد حضرت شیخؒ تیسری شخصیت ہیں جن کی مرقد اطہر سے جنت کی خوشبو جاری ہوئی جو الحمد للہ سات ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک جاری ہے۔ حضرت شیخؒ اللہ تعالیٰ کے کتنے برگزیدہ اور محبوب بندے تھے ان کی اس عظیم کرامت نے اس بات کی تصدیق کر دی۔ یہ عظیم الشان کرامت جہاں حضرت محدثِ اعظمؒ کی ولایتِ کاملہ کی واضح دلیل ہے وہاں مسلکِ دیوبند کیلئے بھی قابل صد فخر بات ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے محبت

اس زمین پر عرشِ بریں کے آخری نمائندہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت محدث اعظمؒ کی محبت وعقیدت عشق کی آخری دہلیز پر تھی۔ درسِ حدیث میں یا گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر فرماتے تو رِقّت طاری ہو جاتی، آنکھیں پرنم ہو جاتیں اور آواز حلق میں اٹک جاتی۔

ایک مرتبہ حضرت شیخؒ بمعہ اہل وعیال حج کیلئے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ حج کے بعد چند روز مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ مولانا سعید احمد خانؒ (جو کہ تبلیغی جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے) کو جب آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو آپ کی بمعہ اہل خانہ اپنی مدینہ منورہ والی رہائشگاہ پر دعوت کی۔ دعوت کے دوران والد محترمؒ، مولانا سعید احمد خانؒ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص (جو کہ مدینہ منورہ ہی کا رہائشی تھا) آیا، اس نے جب محدثِ اعظم شیخ الشیوخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کو اس مجلس میں تشریف فرما دیکھا تو انہیں سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ حضرت

میں آپ سے معافی مانگنے کیلئے حاضر ہوا ہوں، آپ مجھے معاف فرمادیں۔ والد ماجدؒ نے فرمایا بھائی کیا ہوا؟ میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں، نہ کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ تو کس بات پر معاف کروں؟ وہ شخص پھر کہنے لگا کہ بس حضرت آپ مجھے معاف کردیں۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی وجہ بتلاؤ تو سہی؟ وہ شخص کہنے لگا کہ جب تک آپ معاف نہیں فرمائیں گے میں بتلا نہیں سکتا۔ تو اپنے مخصوص لب ولہجہ میں والد صاحبؒ نے فرمایا اچھا بھئی معاف کیا، اب بتلاؤ کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگا حضرت میری رہائش مدینہ منورہ میں ہی ہے۔ میں اپنے رفقاء اور ساتھیوں سے اکثر آپ کا نام اور آپ کے علم وفضل کے واقعات سنتا رہتا تھا چنانچہ میرے دل میں آپ کی زیارت و ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمنا بڑھتی گئی مگر کبھی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔

اتفاق سے چند دن قبل آپ مسجد نبوی میں نوافل میں مشغول تھے کہ میرے ایک ساتھی نے مجھے اشارے سے بتلایا کہ یہ ہیں مولانا محمد موسیٰ صاحب جن کے بارے میں تم اکثر پوچھتے رہتے ہو۔ میں نے چونکہ اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہیں تھا اس لئے میرے ذہن میں آپ کے بارے میں ایک تصور قائم تھا کہ پھٹا پرانا لباس ہوگا، دنیا کا کچھ پتہ نہیں ہوگا تو جب میں نے نوافل پڑھتے ہوئے آپ کا حلیہ اور وجاہت دیکھی (حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا لباس سادہ سا ہوتا، سفید لمبا جبہ نما کرتا پہنتے، شلوار ٹخنوں سے بالشت بھر اونچی ہوتی، سر پر سفید پگڑی باندھتے اور پگڑی کے اوپر عربی انداز میں سفید رومال ڈال لیتے مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علمی جلال کے ساتھ ساتھ ظاہری جمال اور رعب بھی

بے انتہاء بخشا تھا، نیز نسبتاً دراز قامت بھی تھے اس لئے اس سادہ سے لباس میں بھی آپ کی وجاہت و شان کسی بادشاہِ وقت سے کم معلوم نہ ہوتی اور آپ کو نہ جاننے والے بھی آپ کی شخصیت سے انتہائی مرعوب ہو کر ادب سے ایک طرف ہو جاتے۔) تو میرے ذہن میں جو پھٹے پرانے لباس کا تصور تھا وہ ٹوٹ گیا اور میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ بدگمانی پیدا ہوگئی چنانچہ میں آپ سے ملے بغیر ہی واپس لوٹ گیا۔

اسی رات کو خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ انتہائی غصے میں ہیں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) ! مجھ سے ایسی کیا غلطی ہوگئی کہ آپ ناراض دکھائی دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"تم میرے موسیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہو،
فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ"۔

میں خوف سے کانپ گیا، فوراً معافی چاہی، تو نبی کریم ﷺ فرمانے لگے۔

"جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا میں
بھی معاف نہیں کروں گا"۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بیدار ہوگیا اور اس دن سے میں مسلسل آپ کو تلاش کر رہا ہوں مگر آپ کی جائے قیام کا پتہ نہیں لگا سکا۔ آج آپ سے یہاں اتفاقاً ملاقات ہوگئی تو معافی مانگنے کیلئے حاضر ہوگیا ہوں۔ حضرت شیخؒ نے جب یہ

واقعہ سنا تو آپ پر رقّت طاری ہو گئی اور آپ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔

ان واقعات سے بخوبی علم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نہایت بلند مقام و درجہ حاصل تھا۔ خاص طور پر مدینہ منورہ میں پیش آنے والا مذکورہ بالا واقعہ تو اس قدر عجیب و غریب ہے کہ قرونِ اولیٰ کے علماء و مشائخ کے تذکروں میں بھی اس جیسی مثال خال خال ہی ملتی ہے۔

آپ تصور تو کیجئے کہ حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کیا مقام و مرتبہ ہو گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے کس قدر محبت ہو گی کہ آپ کے بارے میں مدینہ منورہ کے اس شخص کی معمولی سی بدگمانی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی ناراضگی کا اظہار فرمایا بلکہ سخت غضب کی وجہ سے اسے مدینہ سے ہی نکل جانے کا حکم فرمایا۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں اور ان عالی مرتبت اولیاء میں سے تھے جن کے بارے میں اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔

ترجمہ "جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی،
مَیں اس شخص سے اعلان جنگ کرتا ہوں"۔

ذرا اس حدیثِ قدسی کو دیکھئے اور پھر مذکورہ واقعہ پر غور کیجئے بلکہ یہاں تو رنگ ہی نرالا ہے کہ اس شخص نے حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کو نہ تو ہاتھ سے کوئی تکلیف پہنچائی، نہ استہزاء کیا، نہ اہانت و تحقیر کی، نہ زبان سے کوئی برے الفاظ و

کلمات ادا کیئے بلکہ صرف دل ہی دل میں آپ کے بارے میں بدگمانی کی مگر دشمنی کے معمولی اثرات والی اس حالت و کیفیت پر بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا غضب حرکت میں آ گیا اور اسے اپنے شہر کو چھوڑنے اور اس سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

مختصر حالاتِ زندگی

محدث اعظم، مصنف الخم، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ ڈیرہ اسماعیل خان کے مضافات میں واقع ایک گاؤں کٹہ خیل میں مولوی شیر محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ محترم عالم و عارف اور زاہد و سخی انسان تھے، انکی سخاوت کے قصے گاؤں کے لوگوں میں زبان زدِ عام ہیں۔ آپ کے والدِ محترم مولوی شیر محمدؒ کی وفات ایک طویل مرض، پیٹ اور معدہ میں پانی جمع ہونے، کی وجہ سے ہوئی۔ حضرت شیخؒ کی عمر اس وقت پانچ سال یا اس سے بھی کم تھی۔

والدِ محترم کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش آپ کی والدہ محترمہ نے کی جو کہ بہت ہی صالحہ، صائمہ اور قائمہ للہ تعالیٰ خاتون تھیں۔ آپ نے والدہ محترمہ کی نگرانی ہی میں دینی تعلیم حاصل کی، یہی آپ کے والدِ محترم کی وصیت بھی تھی۔

والدِ محترم مولوی شیر محمدؒ کی وفات کے بعد آپ ان کی قبر پر زیارت کیلئے حاضر ہوتے تو قبر میں سے قرآن حکیم کی تلاوت کی آواز سنائی دیتی خصوصاً "سُورۃُ المُلك" کی تلاوت کی آواز آتی۔ حدیث شریف میں سورۂ ملک کے بارے میں آیا ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کیلئے شفاعت کا باعث بنتی ہے۔

یہ ان کی عجیب و غریب کرامت تھی جسے والد ماجد محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے اپنی تصنیف شدہ کتاب ''آثمارُ التکمیل'' (یہ حضرت شیخؒ کی تصنیف کردہ بیضاوی شریف کی شرح ''اَزہارُ التسہیل'' کا دو جلدوں پر مشتمل مقدمہ ہے، اصل کتاب تقریباً پچاس جلدوں پر مشتمل ہے) میں بھی تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔حضرت شیخؒ کے جدامجد '' احمد روحانی رحمہ اللہ تعالیٰ '' بھی بہت بڑے عالم اور صاحب فضل و کمال انسان تھے۔افغانستان میں غزنی کے پہاڑوں کے مضافات میں ان کا مزار اب بھی مرجع عوام و خواص ہے۔

حضرت شیخ محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے ابتدائی کتبِ فقہ اور فارسی کی تمام کتابیں مثلاً پنج گنج، گلستان، بوستان وغیرہ گاؤں کے علماء سے پڑھیں، اس دوران گھر کے کاموں میں والدہ محترمہ کا ہاتھ بھی بٹاتے۔گاؤں میں بارش کے علاوہ پانی کے حصول کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا، آپ بعض اوقات پانی لانے کیلئے تین تین میل کا سفر کرتے۔

گاؤں میں کتابیں پڑھنے کے بعد آپ بعض علماء کے حکم پر تحصیل علم کیلئے تقریباً گیارہ سال کی کم عمری میں عیسیٰ خیل چلے گئے۔تحصیل علم کیلئے یہ آپ کا پہلا سفر تھا۔یہاں پر چند ماہ میں ہی آپ نے علم الصرف کی کئی کتابیں زبانی یاد کر لیں۔

بعدہٗ ابا خیل ضلع بنوں تشریف لے گئے اور دو سال میں علم الصرف کی تمام کتب فصول اکبری تک اور نحو کی کتابیں کافیہ تک اور منطق کی ابتدائی کتب مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ تعالیٰ اور خلیفہ جان محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی ازبر کیں۔

اس کے بعد مفتی محمودؒ کے ہمراہ عبد الخیل آ گئے اور یہاں پر دو سال میں ان سے شرح جامی، مختصر المعانی، سلم العلوم تک منطق کی کتابیں، مقامات حریری، اصول الشاشی، میبذی شرح ہدایۃ الحکمۃ، شرح وقایہ اور تجوید و قراءت کی بعض کتب پڑھیں۔

مزید علمی پیاس بجھانے کیلئے آپ اکوڑہ خٹک دار العلوم حقانیہ تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے تقریباً دو سال قیام کیا جس دوران آپ نے منطق کی تمام کتابیں ماسوائے قاضی مبارک اور فلسفہ کی تمام کتب، علم میراث، اصولِ فقہ اور ادب عربی کی کتب پڑھیں۔

سالانہ چھٹیوں کے دوران مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ تفسیر میں شرکت کیلئے راولپنڈی آ گئے۔ اس کے بعد مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں داخلے کیلئے تشریف لے گئے۔ قاسم العلوم میں داخلے کا امتحان صدرا، حمد اللہ اور خیالی جیسی مشکل کتابوں میں زبانی دیا۔ ممتحن نے حیران ہو کر قاسم العلوم کے صدر مدرّس مولانا عبد الخالق رحمہ اللہ تعالیٰ کو بتلایا کہ ایک پٹھان لڑکا آیا ہے جسے سب کتابیں زبانی یاد ہیں۔ یہاں آپ تقریباً تین سال تک حصولِ علم میں مشغول رہے اور فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ، اصول اور علم تجوید و قراءتِ سبعہ کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت شیخؒ کو اللہ جل شانہ نے بے انتہاء قوتِ حافظہ اور سریع الفہم ذہن عطا کیا تھا۔ زمانۂ طالب علمی میں ہی آپ اپنے تمام ہم جماعتوں پر فائق رہے۔ آپ کے اساتذہ آپ کی شدتِ ذکاوت، قوتِ حافظہ اور وسعتِ مطالعہ پر حیرت و استعجاب کا اظہار کرتے۔ آپ مشکل سے مشکل عبارت اور فنی پیچید گی

کو، جس کے حل سے اساتذہ بھی عاجز آجاتے، ایسے انداز میں حل فرماتے اور فی البدیہہ ایسی تقریر فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا جیسے اس مقام پر کوئی اشکال تھا ہی نہیں۔

تدریس سے وابستہ ہونے کے بعد تمام کتبِ فنونِ عقلیہ و نقلیہ کے دروس میں آپ طلباء و علماء کے سامنے اس فن کے ایسے مخفی نکات اور علومِ مستورہ بیان فرماتے کہ سننے والے یہ گمان کرنے لگتے کہ شاید آپ کی ساری عمر اسی ایک فن کے حصول و تدریس اور استحکام میں گزری ہے۔ تمام فنون میں آپ کے اسباق کی یہی کیفیت ہوتی اور آپ اس فن کی انتہائی گہرائی میں جا کر لطائف وبدائع کو ظاہر فرماتے۔

حضرت محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ کو جن علوم وفنون میں مکمل دسترس و مہارت حاصل تھی اس کا ذکر وہ خود بطور تحدیثِ نعمت اپنی بعض تصانیف میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

”ومما منّ اللہ تعالی عليّ التبحّر في العُلومِ كلّها النقلية والعقليّة من علم الحديث وعلم التفسير وعلم الفقه وعلم أصول التفسير وعلم أصول الحديث وعلم أصول الفقه وعلم العقائد وعلم التاريخ وعلم الفِرَق المختلفة وعلم اللُّغة العربية وعلم الأدب العربي المشتمل على اثنى عشر فنًّا وعِلمًا كما صرّح به الأدباء وعلم الصرف وعلم الاشتقاق وعلم النحو وعلم المعاني وعلم البيان وعلم البديع وعلم قرض الشعر وعلم المنطق وعلم الفلسفة الأرسطوية اليونانية والإلٰهيّات من الفلسفة اليونانية وعلم الطبيعيات من الفلسفة اليونانية وعلم

السماء والعالم وعلم الرّیاضیات من الفلسفة الیونانیة وعلم تھذیب الأخلاق وعلم السیاسة المدَنِیة من الفلسفة وعلم الھندسة أی علم أقلیدس الیونانی وعلم الأبعاد وعلم الأُکُر وعلم اللّغة الفارسیّة والأدب الفارسی وعلم العروض وعلم القوافی وعلم الھیئة أی علم الفلك البطلیموسی الیونانی وعلم التجوید للقرآن وعلم ترتیل القرآن وعلم القراءات ''۔

آپ دوران درس خارجی قصے سنانا پسند نہیں فرماتے تھے مگر اس کے باوجود مشکل سے مشکل کتاب کا درس بھی جب شروع فرماتے تو مغلق سے مغلق عبارات ومقامات حل ہوتے چلے جاتے اور سننے والوں پر ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ جی چاہتا کہ درس جاری رہے کبھی ختم نہ ہو۔یوں معلوم ہوتا جیسے حضرت شیخؒ کے علم نے طلباء پر سحر کر کے انہیں مدہوش کر دیا ہے اور انہیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں۔ درس جس قدر بھی طویل ہوتا چلا جاتا طلباء پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش وتازہ دم نظر آتے اور ایسا لگتا جیسے آپ نے ان میں ایک علمی قوت بھر دی ہو۔

سب سے زیادہ شہرت آپ کے درسِ ترمذی اور درسِ تفسیر بیضاوی کو حاصل ہوئی۔ دُور دراز سے طلباء وعلماء آپ کے درس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے کھچے چلے آتے۔آپ کا درسِ حدیث بعض اوقات پانچ چھ گھنٹوں تک مسلسل جاری رہتا۔شدید سے شدید بیماری میں بھی، جبکہ حضرت شیخؒ کیلئے بیٹھنا بھی مشکل ہوتا، یہی صورتِ حال رہتی اور بیماری کے باوجود کئی کئی گھنٹوں کی تقریر کے بعد بھی آپ پر تھکن کے آثار دکھائی نہ دیتے۔طلبہ سے

فرماتے " بھئی یہ سب علم حدیث کی برکات ہیں "۔

خاص طور پر آپ کا درسِ ترمذی پورے پاکستان بلکہ پوری دنیا میں اپنی مثال آپ تھا جس میں آپ جامع ترمذی کی ابتداء سے لیکر انتہاء تک ہر ہر حدیث کا ترجمہ کرتے، مشکل الفاظ کی صرفی ونحوی تحقیق کرتے، مآخذ بتلاتے، محاوراتِ عرب کی تفاصیل سے مطلع فرماتے اور تمام مسائل پر انتہائی مفصل وسیر حاصل بحث بھی فرماتے۔ مسائل میں عام طریقۂ کار کے مطابق دو یا چار مشہور مذاہب بیان نہ فرماتے بلکہ اکثر مسائل میں آپ سات سات یا آٹھ آٹھ مذاہب بیان فرماتے، ہر فریق کی تمام ادلّہ ذکر کرتے اور پھر ہر دلیل کے کئی کئی جوابات احناف کی طرف سے دیتے۔ بعض اوقات فریقِ مخالف کی ایک ہی دلیل کے جوابات کی تعداد پندرہ بیس سے بھی بڑھ جاتی۔

آپ کے درس کی سب سے خاص بات " قَالَ " کیساتھ " أَقُوْلُ " کا ذکر تھا یعنی " میں اس مسئلے میں یوں کہتا ہوں "۔ حضرت شیخؒ کو اللہ تعالیٰ نے استخراجِ جوابِ جدید کا بڑا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ اکثر مسائل ومباحث میں اپنی جانب سے دلائلِ جدیدہ وتوجیہاتِ جدیدہ ذکر فرماتے اور وہی جوابات و توجیہات سب سے زیادہ تسلی بخش ہوتیں۔ بعض اوقات ایک ہی مسئلے میں صرف آپ کی اپنی توجیہات وجوابات کی تعداد اس مسئلے میں اسلاف سے مروی مجموعی توجیہات سے بڑھ جاتی اور ساتھ ساتھ یہ فرماتے۔

" مولانا یہ میری اپنی توجیہات واَدِلّہ ہیں اس مسئلہ میں،
روئے زمین کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملیں گی۔ بڑی

دعاؤں و آہ وزاری اور بہت راتیں جاگنے کے بعد اللہ تعالیٰ
نے میرے ذہن میں ان کا القاء و اِلہام کیا ہے“۔

اس جلالتِ علمی کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے جوابات و توجیہات کی نسبت اپنی طرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی جانب فرماتے تھے کہ بندہ کچھ بھی نہیں، وہی ذات سب کچھ ہے۔ یہ عاجزی و انکساری ان کی سینکڑوں تصنیف شدہ کتابوں میں بھی نظر آتی ہے۔ مصنف حضرات عام طور پر اپنی تصنیفات پر اپنے نام کے ساتھ مختلف القاب بھی لگاتے ہیں مگر حضرت شیخؒ نے اپنی ہر تصنیف پر عاجزی و انکساری کی راہ اپناتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ عبدِ فقیر یا عبدِ ضعیف ـــــ (کمزور بندہ) لکھا جو اُن کی انکساری کی واضح مثال ہے۔ عجز و انکساری کا ساتھ حالتِ نزع میں بھی نہ چھوڑا اور ایسی حالت میں بھی زبان ادب کا دامن پکڑے انکساری و عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اس ذات وحدہ لاشریک لہ کو اس انداز میں پکارتی رہی۔

”إِلٰهِي أَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ“.

یعنی ”یا اللہ ! میں تیرا کمزور بندہ ہوں“۔

حضرت محدث اعظمؒ کے اوقات میں اللہ جلّ جلالہٗ نے بہت زیادہ برکت رکھی تھی۔ آپ قلیل سے وقت میں کئی گنا زیادہ کام کر لیتے جس کا اندازہ آپ حضرت شیخؒ کے درسِ ترمذی سے لگا سکتے ہیں کہ ترمذی کی ہر حدیث کا ترجمہ بھی ہو، تمام مشکل الفاظ کی صرفی و نحوی تحقیقات و مآخذ کی توضیح بھی ہو، پھر تمام

مسائل پر اتنی مفصل بحث ہو جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور ان سب پر مستزاد یہ کہ آپ سب طلباء سے کاپیاں بھی لکھواتے، چنانچہ مسلسل تقریر کرنے کی بجائے ٹھہر ٹھہر کر املاء کے انداز میں طلباء کو مسائل لکھواتے جس دوران آپ ہر جملے کو کم از کم دو یا تین مرتبہ ضرور دہراتے مگر ان سب باتوں کے باوجود وقت میں اتنی برکت ہوتی کہ جامع ترمذی سالانہ امتحانات سے قبل ہی اطمینان و تسلی سے ختم ہو جاتی اور اس کے ساتھ ساتھ ہر طالب علم کے پاس آپ کی مکمل درسی تقریر بھی مستقبل کیلئے محفوظ ہو جاتی۔

آپ کی زندگی میں ہی آپ کے علمی تفوّق کا اقرار بڑے بڑے علماء کرتے تھے۔ امام کعبہ شیخ معظم محمد بن عبد اللہ السبیل مدّظلہ ایک مرتبہ علماء کرام کی مجلس میں فرمانے لگے۔

”میں اس وقت دنیا کے مرکز (مکہ مکرمہ) میں بیٹھا ہوں۔ دنیا بھر کے علماء میرے پاس تشریف لاتے ہیں مگر میں نے آج تک شیخ روحانی بازی جیسا محقق و مدقّق عالم نہیں دیکھا“۔

تصنیف و تالیف کیساتھ ساتھ وعظ و تبلیغ و ارشاد کے میدان میں بھی اللہ جلّ شانہ نے آپ سے بہت کام لیا۔ اس سلسلے میں آپ خود اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں۔

”واللہ تعالی بفضلہ ومنّہ وفّقنی للعمل بجمیع أنواع الدعوۃ والإرشاد والحمد للہ والمنّۃ.

فقد أسلم بإرشادى وجهدى المسلسل فى ذلك أكثر من ألفى نفر من الكفار وبايعوا على يدى وآمنوا بأن الإسلام حق وشهدوا أنّ الله تعالى واحد لاشريك له ودخلوا فى دين الله فرادٰى وفوجًا.

حتى رأيت فى بعض الأحيان أسرة كافرة مشتملة على عشرة أشخاص فصاعدًا أسلموا وبايعوا للإسلام على يدى بإرشادى فى وقت واحد وساعة واحدة والحمد لله ثم الحمد لله.

وفى الحديث لأن يهدى الله بك رجلًا واحدًا خير لك مما تطلع عليه الشمس وتغرب.

خصوصًا أسلم بإرشادى وتبليغى نحو خمسين نفرًا من الفرقة الكافرة الملحدة القاديانية أصحاب المتنبى الكذاب الدجال مرزا غلام أحمد.

وأسلم غير واحد من الفرقة الكافرة طائفة الذكريين بإرشادى ونصحى وبما بذلت مجهودى و قاسيت المشقة الكبيرة فى الإرشاد والتبليغ.

والفرقة الذكرية فرقة فى بلادنا لا يؤمنون بكون القرآن كتاب الله تعالى ولا يحجّون إلى كعبة الله المباركة بل بنوا بيتًا فى ديار مكران من ديار باكستان يحجّون إليه ولهم عقائد زائغة.

وأمّا إرشادى المسلمين العُصاة التاركين لأداء الزكاة والصلوات والصوم وغيرها فله نتائج طيبة وأحسن. ولله الحمدُ والفضل ومنه التوفيق. فقد تاب آلاف من المجرمين المجاهرين

بالفسق من الرجال والنساء وأصبحوا من مقيمي الصلوات وتوجّهوا الى إداء الزكاة والصوم والأعمال الصالحة.

وتبدلت حياتهم وانقلبت أحوالهم. ولا أحصى عدد هٰؤلاء التائبين لكثرتهم".

دین اسلام کی سربلندی کیلئے آپ نے منکرین حدیث، اہل بدعت، روافض، قادیانیوں اور یہود ونصاریٰ سے کئی عظیم الشان مناظرے بھی کیے اور عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کیا۔

ابتدائی حالات کا مشاہدہ کیجئے تو بظاہر اسباب کوئی شخص نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نونہال کا سایہ ایک عالم پر محیط ہوگا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مشیت الٰہی، حفظِ دین اور پاسبانیٔ ملت کا انتظام، ظاہری اسباب سے بالاتر کرتی ہے اور لطفِ الٰہی خود ایسے افراد کا انتخاب کرتا ہے جن سے دین حنیف کی خدمت کا کام لیا جائے۔

وفات

بروز سوموار ۲۷ جمادیٰ الثانیہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء عصر کی جماعت میں حضرت محدثِ اعظم کو دِل کا شدید دورہ پڑا اور علم وعمل کے اس جبلِ عظیم کو اللہ تعالیٰ نے اس پُرفتن دنیا سے نجات دیتے ہوئے دارِ قرار کی طرف بلالیا اور اس دنیاوی آزمائش میں آپ کی کامیابی اور اپنی رضا کا اعلان آپ کی قبر سے پھوٹنے والی جنت کی خوشبو کے ذریعہ دنیا میں ہی کر دیا۔

تو خدا ہی کے ہوئے پھر تو چمن تیرا ہے
یہ چمن چیز ہے کیا سارا وطن تیرا ہے

حضرت شیخؒ نے تریسٹھ ۶۳ برس عمر پائی۔ آپ ایک عالم باعمل، عارف باللہ، باضمیر اور باکمال انسان تھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "مومن وہ ہے جس کو دیکھ کر خدا یاد آجائے"۔ آپ کی نگاہِ پُر تاثیر سے دلوں کی کائنات بدل جایا کرتی تھی، آپ کی صحبت میں چند لمحے گزارنے سے اسلام کے عہد زرّیں کے بزرگوں کی صحبتوں کا گمان ہوتا تھا۔ حضرت شیخؒ میں قرونِ اولیٰ والی سادگی تھی۔ ان کو دیکھ کر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ آنکھوں میں تدبر کی گہرائیاں، آواز میں سنجیدگی و متانت کا آہنگ، دری پر گاؤ تکیے کا سہارا لئے حضرت شیخؒ کو معتقدین کے سامنے میں نے اکثر قرآن و حدیث کے اسرار و رموز کھولتے دیکھا۔

یوں تو موت سنتِ بنی آدم ہے اور اس سے کسی کو مفر نہیں، یہاں جو بھی آیا جانے ہی کیلئے آیا۔ مگر کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی موت صرف فردِ واحد کی موت ہی نہیں بلکہ پوری ملت کی موت ہوتی ہے۔

"مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ"

خصوصاً اگر رخصت ہونے والے کا وجود دنیا کیلئے باعثِ رحمت ہو، ان کی ذات سے عالم اسلام کی خدمات وابستہ ہوں تو ان کا صدمہ ایک عالَم کی بے بسی، بے کسی و محرومی اور یتیمی کا موجِب بن جاتا ہے۔

فروغِ شمع تو باقی رہے گا صبح محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

حضرت شیخؒ کی رحلت سے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ محفل اجڑ گئی، ایک باب بند ہو گیا، ایک بزم ویران ہو گئی، ایک عہد ختم ہو گیا، ایک روایت نے دم توڑ دیا، زندگی کو حرکت و عمل دینے والا خود ہی اس دنیا میں جا بسا جہاں سے کوئی واپس نہیں آیا اور جو دار العمل نہیں دار الجزاء کی تمہید ہے۔

باغ باقی ہے باغباں نہ رہا　　اپنے پھولوں کا پاسباں نہ رہا
کارواں تو رواں رہے گا مگر　　ہائے وہ میرِ کارواں نہ رہا

ایسے وقت میں جبکہ اسلام ہر طرف سے طرح طرح کے فتنوں میں گھرا ہوا ہے اور ایسی حالت میں جبکہ اہل اسلام کو انکی رہبری کی مزید ضرورت تھی، وہ اپنے بے شمار چاہنے والوں کو روتا دھوتا چھوڑ کر اس ظالم دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے روٹھ گئے۔

داغِ فراقِ صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ حجاج بن یوسف کے "دستِ جفا" سے شہید ہوئے تھے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے "البدایہ والنہایہ" میں ان کے بارے میں حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کیا ہے۔

"سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال اس وقت ہوا جبکہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اُن کے علم کا محتاج نہ ہو"۔

نیز امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت شہید ہوئے جبکہ روئے زمین کا کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اُن کے علم کا محتاج نہ ہو“۔

آج صدیوں بعد یہ فقرہ محدثِ اعظم شیخ المشائخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ پر حرف بحرف صادق آرہا ہے۔ وہ دنیا سے اس وقت رخصت ہوئے جب اہل اسلام ان کے علم وفقہ کے محتاج تھے، اہل دانش کو اُن کے فہم و تدبّر کی احتیاج تھی اور علماء ان کی قیادت وزعامت کے حاجتمند تھے۔ اُن کی تنہا ذات سے دین وخیر کے اتنے شعبے چل رہے تھے کہ ایک جماعت بھی اس خلا کو پُر کرنے سے قاصر رہے گی۔

آپ نے جس طور کُل عالم کی فضاؤں کو علمی وروحانی روشنی سے منور کیا اس کی بدولت اہل حق کے قافلے ہمیشہ منزلوں کا سراغ پاتے رہیں گے۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

عبدِ ضعیف محمد زہیر روحانی بازی عفا اللہ عنہ وعافاہ
ابن شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ
ربیع الاوّل ۱۴۲۰ھ مطابق جون ۱۹۹۹ء

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا

البركات المكية

في

الصلوات النبوية

للإمام المحدّثين نجم المفسّرين زبدة المحقّقين
العلّامة الشّيخ مولانا محمّد موسى الرّوحاني البازي
رحمه الله تعالى وطيّب آثاره

الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین والصّلاۃُ والسلامُ
حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے عالم کا۔ اور صلاۃ و سلام ہو

علیٰ رسولہٖ محمّدٍ و اٰلہٖ و اَصحابہٖ اجمعین۔
اس کے رسول محمد پر اور ان کے سب آل و اصحاب پر۔

امّا بعد۔ فھٰذہٖ رسالۃٌ مُبارکۃٌ عالیۃٌ و
امّا بعد ۔ یہ ایک رسالہ ہے مبارک و عالی مرتبہ

صَحیفۃٌ یتیمۃٌ سامیۃٌ فی الصّلواتِ و التسلیماتِ
اور صحیفہ ہے بے مثال . بلند شان والا نبی علیہ السلام کے

النبویّۃ الشریفۃ علیٰ حسب عَدَدِ الأسماءِ المحمدِیّۃ
شریف درود و سلام میں ، نبی علیہ السلام کے اسماء عالی شان کی تعداد

المنیفۃ سمّیتُھا " بالبَرکات المکیّۃ فی الصّلواتِ
کے مطابق۔ میں نے اس کا نام رکھا ہے " البرکات المکیّۃ فی الصّلواتِ

النبویّۃ۔ عَدَدَ الأسماءِ المحمّدیّۃ۔" و انّما سمّیتُھا
النبویّۃ عددَ الاسماءِ المحمدیّۃ " ۔ میں نے اس کا نام

بالبرکات المکیّة لکون المشیرِ بجمعها و تالیفها والآمرِ
مکّہ کی طرف منسوب کرکے برکاتِ مکیّہ اس لیے رکھا کہ اس کے جمع و تالیف کا مشورہ دینے

بترتیبها و تصنیفها أحدَ عُلماءِ مکّة المبارکة و
والے اور اس کی تصنیف کا حکم دینے والے مکہ مکرمہ کے علماء میں سے ایک عالم ہیں۔

هو العالمُ العظیمُ و الفاضلُ الفخیمُ الذی مَضَت حیاتُه
اس عالم کبیر و فاضل کی ساری زندگی گزری مسلمانوں اور

فی خدمة المسلمین لا سیّما خدمة اهل العلم و
بالخصوص اہل علم و صالحین کی خدمت

الصّالحین و عاشَ باذلًا مجهوده طوالَ الملوَین فی
کرنے ہیں۔ وہ عالم شب و روز کوشاں رہتے تھے

إکرام ضُیوف ربِّ الثقلَین القادِمین فی الحرمَین
اللہ تعالیٰ کے اُن مہمانوں کے اکرام و تعظیم میں جو حرمین شریفین میں

الشریفَین أعْنِی الشیخ الکریم مولانا محمد مَسعود
آتے ہیں یعنی شیخ کریم مولانا محمد مسعود

شمیمٌ مدیرَ المدرسة الصّولتیّة مرکزِ الفنون
شمیمؒ جوکہ مدیر و مہتمم ہیں مدرسہ صولتیّہ کے جو فنونِ اسلامیّہ

الاسلامیّة و دارِ العلوم و المعارِفِ الدینیّة فی
کا مرکز ہے اور معارفِ دینیّہ و علومِ دینیّہ کا مرجع ہے

مکّة المبارکة لکن قبل أن أُقدِّم الی حضرته
مکہ مکرمہ میں۔ لیکن (افسوس) قبل اس کے کہ میں ان کی

العَلیّةِ هٰذه الصحیفةَ المبارکةَ السنیّة انتقل
خدمتِ عالیہ میں یہ مبارک رسالہ پیش کرتا

الی جوار رحمة الله یوم الاحد السابع و العشرین من
مولانا شمیم وفات پا گئے بروز اتوار بتاریخ ستائیس ۲۷

شعبان سنة ١٤١٢ من الهجرة النبویّة الموافق لاوّل
شعبان سنہ ۱۴۱۲ھ مطابق یکم

مارس سنة ۱۹۹۲م جعل الله تعالیٰ قبرہ روضةً
مارچ سنہ ۱۹۹۲م - اللہ تعالیٰ ان کی قبر جنّت کا

من ریاض الجنّة انہ تعالیٰ ذُوالفضل و المغفرة و
باغیچہ بنادے اللہ جل جلالہ فضل و مغفرت و

المنّة - أسأل اللہ تعالیٰ اَن یجعل رسالتی ھٰذہ
احسان والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ وہ میرے اِس رسالہ کو

مقبولةً متداوِلةً بین المسلمین ومکرّمةً حبیبةً
مقبول و مشہور کردے مسلمانوں میں اور اسے محبوب بنادے

الی المصلّین المتّقین و وَسِیلةً مُوصلةً الیٰ ذُروة
متّقین درود شریف پڑھنے والوں کے نزدیک۔ اور اللہ تعالیٰ بنادے اس رسالے کو بلند سعادتوں

السّعادات و ذریعةً مُبلّغة الی زیادة الدرجات
تک اور عالی شان درجات تک پہنچانے کا وسیلہ و ذریعہ۔

انہ تعالیٰ بالاجابة جدیرٌ وعلیٰ کلّ شیٔ قدیرٌ
اللہ تعالیٰ دعاء قبول کرنے والا ہے اور ہر شئے پر قادر ہے۔

أکتُب ھٰذِہ الکلمات ضَحوَةً یوم الثلاثاء و انا
میں یہ کلمات لکھ رہا ہوں دوپہر سے کچھ قبل بروز منگل - اِس وقت

مقیمٌ فی مکّة المکرّمة مجاوِرٌ لِلکعبة المعظّمة
میں مقیم ہوں مکہ مکرمہ میں اور مجاور ہوں کعبہ شریفہ کا۔

کأنّی جالسٌ فی ظِلّ بیت اللہ وظِلّ برکات المسجد
گویا کہ میں بیٹھا ہوں بیت اللہ اور مسجد حرام کی برکات کے سایہ

الحرام و تحت غَمامِ رحمة اللہ الکریم المنعام
میں اور اللہ تعالیٰ کریم اور بڑے انعام والے کی رحمت کے بادل کے نیچے

و ذٰلک فی یوم عید الفطر السعید سنة ١٤١٣ھ
بروز عید الفطر سنہ ۱۴۱۳ھ

۲۳ مارس سنة ۱۹۹۳م - أشکرُ اللہ تعالیٰ و
موافق ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۹۳ء - اللہ تعالیٰ کا شکر و

أَحمدهٗ علىٰ اَن شرَّفني مع بعض اهل بيتي باداء
حمد کرتا ہوں کہ اس نے مشرف فرمایا مجھے گھر کے بعض افراد سمیت ماہِ

العُمرة في شهر رمضان وبزيارة البيتِ العتيقِ
رمضان میں عمرہ ادا کرنے سے اور بیت اللہ شریف

العظيم الشان و اَسألُ الله عزَّ وجلَّ سؤالَ متضرّعٍ
کی زیارت سے۔ اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ سوال کرتا ہوں

معترفٍ بأنّه لاحولَ ولاقوّةَ اِلّا بالله اَن يَحفظَ
اور معترف ہوں کہ قوت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے کہ حفاظت فرمائے

سُكّانَ كلِّ بيتٍ كانت فيه هٰذه الصَّحيفةُ
ہر اس گھر کے سُکّان کی جس میں یہ نیک صحیفہ

السعيدةُ و اَن يُجيرَهم مِن كلِّ قَلَقٍ و فَرَقٍ و
موجود ہو۔ اور یہ کہ بچائے انہیں ہر غم و خوف سے

من شرِّ ماخلقَ و مِن اَن يُّوهِلهم الأعداءُ و
اور مخلوق کے ہر شر سے۔ نیز بچائے انہیں اس سے کہ انہیں ڈرائیں دشمن

المفسِدون و الفَسَقُ و مِن اَن يُّبتَلوا باصابة شيءٍ
مفسدین و فُساق۔ اور اس سے کہ ان پر مصیبت آئے

من الحريق و الحَرَق و من اَن تنوبَهم محنةُ الغَضبِ
آگ جلنے اور آگ لگنے کی۔ اور اس سے کہ انہیں پہنچے آفت غصب

و السَّرَقِ و من اَن تعرُوهم نُكبةُ الصَّواعِقِ
اور چوری کی۔ اور اس سے کہ انہیں درپیش ہو جائے آسمانی بجلی اور پانی میں غرق

و الغَرَقِ۔ آمنين مُبتهِجين كأنّهم آلُوا الى حصنٍ
ہونے کی آفت۔ وہ ایسے امن و خوشی میں ہوں گویا کہ وہ ساکن ہیں مضبوط قلعہ

حَصِينٍ و رُكنٍ رصينٍ و قرارٍ مَكينٍ و حِرزٍ
میں۔ قوی رکن، محفوظ آرام گاہ، تسلّی بخش

مَتينٍ و مَقامٍ اَمينٍ۔ و أسألُه جلَّ جلالُه اَن
حفاظت اور مقامِ امن میں۔ اور سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ

يَجعل كلَّ منزلٍ كانَ فيه هذا الكتابُ المبارکُ
کر دے ہر اس گھر کو جس میں موجود ہو یہ مبارک کتاب

مَحفوفًا بالسّعادةِ و مکنُوفًا بالسیادة و ملفوفًا
سعادت میں گھرا ہوا، سیادت (سرداری) کے احاطہ میں اور اللہ تعالی کے

بحُسن الارادةِ و اَن یُنزل فیه السعادات الزاخرة
نیک ارادوں میں لپٹا ہوا۔ اور یہ سوال ہے کہ نازل کرے اس منزل میں سعادتیں، زیادہ،

العاطرة الکافیة و الخَیرات الهامرة الوافرة الوافیة و
معطّر، کافی۔ اور خیرات برسنے والی، کثیرہ، مکمّل۔ اور

البرکات الباهرة العامرة و العافیة و أسأل الله جلَّ
برکات ظاہر، آباد کرنے والی اور عافیت بھی۔ اور سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ

مجدُہ اَن یُؤمِن بالسُّرور السلامة وبالعزّ و الفَخامة
سے یہ کہ امن عطا کرے خوشی، سلامتی، عزت، عظمت،

و بانکشاف ظِلام الظُّلم و انقشاع غَمامِ الغَمّ
ظلم کی تاریکی اور غم کے بادل ہٹنے کی صورت میں

مَن صاحَبَتہ هٰذہ الصحیفةُ فی الحَضر و السَّفر
ہر اس شخص کو جس کے پاس ہو یہ صحیفہ حضر و سفر میں

و مَواقع الاَهوال و الضَّرر مُطمئِنًا اطمینان مَن اٰوی
اور مَواقع خوف و ضرر میں۔ تا آنکہ وہ کامل طور پر مطمئن ہو جائے

اِلیٰ رُکنٍ شدیدٍ و عزٍّ جدیدٍ و ظِلٍّ مدیدٍ
اس شخص کی طرح جس نے پناہ لی ہو رکن قوی کی، نیز جدید عزت، گھنے اور طویل سائے

و معاذٍ وَکیدٍ و أن یَمنَح العافیةَ و الاستقامةَ
اور مستحکم پناہ گاہ کی۔ اور یہ سوال ہے کہ عطا کرے عافیت و استقامت،

و الطمانینةَ و الکرامةَ مَن رافقتہ هٰذہ
اطمینان و شرافت ہر اس مسلمان کو جس کے پاس ہو یہ

الرسالةُ فی اَمکِنةِ امتِداد الفِتَن و اشتِداد
رسالہ طویل فتنوں، شدید تکلیفوں کی

الْمِحَنِ وَ مَوَاطِنِ الْخَوْفِ وَ أَزَمَاتِ الزَّمَنِ حَتَّى يَسْكُنَ
جگھوں میں اور خوف و مصائب زمانہ کے مواقع ہیں۔ تا آنکہ اسے اس شخص

سُكُوْنًا وَ يَرْتَاحَ ارْتِيَاحَ مَنْ حَلَّ بِأَكْرَمِ الْمَرَاحِلِ وَ
کی مانند سکون و راحت حاصل ہو جائے جو نازل ہو مقاماتِ شرافت اور

آنَسِ الْمَنَازِلِ وَ تَمَسَّكَ بِأَوْثَقِ الْمَلَاجِئِ وَ أَوْفَقِ الْمَنَاجِئِ
منازلِ اُنس و محبت میں۔ اور معتمد ہو مضبوط پناہ گاہ اور موافق نجات گاہ پر۔

وَ أَسْأَلُهٗ تَعَالٰى وَ سُبْحَانَهٗ أَنْ يَعْصِمَ تَالِيَ هٰذِهِ الْأَسْمَاءِ
اور کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کہ بچائے اِن اَسماء مبارکہ کے

الْمُبَارَكَةِ مَعَ الصَّلَوَاتِ وَ التَّسْلِيْمَاتِ مِنْ كُلِّ هَمٍّ
پڑھنے والے کو درود و سلام سمیت ہر غم،

وَ بَلَاءٍ وَ نَصَبٍ وَ حُزْنٍ وَ آفَةٍ وَ تَعَبٍ وَ أَنْ يُجِيْبَ
بلاء، سختی، رنج، آفت و محنت سے۔ اور یہ سوال کہ قبول

اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ كُلَّ دُعَاءٍ مِنْ كِفَايَةِ الْمُهِمَّاتِ وَ
کرے اس کی ہر دعاء مثلاً ہر مشن کی تکمیل،

دَفْعِ الْبَلِيَّاتِ وَ قَضَاءِ الْحَاجَاتِ وَ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ
دفعِ بلایا، حاجات کا پورا ہونا، درجات کا بلند ہونا،

وَ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ وَ كَشْفِ الْحُطْمَاتِ وَ سَتْرِ
حلِّ مشکلات، سختیوں کا ازالہ، عیوب کی

الْعَوْرَاتِ وَ تَأْمِيْنِ الرَّوْعَاتِ وَ التَّخَلُّصِ مِنَ
پردہ پوشی، خطروں کا ازالہ، آفات سے

الْآفَاتِ وَ النَّجَاةِ مِنَ الْحَوَادِثِ وَ الْمَصَائِبِ وَ
خلاصی، مصائب سے نجات، اور

النَّجَاحِ فِيْ تَرَقِّي الْمَقَامَاتِ وَ الْمَرَاتِبِ وَ أَنْ يَفْتَحَ لَهٗ
کامیاب ہونا منصب اور عہدہ کی ترقی پانے میں۔ اور سوال ہے اللہ تعالیٰ سے یہ

أَبْوَابَ الْفَلَاحِ وَ الْفَوْزِ بِالْحَظِّ الْأَكْمَلِ وَ النَّصِيْبِ
کہ کھول دے کامیابی کے دروازے بڑے حصے اور کامل نصیب کے حصول کے

الاجزلِ من العزِّ الواسعِ النِّطاقِ و الشرف المرتفعِ
سلسلے میں واسع عزّت سے ، بلند و بالا شرافت

الرِّواقِ والرَّأْيِ السَّديدِ والقبولِ الوطيد و العَيْشِ
سے ، صحیح رائے ، محکم قبولیت سے اور وسیع

الرَّغيدِ من الحلالِ العَتيدِ و اَدعُو اللهَ تعالیٰ أن
مقرّر حلال رزق سے ۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں

یُنفِّس عن المواظِب علی قراءتها وتلاوتها كلَّ
کہ دُور کرے اس کتاب کے دائمی قاری سے دنیا

كُربةٍ من كُرَب الدنیا و العقبیٰ و یُبَلِّغه فی كل
و آخرت کی ہر سختی کو۔ اور یہ دعا کہ پہنچادے اُسے ہر

مارام الغايةَ العليا و الأمدَ الاقصیٰ و ان یبهِّجه
مقصود میں نہایت بلندی و منتہا تک ۔ اور یہ کہ خوش حال

بالبشریٰ فی الأولیٰ والأخریٰ ويهَب له يومَ الدِّين الفَلاحَ و
کر دے اسے بشارت سے دونوں جہانوں میں۔ اور عطا کرے اسے آخرت میں فلاح

الزيادةَ فی الحسنیٰ۔ ربَّنا! مِنّا الدُّعاءُ ورجَاءُ اِجابةِ
اور ہر حسنہ میں زیادتی۔ اے اللہ! ہمارے بس میں ہے دعا اور قبولیتِ دعا

الدَّعوات و منك القبولُ و اقالةُ العثرات و
کی امید ۔ اور آپ کے اختیار میں ہے قبولیّت اور غلطیاں معاف کرنا ۔

قد قلت۔ یا ربَّنا! انا عند ظَنِّ عبدِی بی
آپ نے فرمایا ہے اے اللہ! کہ میں بندے کے گمان کے پاس ہوں۔

فليظُنَّ بی ما شاء۔ فنحنُ یا ربَّنا! نظُنُّ بك
پس اسکی مرضی ہے جو گمان کرے میرے بارے میں۔ پس ہمارا اے اللہ! آپ کے بارے میں یہ ظن ہے

اَن تُجيبَ دعاءَنا و ترحمَنا بل نستيقِن انّك
کہ آپ دعا قبول کرتے ہیں اور ہم پر رحم فرماتے ہیں۔ بلکہ ہمیں یقین ہے

تقبَل الدُّعاءَ و تعفُو عنّا و تُعافينا متوكِّلين
قبولیتِ دعاء و عفو و معافات کا۔ آپ کے احسان و حلم پر

عَلٰى مَنِّكَ وَحِلْمِكَ وَمُعْتَمِدِيْنَ عَلٰى جُوْدِكَ وَكَرَمِكَ
توکل کرتے ہیں اور آپ کے جود و کرم پر اعتماد کرتے ہیں۔

وَكَيْفَ لَا نَسْتَيْقِنُ قَبُوْلَ الدُّعَاءِ وَفِى الْحَدِيْثِ
اور ہمیں کس طرح قبولیت دعاء کا یقین نہ ہو جب کہ حدیث شریف

الشَّرِيْفِ ۔ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُسْتَيْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ ۔
میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین رکھو۔

رَوَاهُ الْاِمَامُ التِّرْمِذِىُّ فِى الْجَامِعِ ذِى الْعَرْفِ الشَّذِىِّ
یہ حدیث امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع میں ذکر کی ہے۔

وَذٰلِكَ بِبَرَكَةِ مَا ذُكِرَتْ فِىْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ
ان برکات کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ میں مذکور ہیں

مِنَ الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ الطَّيِّبَاتِ
مبارک صلوات و تسلیمات طیبہ

وَالتَّبْرِيْكَاتِ الزَّاكِيَاتِ وَالثَّنَاءِ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ
و تبریکات عالیہ اور نبی علیہ السلام کی ثنا و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِكْرِ اَسْمَائِهِ الْفَاتِحَاتِ اِذْ لِلصَّلَاةِ
مدح اُن کے معظّم اسماء کے ذریعہ ۔ کیوں کہ آپ

وَالسَّلَامِ عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ ۔ يَا رَبَّنَا !
کے نبی و حبیب علیہ السلام پر صلاۃ و سلام کے اے اللہ !

فَوَائِدُ مَرْوِيَّةٌ فِى الْاَحَادِيْثِ لَا تُحْصٰى وَعَوَائِدُ
فوائد مروی ہیں احادیث میں بے شمار اور برکات

مَنْقُوْلَةٌ فِى الْاَخْبَارِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ لَا تَخْفٰى
منقول ہیں اخبار نبویہ میں جو کہ مخفی نہیں ہیں۔

رَبَّنَا ! اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ
اے اللہ! آپ ہی دعا قبول کرنے والے ہیں۔ نیز درجات بلند کرنے والے،

وَمُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ وَكَافِى الْمُهِمَّاتِ وَقَاضِى الْحَاجَاتِ
لغزشیں معاف کرنے والے، ہر مُہمّ کی کفالت کرنے والے، حاجات پوری کرنے والے ،

وكاشفُ الآفات و دافعُ البَلِيّات و مُفرّجُ
آفات دور کرنے والے، مصائب دفع کرنے والے ، مشکلات و

المشکِلات و المُحطمات وقاشعُ حِجاب الظُّلُمات
شدائد کا ازالہ کرنے والے ، تاریکیوں کا پردہ ہٹانے والے۔

و فاتحُ اَبوابِ المعَارِفِ السَّرمَدِیّۃِ القُرانِیّۃِ
نیز کھولنے والے ہیں دروازے قرآن کے دائمی علوم کے،

و العوارِفِ الرُّوحانیّۃِ و النَّفحاتِ الایمانیّۃِ و
عطایا روحانیہ کے ، برکات ایمانیہ کے ،

الحِکَمِ البالغۃِ و النِّعَمِ السابِغۃِ۔ رَبَّنا! تقبّل منّا
اعلیٰ حکمتوں اور کامل نعمتوں کے۔ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما

ولا تُزِغ قلوبَنا بعدَ اِذ ھَدَیتَنا انّکَ سَمِیعُ الدُّعاءِ
اور ہمارے دلوں کو کج نہ فرما ہدایت حاصل ہونے کے بعد۔ آپ ہی دعا سننے والے

و سَرِیعُ الاجابۃِ للنِّداء۔ یاحلیمُ یا علیم یا علیُّ
اور جلدی سے قبول کرنے والے ہیں۔ اے حلیم ، علیم ، علی ،

یاعظیمُ ! انتَ المستعانُ ولا حولَ ولا قوّۃ
عظیم ! آپ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ عمل حسنات اور احتراز از گناہ کی قوت

اِلّا بك۔ یاحیُّ یاقیّومُ! نَستغیث برحمتك
آپ ہی دیتے ہیں۔ یاحی یا قیوم ! آپ کی رحمت کے ذریعہ مدد مانگتے ہیں۔

۔ یاربّنا۔ صَلِّ وسَلِّم علیٰ خَیرِخلقك محمّد و آلِہٖ
اے اللہ! مسلسل صلاۃ وسلام بھیجیے افضلِ خلق محمد پر اور ان کی آل

و اصحابِہٖ و مَن تَبِعھم باحسان۔ ما طَلَعَ شارِقٌ
واصحاب پر اور ان کے متبعین پر ، جب تک سورج طلوع کرے

ولَمَعَ بارِقٌ و ما ذکَرَك الذّاکِرُونَ وشَکَرَك
اور ستارے چمکیں اور جب تک آپ کا ذکر کریں ذاکرین اور شکر کریں

الشّاکِرُونَ
شاکرین۔

أما بعد حمده تعالى والصلاة والسلام على النبي
اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی علیہ السلام پر صلاۃ

صلى الله عليه وسلم فدونك قبل سرد الأسماء النبوية
و سلام کے بعد۔ لیجیے بیانِ اسماءِ نبویہ عالیہ سے

المنيفة مع الصلوات و التسليمات الشريفة عدة فوائد
قبل ساتھ صلوات و تسلیماتِ شریفہ کے یہ چند فوائد ہیں

مهمة نافعة متعلقة بالصلاة والتسليم على النبي صلى
اہم و نافع، متعلق درود شریف و تسلیمات

الله عليه وسلم أذكرها قبل الشروع في المقصود تكثيرًا لسواد
نبویہ۔ میں انہیں ذکر کرتا ہوں مقصود شروع کرنے سے قبل جماعتِ مصلّین

المصلين وترغيبًا للمشتاقين وترهيبًا للغافلين وإيقاظًا
کی تکثیر اور مشتاقین کی ترغیب کی خاطر۔ نیز غافلوں کو غفلت سے ڈرانے اور اعراض کرنے

للمعرضين وتحريضًا لطالبي الخير الجليل والأجر الجزيل
والوں کو بیدار کرنے کے لیے۔ نیز طالبین خیرِ عظیم و اجرِ کثیر

على العمل القليل والعناء الضئيل وتنويهًا بشأن هذه
بر عملِ قلیل و مشقّتِ حقیر کو رغبت دلانے کے طور پر۔ نیز اس صحیفۂ عالیہ و رسالۂ

الصحيفة العلية والرسالة البهية۔
فائقہ کی شانِ عالی کے اظہار کی خاطر۔

الفائدة الأولى الصلاة والتسليم على النبي صلى الله
پہلا فائدہ۔ نبی علیہ السلام پر صلاۃ و سلام پڑھنا بڑی

عليه وسلم منقبة شريفة ومرتبة ذات فضائل منيفة
فضیلت اور بلند مرتبہ ہے درود و سلام پڑھنے

للمصلي المسلم فطوبى ثم طوبى لمن أكثر من ذلك۔
والے کے لیے۔ پس مبارک ہے وہ شخص جو کثرت سے درود پڑھے۔

ويكفي لإثبات فضيلة الصلاة والسلام أن
صلاۃ و سلام کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے کافی ہے

اللہ تعالیٰ یُصَلِّی وَیُسَلِّم عَلٰی نَبِیِّہٖ علیہ السلام وکذا
یہ بات کہ خود اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے نبی علیہ السلام پر

ملائکتہ علیہم الصلاۃُ والسلامُ۔
صلاۃ و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

وَاَنَّ اللہَ عَزَّ وجلَّ قد اَمَرَ المؤمنین بذلك
اور یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو قرآن مجید میں صلاۃ وسلام

فی القرآن المجید فقال یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
پڑھنے کا امر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مؤمنو ! تم نبی علیہ السلام پر

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ والامرُ للوجوب و اَدنیٰ مُقتضی الامر
صلاۃ وسلام بھیجا کرو۔ امر وجوب یعنی فرضیت پر دال ہوتا ہے اور اس کا

کونُھا سُنّۃً او مَندُوبۃً۔
ادنیٰ تقاضا سُنّیت و استحباب ہے۔

الفائدۃ الثانیۃ قد اختلف العلماءُ فی حکم الصَّلاۃ
دوسرا فائدہ - علماء کرام کا اختلاف ہے نبی علیہ السلام پر

عَلَی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضُھم انّھا فرضٌ
درود پڑھنے کے حکم میں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ فی الجملہ

فی الجملۃ بغیر حصرٍ وقال بعضُھم فرضٌ علی الانسان
فرض ہے حصر و شمار کے بغیر۔ اور بعض کے نزدیک ہر مسلمان پر یہ فرض ہے

اَن یأتی بھا مرّۃً فی دَھرِہٖ مع القدرۃ علی ذلك۔
کہ وہ عُمر میں ایک مرتبہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجے بشرطیکہ اسے قدرت ہو۔

قال ابنُ عبد البرّ تجبُ الصَّلاۃُ مرّۃً فی العمر فی
چنانچہ حافظ ابنِ عبد البرّ کا قول ہے کہ عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا

صلاۃٍ او فی غیرِ صلاۃٍ وھی مثلُ کلمۃِ التوحید وھو
فرض ہے خواہ نماز کے اندر ہو یا نماز سے باہر۔ پس یہ مثل کلمۂ توحید ہے۔ یہی

مَحکیٌّ عن ابی حنیفۃ کما صَرّح بہٖ ابو بکر الرازیُّ۔
مذہب منقول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے حسبِ تصریح ابو بکر رازی رحمہ اللہ ۔

ونُقِل ایضًا عن مالکٍ والثوریِّ والاوزاعیِّ اعنی
اور یہی قول منقول ہے امام مالکؒ، سفیان ثوریؒ اور اوزاعیؒ سے یعنی

وجوبَہا فی العُمر مرّةً واحدةً لانّ الامرَ المطلق المذکور فی
عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے۔ کیونکہ مذکورہ صدر آیت میں مذکور

الآیة المتقدّمة لا یقتضی تکرارًا و الماھیّۃُ تحصل
امر تکرار کا مقتضی نہیں ۔ اور نفس ماہیت ایک بار پڑھنے

بالصّلاة مرّةً وھو قولُ جُمھور الاُمّة ۔ کذا فی القول البدیع
سے حاصل ہوجاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور امت کا۔ یہ تفصیل مذکور ہے سخاوی کے

للسخاویؒ۔
قول بدیع میں۔

وقال القرطبیؒ وابنُ عطیّةؒ اِنّ الصّلاة علی النبی
قرطبیؒ و ابنِ عطیہؒ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام پر

صلّی اللہ علیہ وسلم فی کُلّ حالٍ واجبةٌ (ای ثابتةٌ و
درود بھیجنا ہر حالت میں شرعًا واجب ہے یعنی ثابت

لازمة) وجوبَ السُّنَنِ المؤکّدة التی لا یَسَع لاحدٍ
ہے مثلِ ثبوت ولزومِ سُنَنِ مؤکّدہ جن کے ترک کی شرعًا گنجائش نہیں ہے

ترکُھا ولا یَغفلھا اِلّا مَن لا خیرَ فیہ۔
اور ان کی ادائیگی سے وہی شخص غفلت کرتا ہے جو خیر سے خالی ہو۔

وقال الطحاوی وجماعةٌ من الحنفیّة و الشافعیّة
امام طحاویؒ اور حنفیہ و شافعیہ میں سے ایک جماعت

انّھا تجب کُلّما سَمِع ذکرَ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم
کی رائے میں درود شریف واجب ہے جب بھی نبی علیہ السلام کا ذکر

او ذَکَرہٗ بنفسہ۔
غیر سے سُنے یا خود ذکر کرے۔

وقال الطبریؒ انّھا من المستحبّات مطلقًا و
لیکن امام طبریؒ کہتے ہیں کہ درود شریف مطلقًا مستحب ہے۔

ادّعى الطبرى الاجماعَ على ذلك -

طبریؒ نے اس قول پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے -

وأيسر الأقوالِ وخيرُها القولُ الوسطُ وهو وجوبُها

اِن تمام اقوال میں آسان و بہتر متوسط قول ہے - وہ یہ کہ ہر

عند ذِكرِه صلى الله عليه وسلم فى مجلسٍ اوّلَ مرّةٍ وندبُها

مجلس میں پہلی مرتبہ نبی علیہ السلام کے ذکر کے وقت درود پڑھنا واجب ہے اور اس کے

لو تكرّر ذِكرُه صلى الله عليه وسلم فى ذلك المجلس كذا فى

بعد درود شریف مستحب ہے جب کہ نبی علیہ السلام کا ذکر اس مجلس میں مکرّر ہوجائے - شروحِ

بعض شُروح الهداية وقد صرّح العلّامة القاريؒ بذلك -

ھدایہ میں ایسا ہی درج ہے اور ملّا قاریؒ کی تصریح بھی ایسی ہے -

الفائدة الثالثة

الصّلاةُ على النبىّ صلى الله عليه

تیسرا فائدہ - نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا جامع ہے

وسلم تجمع البركاتِ الدنيويّةَ والأُخرويّةَ الظاهرةَ والباطنةَ

ہر قسم کی برکاتِ دنیوی و اُخروی ، ظاہری و باطنی

الماليّةَ والبدنيّةَ وقد وردت فيها احاديثُ كثيرةٌ و

مالی و بدنی کے لیے - درود شریف کی فضیلت میں بہت سی احادیثِ نبویہ منقول

دُونكَ عِدّةَ احاديث مباركةٍ فتفكّر فيها وتدبّر - تزدَدْ

ہیں - ان میں سے چند احادیثِ مبارکہ یہ ہیں - تم ان میں غور و فکر کرو ، ان سے

رغبةً فى الصّلواتِ والتّسليمات ومحبّةً لها -

دل میں درود و سلام کے شوق و محبت میں بہت اضافہ ہوگا -

(۱) عن ابى هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه

ابو ھریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت

وسلم مَن صلّى علىّ واحدةً صلّى الله عليه عشرًا - رواه

کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں -

مسلم والترمذى -

(٢) عن عبد اللہ بن عمرؓو قال مَن صلّٰی علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم واحدۃً صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وملائکتہ بھا سبعین صلاۃً۔ رواہ احمد باسنادٍ حسنٍ وھو موقوفٌ وحکمہ الرّفع اذ لا مجالَ للاجتھاد فیہ۔

عبداللہ بن عمرؓو کا موقوف قول ہے کہ جو مسلمان نبی علیہ السلام پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس شخص پر ستّر بار صلاۃ (رحمت و دعا) بھیجتے ہیں۔ امام احمدؒ نے بسند حسن اس کی روایت کی ہے۔ یہ حدیث موقوف ہے لیکن حدیثِ مرفوع کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ اجتہاد کی اس میں گنجائش نہیں ہے۔

(٣) عن انسؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَن صلّٰی علیَّ واحدۃً صلّی اللہ علیہ عشرَ صلوٰاتٍ وحُطّت عنہ عشرُ سیّئاتٍ ورُفِعت لہ عشرُ درجاتٍ۔ رواہ النسائیُ وابنُ حبان فی صحیحہ۔

انسؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ نیز اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

(٤) عن انسؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَن صلّٰی علیَّ مائۃً کتبَ اللہ بین عینیہ براءۃً من النفاق وبراءۃً من النار واَسکنہ یوم القیامۃ مع الشھداء۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

انسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق اور دوزخ سے براءت لکھ دیتے ہیں اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائیں گے۔

۵ عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیؓ نبی علیہ السلام کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ

مَن صَلّٰی علیّ صلاۃً کَتَبَ اللہُ لہ قِیراطًا والقیراطُ مثلُ
جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اس کے لیے ایک قیراط ثواب

اُحُد۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنّفہ۔
لکھ دیتے ہیں۔ وہ قیراط وزن و حجم میں اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

٦ عن ابی بکر الصدّیقؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ
ابوبکر صدیقؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت

علیہ وسلم مَن صلّٰی علیَّ کنتُ لہ شفیعا یوم
کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے میں اس کے لیے قیامت کے دن

القیامۃ۔ رواہ ابن شاھین۔
شفاعت کروں گا۔

٧ عن جابرؓ مرفوعًا مَن صَلّٰی علیَّ فی کلّ یومٍ
جابرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر

مائۃَ مرّۃٍ قضی اللہُ لہ مائۃَ حاجۃٍ سبعین منہا لاٰخرتہ
روزانہ سو مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمادیتے ہیں۔ جن میں ستر

و الثلاثین منہا لدنیاہ۔ رواہ ابن مندہ۔ قال الحافظ ابو
حاجتیں آخرت سے متعلق ہوتی ہیں اور تیس حاجتیں دنیا سے وابستہ

موسی المدینی انہ حدیث غریب حسن۔
ہوتی ہیں۔

٨ عن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
ابن عباسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں

وسلم مَن قال "جزی اللہُ عنّا محمدًا صلی اللہ علیہ و
کہ جو شخص یہ درود ایک بار پڑھے " جزی اللہ عنّا محمدًا بما ھو اھلہٗ"

سلّم بما ھو اَھلہ" اَتعَبَ سَبعِینَ ملکًا الفَ صباحٍ۔
اس نے ہزار دنوں تک ستر فرشتوں کو تھکا دیا ثواب

رواہ ابو نعیم وغیرہ - والضمیرُ فی اھلہ راجعُ الی اللہ تعالٰی
لکھنے کی وجہ سے - اس کی روایت ابو نعیم وغیرہ نے کی ہے - لفظ " اھلہ " میں ضمیر

او الی محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم کما قال المجدُ اللغوی -
غائب راجع ہے اللہ تعالٰی کی طرف یا نبی علیہ السلام کی طرف -

(٩) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
ابو ھریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں

وسلم من صلّی علیّ فی کتابٍ لم تزل الملائکۃُ
کہ جو شخص کسی کتاب میں درود لکھ دے فرشتے مسلسل اس کے

یستغفرون لہ مادام اسمی فی ذٰلک الکتابِ - رواہ
لیے اس وقت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں جب تک میرا نام

الطبرانی -
اس کتاب میں لکھا ہوا ہو -

(١٠) عن ابن عمرؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ و
ابنِ عمرؓ نبی علیہ السلام کا یہ قول ذکر کرتے

سلم زیّنوا مجالسکم بالصّلاۃ علیّ فانّ صلاتکم علیّ
ہیں کہ اپنی مجلسوں کو مزیّن کرو درود شریف سے کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا

نورٌ لکم یوم القیامۃ - رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس -
تمہارے لیے قیامت کے دن موجبِ نُور ہے -

(١١) عن عبد اللہ بن بُسرؓ قال قال رسولُ اللہ صلی
عبد اللہ بن بُسرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث

اللہ علیہ وسلم الدعاءُ کلّہ محجوبٌ حتّی یکون
روایت کرتے ہیں کہ ہر دعا قبولیّت سے محروم ہوتی ہے اِلّا یہ کہ اس کی

اوّلہ ثناءً علی اللہ عزّ وجلّ وصلاۃً علی النبیّ صلّی
ابتداء میں اللہ تعالٰی کی حمد اور نبی علیہ السلام پر درود

اللہ علیہ وسلم ثم یدعو فیُستجاب لدعائہ - رواہ النسائی -
شریف ہو پھر دعا مانگی جائے تو وہ دعا قبول ہوگی -

(۱۲) عن جابرؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
جابرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت کرتے

وسلّم حَسْبُ العَبدِ مِن البُخل اِذا ذُکِرتُ عندہ
ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے یہ بخل کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو جائے

اَن لا یُصلِّیَ عَلَیَّ ۔ رواہ الدیلمی ۔
اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(۱۳) عن عبد اللہ بن جرادؓ قال قال رسول اللہ صلی
ابنِ جرادؓ نبی کریم علیہ السلام کا یہ ارشاد بیان

اللہ علیہ وسلّم حُجُّوا الفرائضَ فانّہا اَعظمُ اَجرًا مِن
کرتے ہیں کہ فرائض (فرض احکام) ادا کیا کرو۔ کیوں کہ ان کا

عشرین غزوۃً فی سبیل اللہ و انّ الصلاۃَ علیّ تعدِل
اجر خدا کی راہ میں بیس غزوات سے بھی زیادہ ہے۔ اور درود شریف کا

ذا کلّہ ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۔
ثواب ان سب کے برابر ہے۔

(۱۴) وعن ابی اُمامۃؓ قال قال رسول اللہ صلّی
ابو امامہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

اللہ علیہ وسلم اَکثِروا من الصّلاۃ علیّ فی کلّ یوم
روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو ہر

جُمعۃٍ فانّ صلاۃَ اُمّتی تُعرَض علیَّ فی کلّ یوم
جمعہ کے دن۔ کیونکہ اپنی امت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے ہر

جمعۃٍ فمن کان اکثرَھم علیَّ صلاۃً کانَ
جمعہ کے دن۔ پس مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا مسلمان (بروز قیامت)

اَقربَھم مِنّی منزلۃً ۔ رواہ البیہقی بسندٍ حسنٍ ۔
سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔

(۱۵) وعن انسؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
حضرت انسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت

وسلم صلّوا علیَّ فانّ الصّلاۃَ علیَّ کفّارۃٌ لکمو
کرتے ہیں کہ مجھ پر درود شریف بھیجا کرو۔ کیوں کہ درود تمہارے

زکاۃٌ فمَن صلّیٰ علیَّ صلاۃً صلّی اللہ علیہ عشرًا۔
گناہوں کا کفّارہ اور زیادتِ مال و پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ پس جو شخص

کذا فی القول البدیع۔
مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

(۱۶) وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
ابوھریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے

علیہ وسلّم صلّوا علیَّ فانّ الصّلاۃَ علیَّ
ہیں کہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیوں کہ درود شریف تمہارے

زکاۃٌ لکم۔ رواہ ابنُ ابی شیبۃ۔
لیے ہر شئے میں برکت و طہارت و نموّ کا سبب ہے۔

قد عُلِم مِن ھٰذَین الحدیثَین انّ الصّلاۃَ
ان دو حدیثوں (۱۵ ، ۱۶) سے معلوم ہوا کہ درود شریف

کفّارۃٌ للذنوب و زکاۃٌ للمصلّی و برکۃٌ لہ وطہارۃٌ
گناہوں کا کفّارہ ہے اور درود بھیجنے والے کے لیے ترقی، برکت

لہ مِن الرذائل۔
اور ہر قسم کے رذائل سے پاک ہونے کا وسیلہ ہے۔

(۱۷) وعن انسؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
انسؓ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ ارشاد روایت

وسلّم اِذا نَسِیتُم شَیئًا فصلّوا علیَّ تذکّروہ
کرتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو۔ درود شریف

اِن شاء اللہ تعالیٰ۔ اخرجہ ابوموسیٰ المدنی بسندٍ
پڑھنے سے وہ چیز یاد آجائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ضعیفٍ۔ کذا فی القول البدیع۔

(١٨) وعن ابی ھریرۃؓ قال مَن خَاف علیٰ نفسِہ
ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو نسیان کا خطرہ ہو

النِّسیانَ فلیُکثِرِ الصَّلاۃَ علیٰ النبیِّ صلّی اللہ
(نسیان میں مبتلا ہو) تو وہ شخص (بطورِ علاجِ نسیان) کثرت سے درود

علیہ وسلّم ۔ اخرجہ ابن بشکوال بِسنَدٍ منقطع ۔ ذکرہ
شریف پڑھا کرے۔

العلامۃ السخاویؒ۔

قد ظھَرَ مِن ھٰذَین الاثرَین اَنَّ الصَّلاۃَ علی
مذکورہ صدر دو حدیثوں (۱۷ اور ۱۸) سے واضح ہوا کہ درود

النَّبیِّ علیہ الصلاۃُ والتسلیمُ تُزِیلُ النِّسیانَ و
شریف نسیان کو دور کرتا ہے اور قوتِ حافظہ بڑھاتا

تَزِید فی القُوّۃِ الحافظۃ وھٰذہ مَنفعۃٌ کبیرۃٌ و
ہے۔ یہ درود شریف کا بڑا نفع ہے۔ کیونکہ

لایخفیٰ علیٰ ذوی الألباب انّ النسیان ممّا یُبتلیٰ
دانشوروں پر یہ بات مخفی نہیں کہ نسیان میں بہت

بہ کثیرٌ من النّاس ویحتاجُون الی دفعہ وإزالتِہ
سے لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور وہ محتاج ہوتے ہیں ازالۂ نسیان کے

لاسیّما العلماء وطلبۃ العلم الذین یشتغلون
خصوصًا اہلِ علم و طلبۂ علم جو مشغول رہتے ہیں

بِحفظِ العُلوم والفُنون ویبذلون الجھدَ فی العمل
حفظِ علوم و فنون میں اور کوشاں ہوتے ہیں ایسے عمل و علاج میں

بما یزید فی الذاکرۃِ والحافظۃِ فمَن أراد علاجَ
جو زیادہ اور تیز کرے ان کی قوتِ حافظہ کو۔ لہٰذا جو شخص نسیان کا

النسیانِ فعلیہ بکثرۃِ الصّلاۃ والتسلیم علی
علاج کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ کثرت سے درود و سلام بھیجے

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر۔

الفائدۃُ الرابعۃ
چوتھا فائدہ۔

اختلف العلماءُ فی اَنّ صلاتنا
علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ ہمارے

ھل تنفع النبیَّ صلّی اللہ علیہ وسلم اَمْ لا قال
درود شریف سے نبی علیہ السلام کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں۔

ابن حجرؒ فی الدُّرّ المنضود قال جمعٌ فائدتُھا للمصلّی
ابنِ حجرؒ علماء کی ایک جماعت کا یہ فتویٰ نقل کرتے ہیں کتاب درِ منضود میں

فقط لدلالتھا علی نُصوح العقیدۃِ وخُلوص النیّۃ
کہ صلاۃ کا فائدہ صرف مصلّی کو ہوتا ہے۔ کیونکہ درود شریف دلالت کرتا ہے

و اظہار المحبّۃ آھ۔
پڑھنے والے کے پاک عقیدے، خلوصِ نیّت اور اظہارِ محبّت پر۔

وقال بعضُ العلماءِ لا بُعد ولا استحالۃ فی
لیکن بہت سے علماء کا قول ہے کہ اس بات میں کوئی بُعد نہیں کہ درود

حصول نوعٍ من الفائدۃ لہ صلّی اللہ علیہ وسلم
شریف سے نبی علیہ السلام کو بھی کسی خاص نوع کا فائدہ

مِن صلاۃ المصلّی اذ فی الصّلاۃِ طلبُ زیادۃِ الدّرجات
حاصل ہوتا ہو۔ کیوں کہ درود شریف میں نبی علیہ السلام

لہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ولا غایۃ لفضل اللہ و
کے لیے بلندیٔ درجات کی دعا ہے اور اللہ کے فضل و انعام کی

اِنعامِہ وھو صلی اللہ علیہ وسلّم لا یزال دائمً
کوئی نہایت نہیں۔ اور نبی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مدارجِ قُرب

الترقّی فی حضرات القُرب ومعارج الفضل فلا بِدْعَ
و فضل میں ہر لحہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔ پس کوئی تعجب نہیں

اَن یحصل لہ بِصلاۃ اُمّتِہ زیاداتٌ فی ذٰلک۔
اس بات میں کہ امّت کے درود سے نبی علیہ السلام کو مزید ترقی حاصل ہو جائے۔

وفی المواھب اللدنیۃ قال الشافعیؒ ما مِن عَملٍ
کتاب مواہب میں امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول درج ہے کہ امت کے

یَعملہ احدٌ من اُمّۃِ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلّا
ہر کارِ خیر میں نبی علیہ السلام اصل و

وَالنبیّ اَصْلٌ فیہ فجمیعُ حسناتِ المؤمنین فی
مأخذ ہیں ۔ پس مؤمنین کی تمام نیکیاں نبی

صحائف نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم زیادۃٌ علی مالہٗ
علیہ السلام کے نامۂ اعمال میں ان کے اپنے ذاتی اجر پر زیادات

مِن الاَجر۔ انتہیٰ ۔
و اضافہ ہیں ۔

الفائدۃُ الخامسۃُ
پانچواں فائدہ

اعلم انّ ذکرَ التسلیم بعد
یاد رکھیے کہ درود شریف کے

الصّلاۃ علی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم و اِن
وقت صلاۃ کے بعد سلام کا ذکر اگرچہ لازم نہیں ہے

کان غیرَ لازمٍ عند جمہور العلماء کما صرّح بذلک
جمہور علماء کے نزدیک جیسا کہ شیخ الاسلام

شیخُ الاسلام ابن تیمیّۃ رحمہ اللہ لکنّ ترکہٗ سُوءُ
ابنِ تیمیہؒ نے اس کی تصریح کی ہے ۔ لیکن ترکِ سلام

ادبٍ وحِرمان عن البرکۃ العظیمۃ والاَجر الجزیل ۔
بے ادبی ہے اور محرومی ہے برکتِ کبیرہ و ثوابِ عظیم سے ۔

کما حکی الحافظ السخاویؒ فی القول البدیع عن
چنانچہ حافظ سخاویؒ کتاب قول بدیع میں یہ

ابی سلیمان محمد بن الحسین الحرّانیؒ قال رأیتُ النبیَّ
حکایت کرتے ہیں ابو سلیمان محمد بن حسین سے ۔(ابوسلیمان کہتے ہیں) کہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا ابا سلیمان
میں نے نبی علیہ السلام کی زیارت کی خواب میں ۔ تو فرمایا اے ابوسلیمان !

إذا ذكرتني في الحديث فصلّيتَ عليّ ألّا تقول
جب تم حدیث میں میرے ذکر کے وقت مجھ پر درود بھیجتے ہو تو "وسلّم"

"وسلّم" وهي أربعةُ أحرُفٍ بكل حرفٍ عشرُ
کیوں نہیں کہتے۔ یہ چار حرف ہیں۔ ہر حرف کے بدلے دس حسنات کا

حسناتٍ تترك أربعين حسنةً۔
ثواب ملتا ہے۔ اس طرح تم چالیس حسنات ترک کرتے ہو۔

الفائدة السّادسةُ

يَنبغي لكلّ كاتبٍ أن
چھٹا فائدہ - ہر کاتب کے لیے مناسب و

يَكتُب الصّلاةَ والتسليمَ على النبيّ صلى الله
بہتر ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے نام کے ساتھ صلاۃ و

عليه وسلم كلّما كتَبه ولا يقتصر بالصّلاةِ
سلام بھی ضرور لکھے اور صرف زبان سے پڑھنے پر

عليه بلسانِه فانّ له بذلك أعظمَ الثّوابِ و
اکتفاء نہ کرے۔ کیونکہ صلاۃ و سلام کی کتابت سے اُسے

أدومه۔
بڑا اجر و دائمی ثواب ملتا ہے۔

فعَن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال قال
ابو ھریرہ رض نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد

رسولُ الله صلى الله عليه وسلّم مَن صلّى عليّ
روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی کتاب میں

في كتابٍ لم تزَل الملائكةُ يستغفرون له مادام
(میرے نام کے ساتھ) صلاۃ و سلام لکھ دے تو فرشتے اس کے لیے اس

اسمي في ذلك الكتاب۔ رواه الطبراني في الاوسط
وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود ہو۔

والخطيبُ في شرف أصحابِ الحديث وقد تقدّم ذكره۔
خطیب نے کتابِ شرف اصحاب الحدیث میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کا بیان گزر گیا ہے۔

وفی روایۃٍ اُخریٰ لھذا الحدیث مَن کتَب فی کتابہٖ
ایک اور ارشاد ہے نبی علیہ السلام کا کہ جو شخص کتاب میں یہ لکھ دے

"صلّی اللہ علیہ وسلّم" لم تزل الملائکۃُ تستغفِر
"صلی اللہ علیہ وسلم" فرشتے اس کے لیے اس وقت تک مغفرت

لہ مادام فی کتابہ ۔ قول بدیع ۔
کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک یہ الفاظ کتاب میں موجود ہوں ۔

الفائدۃُ السّابعۃُ قد اتّفق العُلماءُ علی جواز
ساتواں فائدہ ۔ علماء کبار کا اتفاق ہے اس بات پر کہ

اِطلاق لفظ "السّیّد" عَلیٰ نبیّنا علیہ السلام وعلیٰ
لفظ "سیّد" کا اطلاق نبی علیہ السلام پر اور کسی قوم کے شریف

کلِّ شریفٍ کبیرِ قومٍ فقد صَحَّ قولہ صلی اللہ
اور سردار پر شرعًا جائز ہے ۔ نبی علیہ السلام کا

علیہ وسلّم "انا سیّدُ وُلدِ آدم" وقولہٗ علیہ السلامُ
ارشاد ہے "انا سیّد ولدِ آدم" میں کُل اولادِ آدم کا سردار ہوں ۔

للحسنؓ انّ ابنی ھذا سیّدٌ ۔ وقولہ علیہ السلام
نیز حسنؓ کے بارے میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے ۔ نیز سعدؓ بن معاذ

لِقَومِہٖ...... سَعدًا : قُومُوا الی سیّدکم ۔ وورد
کے بارے میں انصار کو یہ حکم دیا کہ اٹھو اپنے سیّد (سردار) کے لیے ۔ نیز

قولُ سہل بن حنیفؓ للنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم
سہل بن حنیفؓ نے ایک بار نبی علیہ السلام سے کہا

یا سَیّدِی ۔ فی حدیثٍ عند النسائی فی عمل الیوم
۔ یا سیّدی ۔ یہ روایت امام نسائی نے ذکر کی

و اللیلۃ وقول ابن مسعودؓ اللّٰھم صَلِّ علی سیّد
ہے ۔ نیز ابن مسعودؓ کا ہے یوں درود شریف پڑھتے تھے ۔ اے اللہ

المرسلین ۔ کذا فی القول البدیع ۔
درود شریف بھیجے سید المرسلین پر ۔

واختلفوا فی زیادۃ قول المصلّی "سیّدنا" قال المجدُ
باقی علماء کا درود شریف میں لفظِ "سیّدنا" کے بڑھانے میں

اللغویُّ الظاہرُ انّہ لایقال فی الصّلاۃ اتّباعًا للفظ المأثور
اختلاف ہے۔ صاحبِ قاموس کہتے ہیں کہ نماز کے اندر درود شریف میں

انتھٰی۔
منقول الفاظ کا اتّباع کرتے ہوئے سیّدنا کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔

وقال البعضُ زیادتُہ ادبٌ وتوقیرٌ مطلوبٌ شرعًا و
بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کا اضافہ کرنا چاہیے۔ یہ شرعًا ادب اور مطلوب

قال البعضُ انّ الاتیان بسیّدنا سلوكُ الادب وتركُ
تعظیم ہے۔ دیگر بعض علماء نے یہ بہترین فیصلہ کیا ہے کہ "سیّدنا" کا ذکر درود میں

الاتیان بہ امتثالُ الامر فعلی الاوّل مستحبٌّ دون
ادب کا تقاضا ہے اور اس کا ترک حکمِ نبوی کی تعمیل ہے۔ کیونکہ منقول درود شریف میں اس کا ذکر

الثانی کذا حُکی عن الشیخ عِزّ الدّین بن عبد السلامؒ۔
نہیں ہے پس اس لفظ کا ذکر مستحب ہے باعتبارِ اوّل نہ کہ باعتبارِ ثانی۔ یہی فیصلہ منقول ہو شیخ عزّ الدینؒ سے۔

قال الحافظ السخاویُّ فی القول البدیع و قول
حافظ سخاویؒ قولِ بدیع میں لکھتے ہیں کہ مُصلّی کے "صَلِّ

المصلّین" اللّٰھم صَلِّ علٰی سَیّدِنا محمدٍ" فیہ الاتیانُ
علٰی سیّدنا" کہنے میں دو فائدے ہیں۔ اوّل تعمیلِ

بما اُمِرنا بہ وزیادۃُ الاخبار بالواقع الذی ھو اَدبٌ فھو
امر۔ دوم مطابقِ واقع طریقۂ ادب کا اظہار۔ لہذا

افضلُ من ترکہ۔ آھ۔ واَثبتَ ابنُ حجرٍؒ فی الدُّرّ المنضود
"سیّدنا" کا ذکر افضل ہے ترکِ ذکر سے۔ ابنِ حجرؒ نے بھی درِ منضود میں

انّ الافضل زیادۃ لفظ "سیّدنا" وافتٰی شیخُ الاسلام
افضل قرار دیا ہے "سیّدنا" کے ذکر کو۔ ابن تیمیہؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ اس کا

ابن تیمیّۃؒ بترکھا لعدم ذکرہ فی الصلوات المأثورۃ واطال فیہ۔
ترک افضل ہے کیوں کہ منقول صلوات میں اس لفظ کا ذکر نہیں ہے۔

حاصلُ ھٰذہٖ العبارات المتعارضۃ انّ امرَ ھٰذا اللفظ
ان عباراتِ متعارضہ کا حاصل یہ ہے کہ لفظ ”سیّدنا“ کا معاملہ

سَھلٌ و فی حکمہ الشرعی سعۃٌ و انّہ لاحرجَ شرعًا
آسان ہے اور اس کے حکمِ شرعی میں وُسعت ہے۔لھذا شرعًا کوئی حرج نہیں

فی زیادۃ ھذا اللفظ مع اسم النبیّ علیہ السلام ولا فی
نہ اس لفظ کے ذکر میں نبی علیہ السلام کے نام کے ساتھ اور نہ اس کے

ترکِہ۔ اِذکلٌّ واحدٍ من الطریقَین قد ذَھَبَ الیہ
ترک میں۔کیونکہ ھر ایک طریقہ کی طرف ذہاب کیا ہے

جمعٌ من عُلماءِ الحقّ۔ فالتَّشدِیدُ فی ذکر ھٰذا
علماء کی ایک جماعت نے۔ پس تشدُّد کرنا اس لفظ کے

اللفظ او فی ترکِہ و انکارُ احدِ الفریقَین علی الفریق
ذکر میں یا ترک میں اور ایک فریق کا دوسرے فریق پر شدید انکار

الاٰخر ممّا لاینبغی۔
کرنا غیرمناسب ہے۔

الفائدۃ الثامنۃ اختَلفَ العلماءُ فی اَنّ الصلاۃَ
آٹھواں فائدہ۔ درود شریف کے بارے میں

علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ھل ھی مقبولۃٌ
علماء کرام کا یہ اختلاف ہے کہ کیا وہ بہرحال مقبول

لامحالۃ اَو ھی منقسمۃٌ الی المقبولۃ و المردودۃ مثل
ہوتا ہے یا وہ دیگر حسنات (نیک کام) کی طرح مقبول

سائر الحسنات المنقسمۃ الی المقبولۃ و المردودۃ۔
و غیر مقبول کی طرف منقسم ہوتا ہے۔

ذَھَبَ بعضُھم الی القول الثانی و آخرون الی القول
بعض علماء نے قول دوم کی طرف اور بعض نے قول اوّل کی طرف ذہاب

الاوّل۔قال بعضُ العلماء اِنّ الصّلاۃَ علی النبیِّ صلّی اللہ
کیا ہے۔ قول اوّل والے علماء کہتے ہیں کہ درود شریف ہر مسلمان کا

علیہ وسلم مقبول لہٗ قطعًا من کُلِّ اَحدٍ سواءٌ کان
دائمًا مقبول ہی ہوتا ہے خواہ وہ مخلِص و حاضر القلب

حاضرَ القلب او غافلًا۔ وذلك لحدیثین ذکرھما بعض
ہو یا غافل ہو۔ ان کا یہ قول مبنی ہے دو حدیثوں پر جو

العلماء۔
بعض علماء نے ذکر کی ہیں۔

الاوّلُ قولُہ علیہ الصّلاۃ والسلام عُرِضَت علیّ
حدیثِ اوّل یہ کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مجھ پر امّت کے

اَعمالُ اُمّتیِ فوجدتُّ منھا المقبولَ والمردودَ اِلّا
نیک اعمال پیش کیے گئے، اُن میں کچھ اَعمال مقبول تھے اور کچھ مردود، سوائے

الصّلاۃَ علَیّ۔
درود کے کہ وہ مقبول ہی ہوتا ہے۔

والثانی قولُہ علیہ السلام کلُّ الاَعمالِ فیھا
حدیثِ دوم یہ کہ نبی علیہ السلام کا ایک اور ارشاد ہے کہ سب طاعات میں

المقبولُ والمردودُ اِلّا الصلاۃ علَیّ فانھا مقبولۃٌ غیرُ
بعض مقبول ہوتی ہیں اور بعض مردود، سوائے درود شریف کے کہ وہ مقبول

مردودۃٍ۔
ہی ہوتا ہے۔

واجاب الفرقۃُ الأخرٰی انّ الحدیث الاوّل
قولِ ثانی والے علماء ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ پہلی حدیث محدّثین

مردودٌ غیر مقبول اذ لاسندلہ۔ قال الحافظ السیوطیؒ
کے نزدیک مقبول نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ بے سند ہے۔ حافظ سیوطی

فی الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ ھٰذا الحدیث
رحمہ اللہ کتاب درر منتثرہ میں لکھتے ہیں کہ مجھے اس

لم اقِف لہ علٰی سندٍ۔ واَمّا الحدیثُ الثانی فقال
حدیث کی کوئی سند نہیں ملی۔ باقی حدیث ثانی کے بارے میں

ابن حجرؒ انہ ضعیفٌ۔ کذا فی تمییز الطیب من الخبیث۔
ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ وہ نہایت ضعیف ہے۔

الفائدۃُ التّاسعۃُ لِلصّلاۃِ علی النبیِّ صلّی
نواں فائدہ ۔ نبی علیہ الصلاۃ و السلام پر درود

اللّٰہ علیہ وسلّم فوائدُ کثیرۃٌ و ثمراتٌ عالیۃٌ لا تُعدُّ
شریف بھیجنے کے بہت فوائد اور بے شمار بلند

ولا تُحصٰی نَذکُرمنہا ہٰھنا فوائدَ متعدِّدۃً ترغیبًا
ثمرات ہیں۔ یہاں ہم ذکر کر رہے ہیں ان میں سے صرف چند فوائد

للناظرین و تبشیرًا للمصلّین۔
ناظرین کی ترغیب اور درود پڑھنے والوں کی بشارت کے طور پر۔

الاُولٰی ۔ انہا امتثالُ امرِ اللّٰہ تعالیٰ حیث اَمرَنا فی
فائدہ ① درود بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ کیوں کہ

القرآن الشریف اَن نُصلّی ونُسلّم علی النبیّ صلّی
اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن شریف میں نبی علیہ السلام پر درود

اللّٰہ علیہ وسلّم۔
و سلام بھیجنے کا امر فرمایا ہے۔

الثانیۃُ ۔ مُوافقۃُ اللّٰہِ عزّ وجلّ و مُوافقۃُ
فائدہ ② اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی موافقت کی سعادت

ملائکتِہٖ فی الصّلاۃِ علی النبیِّ صلّی اللّٰہ علیہ
حاصل ہوتی ہے نبی علیہ السلام پر درود شریف

وسلّم لانّ اللّٰہ تعالیٰ قال فی کتابہٖ انّہٗ یُصلّی علی
بھیجنے سے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ وہ بھی اور فرشتے

النبیّ ویُسلّم علیہ وکذا ملائکتہٗ۔
بھی نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

الثالثۃُ ۔ فوزُ المصلّی مرّۃً فیما سوی الحرم المکی و
فائدہ ③ ایک بار درود شریف پڑھنے والا مسجدِ حرام

المسجدِ النبویّ بعشرِ صلوات من اللہ تعالیٰ و
و مسجدِ نبوی کے سوا کسی مقام میں اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں حاصل کرتا ہے

فی مسجد النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم بخمسین
اور مسجدِ نبوی میں درود شریف پڑھنے والا پچاس

الف صلاۃٍ وفی الحرم المکّی بمائۃِ الف صلاۃ
ہزار رحمتیں اور حرمِ مکہ مکرمہ میں ایک لاکھ رحمتیں

ربّانیّۃ۔
حاصل کرتا ہے۔

الرابعۃُ۔ انّ اللہ تعالیٰ یَرفع لہ عشرَ
فائدہ ④ اللہ تعالیٰ ایک بار درود شریف پڑھنے پر دس

درجاتٍ۔
درجات بلند فرماتے ہیں۔

الخامسۃُ۔ انّہ تعالیٰ یکتُب لہ عشرَحسناتٍ۔
فائدہ ⑤ اور دس حسنات لکھتے ہیں۔

السادسۃُ۔ انّہ تعالیٰ یمحُو عنہ عشرَ
فائدہ ⑥ اور ایک بار درود شریف پڑھنے سے اللہ

سیّئاتٍ۔
تعالیٰ دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔

السابعۃُ۔ انّھا سببٌ لغُفران الذنوب۔
فائدہ ⑦ درود شریف گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔

کما ثبَتَ فی بعض الآثار۔
جیساکہ بعض آثار میں ہے۔

الثامنۃُ۔ انّہ یُرجیٰ اِجابۃُ دعائِہٖ اِذا قدَّمھا
فائدہ ⑧ درود شریف کے ذریعہ قبولیتِ دعا کی امید کی جاتی

امامَ الدعاءِ فالصلاۃُ تُصاعِد الدعاءَ الی اللہ تعالیٰ
ہے جب کہ دعا سے قبل درود شریف پڑھا جائے۔ پس درود شریف دعا کو اللہ تعالیٰ تک

وکان موقوفاً بین السماء والارض قبلہا۔
پہنچاتا ہے جب کہ درود شریف کے بغیر دعا آسمان و زمین کے درمیان محبوس ہوتی ہے۔

التاسعۃ۔ انّہا سببٌ لکفایۃِ اللہ العبدَ ما
فائدہ ⑨ درود شریف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفایت فرماتے ہیں

اَھَمَّہٗ۔
بندے کے ہر اہم کام کی۔

العاشرۃُ۔ انّہا سببٌ لِقُرب العبدِ مِن النبیّ صلّی
فائدہ ⑩ درود شریف بندے کے لیے قربِ نبی

اللہ علیہ وسلّم یومَ القیامۃِ۔ وقد رُوی ذٰلک
علیہ السلام کا سبب ہے بروزِ قیامت۔ یہ بات مروی ہے

فی حدیث ابن مسعودٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
ابنِ مسعودؓ کی ایک حدیث میں۔

الحادیۃُ عشرۃ۔ انّہا تقومُ مقامَ الصّدَقۃِ لِذِی
فائدہ ⑪ درود شریف صدقہ و خیرات کے قائم

العُسْرَۃِ۔
مقام ہے تنگ دست کے لیے۔

الثانیۃُ عشرۃِ۔ انّہا سببٌ لِقضاءِ الحوائج۔
فائدہ ⑫ یہ قضاءِ حاجات کا سبب ہے۔

الثالثۃُ عشرۃِ۔ انّہا زکاۃٌ للمصلّی وطہارۃٌ لہ۔
فائدہ ⑬ یہ طہارتِ قلب و پاکیزگیٔ باطن کا سبب ہے۔

الرابعۃُ عشرۃِ۔ انّہا سببٌ لِتبشیر العبدِ
فائدہ ⑭ وہ سبب ہے بندے کے لیے

بالجنّۃ قبلَ موتہٖ۔ ذکرہ الحافظ ابوموسیٰؒ فی
بشارتِ جنت کا موت سے قبل۔ حافظ ابوموسیٰؒ نے اس بارے میں اپنی

کتابہٖ وذکر فیہ حدیثاً۔
کتاب میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔

الخامسة عشرة۔ انہا سببٌ للنجاۃ من اَھوال
فائدہ ⑮ وہ سبب ہے نجات کا خطرات سے

یوم القیامۃ ۔ ذکرہ ابو موسیٰؒ وذکرفیہ حدایثاً۔
بروز قیامت ۔ حافظ ابوموسیٰؒ نے اس سلسلے میں ایک حدیث ذکر کی ہے ۔

السادسۃ عشرۃ۔ انّہا سببٌ لِردّ النبیّ صلّی اللہ
فائدہ ⑯ درود شریف کے سبب درود بھیجنے

علیہ وسلّم الصّلاۃ و السّلامَ عَلی المصلّی و
والے کے جواب میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام بھی دعا و

المسلّم علیہ ۔
سلام بھیجتے ہیں ۔

السابعۃ عشرۃ۔ انّہا سببٌ لِتذکُّر العبد
فائدہ ⑰ وہ سبب ہے بھولی ہوئی چیز کے

ما نَسِیَہٗ ۔ کما ورد فی بعض الآثار ۔
یاد آجانے کا ۔ جیساکہ بعض آثار میں وارد ہے ۔

الثامنۃ عشرۃ۔ انّہا سببٌ لنفی الفقر۔ کما
فائدہ ⑱ وہ سبب ہے فقر و غربت کے ازالے کا ۔

روی فی بعض الاحادیث۔
جیساکہ بعض احادیث میں مروی ہے ۔

التاسعۃ عشرۃ۔ انّہا تُنجی من نَتَنِ المجلس
فائدہ ⑲ وہ نجات کا ذریعہ ہے مجلس کی اس

الذی لا یُذکرفیہ اللہُ و رسولُہٗ ۔
بدبُو سے جو ذکر اللہ و ذکرِ رسول کے عدم سے پیدا ہوتی ہے ۔

العشرون۔ انّہا سببٌ لوفور نور العبد عَلی
فائدہ ⑳ وہ سبب ہے بندے کے نُور کی شدّت و اضافے کا

الصّراط ۔ وفیہ حدیثٌ ذکرہ ابوموسیٰؒ وغیرہ ۔
پُل صراط پر۔ اس میں ایک حدیث ہے جو حافظ ابوموسیٰؒ وغیرہ نے ذکر کی ہے ۔

الحادیۃُ والعشرون۔ انّھا سببٌ لِنیل رحمۃِ
فائدہ ㉑ وہ سبب ہے اللہ تعالیٰ کی

اللہ لہ۔ لانّ الرحمۃَ إمّا معنیٰ الصّلاۃِ کما قالہ
رحمت حاصل کرنے کا۔ کیوں کہ رحمت ہی صلاۃ کا معنیٰ ہے بعض

طائفۃٌ من العلماء و إمّا مِن لوازمھا و موجباتھا
علماء کے نزدیک۔ یا رحمت درود شریف کے لوازم وثمرات میں سے ہے

کما قالہ غیرُ واحدٍ من العلماء و الجزاءُ من
جیسا کہ بعض علماء نے کہا ہے۔ اور جزاء از

جنس الدعاء فلابُدّ للمصلّی من رحمۃٍ تنالہ
جنسِ دعا ہوتی ہے۔ لہٰذا درود بھیجنے والا ضرور رحمت پاتا

جزاءً۔
ہے بطور جزاء کے۔

الثانیۃُ والعشرون۔ انّھا سببٌ لدوام محبّتہ
فائدہ ㉒ وہ سبب ہے بندے کے

للرسول صلّی اللہ علیہ وسلّم و زیادتھا و
دل میں نبی علیہ السلام کی محبّت کے دوام کا اور محبّت کی

تضاعُفِھا۔
زیادت کا۔

الثالثۃُ والعشرون۔ انّھا سببٌ لِھدایۃِ العبدِ
فائدہ ㉓ وہ سبب ہے بندے کی ہدایت

وحیاۃِ قلبہ۔
اور حیاتِ قلب کا۔

الرابعۃُ والعشرون۔ انّھا سببٌ لذکر اسم
فائدہ ㉔ وہ سبب ہے بندے کے

المصلّی عند النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم لقولہ
ذکرِ خیر کا نبی علیہ السلام کے پاس (قبر میں) کیوں کہ حدیث

علیہ السّلامُ: انّ صَلاتکم مَعروضۃٌ عَلیّ =
شریف ہے کہ تمہارے درود شریف مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔

وقولہ علیہ السلام: انّ اللہ وَکّلَ بِقبری
ایک اور حدیث ہے کہ اللہ نے میری قبر کے پاس متعین فرمائے

ملائکۃً یُبلّغونی عن اُمّتِی السّلامَ۔ وکفٰی
ہیں فرشتے جو مجھے میری امّت کا درود وسلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اور کافی ہے

بالعبد نبلاً اَن یُذکَر اسمُہ بین یَدَی
بندے کے لیے یہ شرف کہ اُس کا نام ذکر کیا جائے نبی علیہ

رسولِ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
الصلاۃ والسلام کے پاس (قبر میں)۔

الخامسۃ والعشرون۔ انّھا متضمِّنۃٌ لذِکر
فائدہ ۲۵ وہ متضمِّن ہے ذکر اللہ

اللہ وشکرِہٖ ومعرفۃِ اِنعامِہٖ علیٰ عَبِیدہٖ
و شکر اللہ اور انعام اللہ کی معرفت کو اپنے بندوں پر

بارسالِ النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ فالصَّلاۃُ
کہ نبی علیہ السلام کو رسول بناکر بھیجا۔ پس نبی

علی النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قد تَضَمّنت
علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا متضمِّن ہے

ذکرَ اللہ و ذکر رسولِہٖ و سؤال المصلِّی اَن
ذکر اللہ کو اور ذکرِ رسول کو اور مُصلّی کے اس سوال کو کہ

یَّجزیَہٗ بصلاتِہٖ علیہ ما ھو اَھلُہٗ کما
اللہ تعالیٰ وہ بدلہ دے نبی کو اس دُرود کے ذریعہ جو اُن کے شایانِ شان ہو جس طرح

عَرَّفنا ربّنا الکریمَ وصفاتِہٖ وھدانا الی
نبی علیہ السلام نے ہمیں اپنے ربّ تعالیٰ پر اور اس کی صفات پر مطّلع کیا اور ہماری رہنمائی

مَرضاتِہٖ تعالیٰ وسبحانَہٗ۔
فرمائی اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے کی طرف۔

الفائدۃُ العاشرۃ۔ یجب علیٰ کلّ مؤمنٍ ان
دسواں فائدہ ۔ ہر مؤمن پر لازم ہے کہ

یُکثِر الصَّلاۃَ علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجے

حتّٰی یزداد عددُ صلواتِہ علی عدد ذُنوبہ ویدخُل
تاکہ صلاۃ و سلام کی تعداد اس کے گناہوں سے زیادہ ہوجائے

الجنّۃ ۔
اور وہ جنّت میں داخل ہوجائے ۔

فقد حکیٰ الحافظ السخاویؒ عن بعض العلماء انہ
اس سلسلے میں حافظ سخاویؒ نے یہ عجیب حکایت ذکر کی ہے کہ بعض

رأی اباالحفص الکاغدیؒ بعد وفاتہ فی المنام وکان سیّدًا کبیرًا
علماء نے ابوحفص کاغدی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ ابوحفص بہت بڑے سردار تھے۔

فقال لہ ما فعَلَ اللّٰہُ بك ؟ قال رَحِمَنی و غفرلی
اُس نے پوچھا کہ اللہ نے آپکے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ ابوحفص نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم کرتے ہوئے میری مغفرت

و اَدخلنِی الجنّۃَ فقیل لہ بماذا ؟ قال لمّا وَقفتُ
فرمائی اور جنّت میں داخل کیا۔ اس شخص نے بخشش کا سبب پوچھا تو ابوحفص نے فرمایا کہ اللہ کے سامنے

بین یدَیہ امَرَ الملائکۃَ فَحسَبُوا ذُنوبِی و
کھڑے ہونے کے بعد اللہ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ اس کے گناہوں اور

حسبوا صلاتی علی المصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم
درود شریف کو شمار کرلو ۔ گننے کے بعد فرشتوں

فوجدُوا صَلاتِی اکثر فقال لھم المولیٰ جلّت قدرتُہ
نے میرے درود شریف کی تعداد زیادہ پائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو!

حَسبُکم یا ملائِکتِی لاتُحاسِبُوہ واذھبوابہ الیٰ
بس حساب کا سلسلہ بند کردو اور ابوحفص کو درود شریف

جنّتِی ۔ قول بدیع ۔
کی برکت سے میری جنت میں داخل کردو۔

الفائدۃُ الحادیۃُ عشرۃ۔ قد سمّی اللّٰہُ تعالیٰ
گیارہواں فائدہ ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے

نبیّنا صلّی اللّٰہ علیہ وسلم بأسماءٍ کثیرۃٍ فی القرآن
نبی علیہ السلام کو بہت سے اسماء (ناموں)

العظیم وغیرہ من الکُتب السماویّۃ وعلیٰ اَلسِنَۃ
سے موسوم فرمایا ہے قرآن میں اور دیگر کتبِ سماویہ میں اور گزشتہ

اَنبیائِہٖ علیھم الصّلاۃ والسلام۔ واشھَرُ اَسمائِہٖ
انبیاء علیہم السلام کی زبانوں کے ذریعہ ۔ آپؐ کا سب

علیہ السلام محمّد ثم اَحمَد۔ قالوا انّ کثرۃَ
سے مشہور نام محمد ہے پھر احمد ۔ علماءِ کبار کہتے ہیں

الاَسماء تَدُلّ علی شرف المُسَمّٰی وعَظمتِہٖ و
کہ ناموں کی کثرت مسمّٰی کی شرافت و عظمت و

ھَیْبتِہٖ ۔
ہیبت کی دلیل ہے ۔

قال القاضی عیاضؒ اِنّ اللّٰہ تعالیٰ قد خَصَّہٗ
قاضی عیاضؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو اس

علیہ السلام بانّ سَمّاہ مِن اَسمائِہٖ الحُسنیٰ بنحو
خصوصی شرف سے نوازا ہے کہ اپنے اسماءِ حسنیٰ میں سے تیس ناموں سے

ثلاثین اسمًا ۔ وفی شرح الترمذی للحافظ ابن العربی
آپؐ کو موسوم فرمایا ہے ۔ حافظ ابن عربیؒ نے شرح ترمذی

المالکیؒ قال بعضُ الصوفیۃ لِلّٰہ تعالیٰ الفُ اسمٍ وللنبیّ
میں بعض صوفیہ کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی

صلّی اللّٰہ علیہ وسلم الفُ اسمٍ۔ انتہیٰ ۔
صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں ۔

وجمیعُ اَسماءِ النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم التی
نبی علیہ السلام کے تمام منقول و مروی

وَرَدَت ھی فی الحقیقۃ اوصافُ ثناءٍ ومدائح فذکرلہ
نام درحقیقت آپؐ کی صفاتِ مدح ہیں ۔ علامہ ابنِ

صلّی اللہ علیہ وسلّم ابنُ دحیۃ فی کتابہ
دحیہؒ نے اپنی کتاب مستوفیٰ میں نبی علیہ السلام کے

المستوفیٰ نحو ثلاثمائۃ اسمٍ و الحافظُ السخاویؒ
تقریباً تین سو نام ذکر کیے ہیں ۔ حافظ سخاویؒ نے

فی القول البدیع و القاضیؒ فی الشفاء و العلّامۃ ابن
قولِ بدیع میں ، قاضی عیاضؒ نے شفاء میں اور علّامہ ابن

سیّد النّاسؒ مایُنیف علیٰ اربعمائۃ اسمٍ ۔
سیّد النّاسؒ نے چارسو سے زیادہ اسماءِ نبویّہ ذکر کیے ہیں ۔

الفائدۃُ الثانیۃُ عشرۃ ۔ اسماءُ النبیّ صلّی اللہ
بارہواں فائدہ ۔ احادیث میں نبی

علیہ وسلّم المنصوصۃُ المرویّۃُ فی الاحادیث
علیہ السلام کے منقولہ صریح اسماء مبارکہ تھوڑے

قلیلۃٌ فعن جبیر بن مطعمؓ مرفوعًا انّ لی خمسۃَ اَسماءٍ
ہیں ۔ حضرت جبیرؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد ذکر کرتے ہیں کہ میرے مخصوص مشہور نام پانچ

فذکر محمدًا و احمد و الماحی و الحاشر و العاقب۔
ہیں محمد ، احمد ، ماحی ، حاشر اور عاقب ۔

رواہ الشیخان ۔ وفی روایۃ احمد زیادۃ السادس و ھو
روایتِ احمد میں چھٹے نام یعنی خاتم کا بھی ذکر

الخاتم ۔ و روی الحافظ ابوبکر محمد بن الحسن البغدادیؒ
ہے ۔ حافظ ابوبکر مفسّرؒ نے باسند نبی علیہ السلام

المفسّر باسنادہ مرفوعًا انّ لی فی القرآن سبعۃَ اسماءٍ
کی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ قرآن مجید میں میرے سات مخصوص نام مذکور ہیں

محمد و احمد و یٰسٓ و طٰہٰ و المزّمّل و المدّثّر
یعنی محمد ، احمد ، یٰسٓ ، طٰہٰ ، مزّمّل ، مدّثّر

و عبد اللّٰہ ۔
اور عبد اللہ ۔

الفائدۃُ الثالثۃُ عشرۃ۔ رسالتی ھٰذہٖ مشتملۃٌ
تیرھواں فائدہ ۔ میرا یہ رسالہ مشتمل ہے

علیٰ طریقۃٍ جدیدۃٍ بدیعۃٍ وھی ذکرُ اسمٍ
ایک نئے مفید طریقے پر۔ وہ نیا طریقہ یہ ہے کہ اسماءِ

جدیدٍ من اَسماء النبیّ علیہ الصلاۃ و السلام عند
نبویّہ میں سے نیا نام مذکور ہے

کلِّ صلاۃٍ علیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم ۔
ھر درود شریف میں ۔

فعددُ الصلواتِ و التسلیماتِ المذکورتین مرّۃً
پس وہ صلاۃ و سلام جو مذکور ہیں

قبل کلّ اسم نبویٍّ مبارکٍ و اُخرٰی بعدَ کلِّ اسمٍ
ھر اسم نبوی سے قبل اور ھر اسم کے

نبویٍّ مبارکٍ ضِعفُ عددِ الاَسماء الشریفۃِ النبویّۃ
آخر میں اُن کی تعداد دُگنی ہے اُن اسماءِ نبویّہ سے جو

المذکورۃِ فی ھٰذہ الصحیفۃ۔ و الاَسماءُ النبویّۃُ الموجودۃُ
مذکور ہیں اِس صحیفہ میں ۔ اور اسماءِ نبویّہ جو مذکور ہیں

فی ھٰذہ الصَّحیفۃ ھی زُھاء ثمانمائۃ اسمٍ ۔
اِس صحیفہ میں وہ تقریبًا آٹھ سو ہیں ۔

ثم انّ لھٰذہ الطریقۃِ الجدیدۃِ المذکورۃ
اور بے شک اِس جدید طریقہ کے جو مذکور ہے

فی ھٰذہ الصحیفۃ فوائدَ عظیمۃً وثمراتٍ کثیرۃً
رسالۃ ھٰذا میں بڑے فوائد اور بہت مفید

نافعۃً جدًّا ۔
ثمرات ہیں ۔

الثمرة الأولى ۔ منها الصّلاةُ و التسليمُ علىٰ النبيّ
پہلا ثمرہ ۔ ان میں سے ایک ثمرہ نبی علیہ السلام پر

صلّى الله عليه وسلّم و كثرتهما علىٰ وِفق ضِعفِ
کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجنا ہے ۔ اور یہ عدد ضِعف (دُگنا)

عددِ الاسماءِ النبويّةِ ولا يخفىٰ علىٰ أصحاب
ہے عددِ اسماءِ نبویّہ سے ۔ اور مخفی نہیں ہے روشن ضمیر

البصيرةِ المنيرةِ و الفطرةِ السليمةِ انّ هٰذا العَدَدَ
اور فطرتِ سلیمہ والوں پر یہ امر کہ صلاۃ و

مِنَ الصَّلوات و التسليمات مِمّا يسُرّ المصلّين
سلام کا یہ عدد درود پڑھنے والوں کے لیے موجبِ مسرّت

و يطمئِنّ به قلوبهم لكونه متفرّعًا علىٰ رعاية
اور باعثِ اطمینانِ قلب ہے ۔ کیوں کہ یہ عدد مبنی ہے اسماءِ

عدد الاسماء النبويّة المباركة و مرتّبًا علىٰ
نبویّہ مبارکہ کی تعداد پر اور نبی علیہ السلام

جَعْل عددِ الصفات الشريفة المصطفويّة أساسًا
کی صفاتِ شریفہ کے مجموعی عدد کو عددِ صلاۃ و

لعدد الصّلوات و التسليمات ۔
سلام کے لیے بنیاد قرار دینے پر ۔

الثمرة الثانية ۔ هى الثناءُ علىٰ النبيّ ومدحه
دوسرا ثمرہ ۔ دوسرا ثمرہ ہے نبی علیہ السلام

عليه السلام بطريقٍ غريبٍ جذّابٍ للقلوبِ إذ
کی مدح و ثناء ۔ عجیب دل کش طریقے سے ۔ کیونکہ

هٰذه الاسماءُ المباركةُ فى الحقيقةِ أوصافُ
یہ اسماءِ مبارکہ درحقیقت صفاتِ

مدائح و ألقاب كماليّ له عليه الصّلاة و السلام ۔
مدح و القابِ کمال ہیں نبی علیہ السلام کے لیے ۔

ومدحُ النبیّ علیہ الصّلاۃ والسّلام لاجل کونہ
اور نبی علیہ السلام کی مدح چوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے اور

رِضًا للرحمٰن و رَغمًا للشیطٰن فائِدۃٌ بِرأسِہا عظیمۃٌ۔
شیطان کی ذلّت کا سبب اس لیے وہ ایک عظیم مستقل فائدہ ہے۔

الثمرۃ الثالثۃ۔ ھی اشتمال ھٰذہ الطریقۃ الجدیدۃ
تیسرا ثمرہ ۔ وہ یہ ہے کہ یہ جدید طریقہ

علی اَبلغ ثناءٍ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم
نبی علیہ السلام کی کامل ثناء پر مشتمل ہے۔

کیف لا و الثناءُ المندرجُ فی فحوٰی ھٰذہ الاسماءِ المبارکۃِ
اور کیونکر ایسا نہ ہو جبکہ یہ ثناء جو داخل ہے اِن اسماء مبارکہ کے ضمن میں

ثناءٌ متناہٍ و مدحٌ فائق قلّما یُوازیہ الثناءُ بعباراتٍ
اتنی جامع و فائق ہے کہ اس کے ساتھ نہایت طویل

مطنبۃ اَضعافًا مضاعفۃ۔
عبارات والی ثناء کا برابر ہونا مشکل ہے۔

فثناءُ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم اِحدٰی
پس نبی علیہ السلام کی مطلق ثناء و

الفوائد وقد مَرَّ ذکرُ ھٰذہ الفائدۃ فی الثمرۃ
مدح ایک فائدہ ہے جس کا ذکر ثمرۂ دوم میں

الثانیۃ۔ ثم کونُ الثناءِ متناھیًا بالغًا الغایۃَ بحسب
گزر چکا ہے۔ پھر اِس ثناء کا جامع و کامل ہونا ہماری استطاعت

ما نَستطیع فائدۃٌ اُخرٰی عظیمۃ و نُورٌ علی نُورٍ۔
کے مطابق دوسرا بڑا فائدہ ہے اور نور علیٰ نور ہے۔

الثمرۃ الرابعۃ۔ ھٰذہ الطریقۃ المذکورۃ فی
چوتھا ثمرہ ۔ یہ طریقہ جو مذکور ہے

ھٰذہ الصحیفۃ لکونہا جدیدۃً فریدۃً بالنظر الی
اِس صحیفہ میں چونکہ یہ جدید و بے مثال ہے اِس لحاظ سے کہ

اشتمالها على الاسماء النبويّة الكثيرة لذيذةٌ جدًّا

یہ مشتمل ہے بہت سے اسماء نبویّہ پر۔ اس لیے یہ نہایت

تَنفِي التعبَ و السَّاٰمَةَ عند قراءتها۔ و لذا قيل كُلُّ

دلکش ہے۔ یہ دافع ہے تھکان اور تنگی قلب کے احساس کے لیے پڑھتے وقت۔ مشہور قول

جديدٍ لذيذٌ وكلُّ لذيذٍ مُرِيحٌ۔

ہے کہ ہر جدید چیز لذیذ اور ہر لذیذ شئے راحت دہ ہوتی ہے۔

الثمرة الخامسة۔

هٰذه الطريقةُ مُرغِّبةٌ

پانچواں ثمرہ - یہ طریقہ درود پڑھنے

للمصلّين ترغيبًا شديدًا و داعيةٌ لهم الى

والوں کو شدید ترغیب دہندہ اور داعی ہے صلاۃ و

الصّلاة و التسليم و باعثةٌ على المواظبة بهما۔

سلام کی طرف اور ان پر مداومت کی طرف۔

كيفَ لا و ذكرُ كلِّ اسمٍ من هٰذه الأسماء الشريفة

وجہ یہ ہے کہ اِن اسماءِ شریفہ میں سے ہر ایک اسم

عِلّةٌ قويّةٌ تُرغِّب فى الاكثار من الصّلوات و

قوی علّت ہے کثرت سے صلاۃ و سلام پڑھنے کی

التسليمات و سببٌ محكمٌ يحثُّ علىٰ المواظبة

ترغیب کی اور محکم سبب ہے اِن پر مداوَمت کا۔

كما لا يخفىٰ. فكُلُّ اسمٍ جديدٍ كأنّه باعتبار معناه

اور یہ امر مخفی نہیں۔ پس ہر اسمِ جدید گویا کہ معنیٰ لطیف

اللطيف داعٍ جديدٌ يدعُو الى الصّلاةِ على النبيّ صلّى

کی وجہ سے نیا باعث ہے جو دعوت دیتا ہے درود شریف بھیجنے

الله عليه وسلّم۔

کی نبی علیہ السلام پر۔

الثمرة السّادسة۔

لا يخفىٰ على ذوى الألباب

چھٹا ثمرہ - یہ بات عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں

أَنَّ عَدَّ الأَسماءِ النبويّةِ المباركةِ وتكريرَها بذكر
کہ نبی علیہ السلام کے ان مبارک اسماء کا مسلسل یکے بعد

اسمٍ بعد اسمٍ مع قطع النظر عن الصَّلاۃ وعن
دیگرے ذکر صلاۃ اور فائدۂ صلاۃ سے قطع نظر

فائدۃ الصَّلاۃ یزید فی قلب القارئ المحبّۃَ النبویّۃَ
قاری کے دل میں محبّتِ نبوی بڑھاتا ہے

ویؤکِّد الرابطۃَ الروحانیّۃ بین المصلِّی والنبیّ صلّی
اور مستحکم کرتا ہے روحانی رابطہ کو مصلّی اور نبی علیہ

اللّٰہ علیہ وسلّم۔
السلام کے درمیان۔

الثمرۃُ السّابعۃُ۔ یَعلَم حقّ الیقینِ مَن کان
ساتواں ثمرہ — یہ بات حقّ الیقین کی حد تک جانتا ہے وہ

ذا قلبٍ سلیمٍ و اَلقیٰ السّمعَ وھو شَہیدٌ اَنَّ عدَّ
شخص جو قلبِ سلیم والا اور غور و فکر سے سننے والا ہو کہ نبی علیہ السلام

الأسماءِ النبویّۃِ الشریفۃِ باجمعِھا وذکرَھا عن آخرِھا
کے سارے اسماء مبارکہ کا ذکر صلاۃ و سلام

عند الصَّلاۃِ و التسلیم یُورِث فی القلوب نُورًا
پڑھتے وقت دلوں میں وہ قندیلِ نور روشن کرتا ہے

تَنشرِحُ بہ الصُّدورُ و تَطمئِنّ بہ القلوبُ و یُحِسّ
جس سے سینوں میں انشراح اور دلوں میں اطمینان پیدا ہوتا ہے اور قاری

القارئُ المصلِّی کأنّ السکینۃَ الرّبّانیّۃَ تَنزِل
یہ محسوس کرتا ہے کہ گویا سکینۂ ربّانیہ اس کے

علی قلبِہ نُزولًا و رحمۃَ اللّٰہ تعالیٰ تدِرّ علیٰ
قلب پر اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس کے سر پر

رأسِہ مِدرارًا۔
مسلسل نازل ہو رہی ہے۔

الثمرةُ الثامنةُ۔ تُفيد هٰذه الطريقةُ علمًا
آٹھواں ثمرہ – درود شریف کے اس طریقے سے علم حاصل ہوتا ہے

ببعض المقامات النبويّةِ الفائقةِ و استحضارًا
کئی بلند مقاماتِ نبویّہ کا اور استحضار ہوتا

لغير واحدٍ من المناصِب المصطفويّةِ العاليةِ فی
ہے نبی علیہ السلام کے بے شمار مراتبِ عالیہ کا

ذهن المصلّی۔
مصلّی کے ذہن میں۔

إذ فی اکثر الأسماءِ إيماءٌ الی مقاماتٍ رفيعةٍ
کیوں کہ اکثر اسماء نبویّہ میں اشارے ہیں ان بلند مقامات

و مَراتبَ عاليةٍ مختصّةٍ بالنبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و
و مراتب کی طرف جو نبی علیہ السلام کے ساتھ مختص

سلم مثل الشفاعةِ الكُبرٰی و كونِہٖ علیہ السلام
ہیں۔ مثل شفاعتِ کُبریٰ ، ابراہیم علیہ السلام

دعوةَ ابراهيم و بُشرٰی عیسٰی و سیّد الأنبياءِ وَ
کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مظہر ہونا اور کُل انبیاء و

المرسَلين عليهم الصلاة و السلام و نحو ذلك۔
مُرسَلین علیہم السلام کا سردار ہونا وغیرہ وغیرہ۔

و استحضارُ هٰذهِ المقاماتِ الجليلةِ النبويّةِ
اور اِن مقاماتِ جلیلہ نبویّہ کا مستحضر و

وجعلُها ممثّلةً فی الضمير و مصوّرةً فی العقل
ممثّل ہونا دل میں اور مصوّر ہونا عقل میں

فائدةٌ جليلةٌ و نورٌ زائدٌ علٰی اصلِ الصلاةِ
بہت بڑا فائدہ ہے اور زائد نُور ہے اصلِ صلاۃ

و التسليم۔
و سلام پر۔

فینبغی للمصلّی قاریِٔ ھٰذہ الرسالۃ اَن لا تزال ھٰذہ المقامات
لہٰذا مناسب ہے مصلّی اور اس رسالہ کے قاری کے لیے کہ ہمیشہ یہ بلند مقاماتِ

الرفیعۃ النبویّۃ والمناقب البدیعۃ المصطفویّۃ جائلۃً فی ضمیرہ و
نبویّہ و مناقبِ مصطفویّہ گردش کریں اس کے ضمیر میں

نجیّۃً لفؤادہ ومعانِقۃً لفکرہ ما استطاع فانہ یجد عند ذالک
اور ہمراز ہوں اُسکے دل کے ساتھ اور پیوستہ ہوں اسکے ذہن سے حسب استطاعت۔ کیونکہ وہ پائیگا اس صورت

لذّۃً لا تُماثَل وسکینۃً فی القلب لا تُساجَل۔
میں بے مثال روحانی لذّت و سکون۔

الثمرۃُ التاسعۃُ۔ استحضارُ ھٰذہ المقامات المصطفویّۃ فی
نواں ثمرہ ۔ اِن بلند مقاماتِ نبویّہ کا استحضار و تصوّر دل

القلب عند الصّلاۃ والتسلیم یَبعث کلَّ مُصلٍّ علی کثرۃ الصّلاۃ
میں ۔ بوقت صلاۃ و سلام آمادہ کرتا ہے ہر مصلّی کو کثرتِ صلاۃ

والتسلیم ویُشوّقہ الیٰ مُواظَبۃ ذلک تَشویقًا بالغًا الغایۃَ وینفی
و سلام پر اور اسے ان کی مداومت کا انتہائی مشتاق بناتے ہوئے اس سے ازالہ

عنہ کلفۃَ المشقّۃِ و النَّصَب عند اِکثار الصّلاۃِ
کرتا ہے تکثیرِ صلاۃ و سلام کے وقت مشقّت اور

و التسلیم۔
تھکان کا ۔

حیث یَستَیقِن المصلّی حقَّ الیقین بحسب تَناھیُ
کیونکہ مصلّی کو حق الیقین حاصل ہوجاتا ہے کامل و

ھٰذا التّصویرِ الذھنیِّ و الاستحضارِ القلبیِّ انّ
اکمل استحضار و تصوّر قلبی کے پیش نظر اِس

نَبیّنا صلّی اللہ علیہ وسلّم ذُو مقاماتٍ سَنِیّۃٍ
بات کا کہ ہمارے نبی علیہ السلام بے مثال بلند درجات

لا تُسامٰی و ذُو مراتبَ عَلیّۃٍ لا تُباھیٰ و انّ مَن کانَ
اور بے نظیر۔ برتر مراتب کے مالک ہیں۔ اور اِس امر کا یقین کہ

هٰذا شانه عند الله تعالىٰ يجب علينا أن نُكثِرَ
جس انسان کا درجہ عند اللہ اتنا بلند ہے ہم پر لازم ہے یہ کہ اُن پر

عليه الصَّلاةَ و التسليمَ و أن نُواظِب علىٰ تحصيل
کثرت سے درود بھیجیں اور یہ کہ ہم مداومت کریں اس

هٰذه المكرُمَةِ الكريمةِ و المفخرةِ الفاخرةِ و
امر کی تحصیل پر جو بڑی بزرگی اور بڑے فخر کا باعث ہے ۔ اور

أن لا نُبالِي بالمشقّةِ الطارئةِ في هٰذا السبيل ۔ هٰذه
یہ کہ ہم پرواہ نہ کریں اِس راہ میں کسی مشقت کی ۔ یہ

فائدةٌ عظيمةٌ للاستحضار القلبيّ المستنتِجةِ تكثيرَ
بڑا فائدہ ہے مذکورہ صدر تصوّر کا جس کا نتیجہ ہے

الصَّلاةِ و التسليمِ و الترغيبَ في ذلك ۔
صلاۃ و سلام کی تکثیر و ترغیب ۔

ثم انّ هٰذا المقام مقام الإكثار من الصَّلاة
پھر کثرت سے درود پڑھنے کا مقام ایک اور

يُؤدِّي الىٰ مقامٍ آخر فوقه وهو مقامُ العاشِقين
بلندتر مقام تک پہنچاتا ہے ۔ اور وہ مقام ہے اُن

الوالِهين المحِبّين للنبيّ صلّى الله عليه وسلّم حُبًّا
سچے عُشّاق کا جو نبی علیہ السلام کے مکمّل شیدائی

جمًّا ۔ إذ كثرةُ الثناءِ علىٰ احدٍ و تكريرُ محاسِنه و
ہیں ۔ کیونکہ کسی شخص کی کثرت سے مدح کرنا اور اس کی خوبیوں اور

مآثره تتترىٰ يُحدِثُ في القلب ميلًا طبيعيًّا الىٰ
کمالات کا مسلسل ذکر کرنا دل میں پیدا کرتا ہے

ذلك الممدوح ذي المحاسن و يُحبِّبه اليه حُبًّا
طبعی میلان اس ممدوح صاحبِ کمالات کی طرف اور اسے محبوبِ

تامًّا ۔
کامل بناتا ہے ۔

ثم انّ ھٰذا المقامَ الثانی یُوصِل صاحبہ بعدَ
پھر یہ مقامِ ثانی اپنے صاحب کو پہنچاتا ہے کچھ

مدّۃٍ الیٰ مقامٍ ثالثٍ فائقٍ مِن مقامات الاحسان
مدّت کے بعد مقاماتِ احسان میں سے ایک تیسرے بلند ترین مقام تک

بفضل اللہ عزّ وجلّ و توفیقہ وھو مقام الطمانینۃ
اللہ کے فضل و توفیق سے ۔ اور وہ مقامِ اطمینان ہے۔

الذی اُشیر الیہ فی قول ابراھیم علیہ الصّلاۃ
اسی کی طرف اشارہ ہے قولِ ابراہیم علیہ السلام

و السلام فی القرآن الشریف "قال بلیٰ و لٰکن
میں قرآن کی اِس آیت میں ۔ "کہا۔ کیوں نہیں ۔ لیکن اس واسطے

لیطمَئِنَّ قلبی" فصاحبُ ھٰذا المقامِ العالی لایطمَئِنُّ
چاہتا ہوں کہ اطمینان ہو جائے میرے دل کو۔" چنانچہ اس بلند ترین مقام والے انسان کا دل مطمئن

قلبُہ اِلّا بالعبادۃِ و ذکر اللہ تعالیٰ و الصّلاۃِ علی
نہیں ہوتا مگر عبادت و ذکر اللہ اور درود

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم و یُحبّب الیہ حُبًّا جمًّا
شریف سے ۔ اور اُسے محبوب کامل ہو جاتا ہے

الاستغراق و الفناء فی الاخذ باوامر النبیّ صلّی
استغراق و فنا نبی علیہ السلام کے اوامر پر

اللہ علیہ وسلّم و الانتہاءِ عمّا نھاہ عنہ رسول اللہ
عمل کرنے میں اور اُن کی منہیّات سے اجتناب

صلّی اللہ علیہ وسلّم ولا یثقُل علیہ عملُ الحَسَنات
کرنے میں ۔ اور ثقیل نہیں ہوتی اُس پر

بأنواعھا و اِن کانت کثیرۃً وشاقّۃً فی نفس
تمام انواع حسنات کی بجا آوری اگرچہ وہ کثیر ہوں اور

الامر ۔
مشقّت طلب فی الواقع ۔

الثمرة العاشرة۔ یدلُّ غیرُ واحدٍ من الاسماء
دسواں ثمرہ ۔ بہت سے اسماء نبویّہ دالّ ہیں

النبویّۃ الشریفۃ علی کبیر احسانہ علیہ السلام
اپنی امّت پر نبی علیہ السلام کے عظیم

وعظیمِ امتنانہ علی الامّۃ وجلیل انعامہ علی
احسانات اور نوعِ بشر پر بڑے اِنعامات

البشر۔ فاستقصاءُ ھٰذہِ الاسماءِ الکریمۃ ذکرًا
پر ۔ پس ان سب اسماء مبارکہ کا ذکر

و سَوقُھا بذکرِ واحدٍ بعد واحدٍ یُرادِف تکریر
اور یکے بعد دیگرے ان کا اعادہ مرادف ہے

ذِکر احساناتِ النبیّ صلّی اللہ علیہ و سلّم و
مُصلّی پر نبی علیہ السلام کے انعامات و

مِنَنہ علی المصلّی المسلِّم حسبَ عددِ ھٰذہ الاسماء
احسانات کے بار بار ذکر مطابق عددِ اسماء مبارکہ

المبارکۃ۔
کے ۔

ولا شکَّ اَنّ ذکر ھٰذا المحسِن العظیم
اور شک نہیں کہ عظیم مُحسن نبی علیہ

نبیِّنا صلّی اللہ علیہ وسلّم و ذکرَ احسانانہ
الصلاۃ والسلام کے احسانات کا مکرّر

و مِنَنِہ متتابعًا یَستنتِجُ اُمورًا ثلاثۃً مُھِمّۃً و
ذکر تین اھم امور کو مستلزم ہے

یَستَلزِمھا استلزامَ الدّلیل لِلمدلول و استتباعَ
جس طرح دلیل مدلول کو اور ملزوم لوازم کو

الملزوم للوازمہ۔
مستلزم ہوتا ہے ۔

اوّلها ازدیادُ المحبّۃِ و توثُّقُ الرابطۃِ الایمانیّۃ
① امرِ اوّل ہے محبّتِ نبوی کا زیادہ ہونا۔ نیز مستحکم ہونا رابطۂ ایمانی

و العلاقۃِ الروحانیّۃ بین المحسنِ العظیم و هو
و علاقۂ روحانی کا اس عظیم محسن یعنی

النبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم و بین المنعَم علیہ و
نبی علیہ السلام اور منعَم علیہ یعنی

هو العبدُ المصلّی المسلّم کما قیل ؎
عبدِ مصلّی کے مابین۔ جیساکہ کہا گیا ہے:۔

أَعِدْ ذکرَ نعمانٍ لنا اِنّ ذکرہٗ ؎ هو المسکُ ما کرّرتہٗ یتضوّعُ
محبوب کا ذکر بار بار کر۔کیونکہ یہ کستوری کی طرح ہے۔کہ مکرّر استعمال سے اس کی مہک بڑھتی جاتی ہے۔

الامرُ الثانی انّہ یَحضّ المؤمنَ المنعَمَ علیہ علیٰ
② امرِ دوم۔ یہ ترغیب دیتا ہے کامل مؤمن منعم علیہ کو

أن یُواظِب علی الصّلاۃِ و التسلیم و یُکثِر منهما
صلاۃ و سلام کی ایسی مداومت و تکثیر کی جو نبی علیہ

إکثارًا یکادُ یُوازِی غِناءَ النبیِّ و یُجازی عَناءَہٗ صلّی
السلام کے پہنچائے ہوئے نفع کے برابر ہو اور آپؐ کی

اللّٰہ علیہ و سلّم۔
مشقت کا بدلہ بن سکے۔

الامرُ الثالثُ۔ تشویقُ العبدِ المصلّی المنعَم
③ امرِ سوم ۔ یہ مصلّی منعَم علیہ کو ترغیب دیتا ہے اس

علیہ الی أن یشکر النبیَّ المحسِنَ علیہ السلام بأتمّ
بات کی کہ وہ شکر ادا کرے اپنے مُحسن نبی علیہ السلام کا بطریق

وجہٍ و أبلغہ و أن یعترِف بوجوب شکر هذا المحسِن
اکمل اور اعتراف کرے کہ اس محسنِ عظیم کا شکر

العَظیم قلبًا و لسانًا و ارکانًا۔ و لا ریبَ انّ شکرَ النبیِّ
دل، زبان اور اعضاء سے ہم پر واجب ہے۔ اور بلاریب نبی علیہ السلام کا

المحسنِ صلّی اللہ علیہ وسلّم یستلزمُ سعادۃَ الدارین
شکر ادا کرنا سعادتِ دارین کے موجب

کما انّہ یَستلزِمُ تأدیۃَ ماھو فریضۃٌ دِینیّۃٌ
ہونے کے علاوہ دینی فریضہ (شکر) کی بجا آوری کا باعث بھی ہے

قال النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَن لم یَشکرِ الناسَ
نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکر نہیں کرتا

لم یشکر اللہ ۔
وہ اللہ کا شکر بھی بجا نہیں لاسکتا ۔

الثمرۃُ الحادیۃُ عشرۃُ ۔ الطریقۃُ البدیعۃُ
گیارہواں ثمرہ ۔ کتابِ ھٰذا میں درود شریف

المذکورۃ فی ھٰذہ الرسالۃ لکونھا مستوعبۃً
کا مذکور عجیب طریقہ سینکڑوں اسماءِ نبویّہ مبارکہ پر

ذکرَ مآتِ الاَسماء المبارکۃ النبویّۃ مَظنّۃٌ
مشتمل ہونے کی وجہ سے قبولیّتِ دعا کا بہترین

استجابۃ الدعاءِ بناءً علیٰ ماھو الظنّ الغالب
ذریعہ ہے ۔ جیسا کہ ظنِّ غالب ہے

بالنظر الیٰ وسیع رحمتہ تعالیٰ اِذ عند ذکر
اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کے پیشِ نظر ۔ کیونکہ ذکرِ صالحین

الصّالحین المتّقین الکاملین تَنزِل الرحمۃُ ۔
متّقین کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے ۔

وقد صرّح بعضُ المحدّثین انّ قبولَ الدُّعاءِ
بعض محدّثین نے تصریح کی ہے کہ قبولیّتِ دعا

مجرّب بعدَ استقصاء ذکر اَسماء البدریّین
مجرّب ہے کُل بدریّین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

من الصحابۃِ رضی اللہ تعالیٰ عنھم والنبیُّ علیہ
اسماء ذکر کرنے کے بعد اور ہمارے نبی

السلام امامُ المتّقین فماظنُّك بمجلسٍ یستمرُّ فیه
علیہ السلام تو امام المتقین ہیں۔ پس تمہارا کیا خیال ہے اُس مجلس کے بارے میں جس میں

ذکرُ النبیّ علیہ السلام و تُسرَدُ فیہ نحو ثمانی
نبی علیہ السلام کا مسلسل تذکرہ ہو رہا ہو اور اُس میں آپؐ کے تقریبًا

مائۃ اسمٍ من أسمائہ المبارکۃِ مع الصلواتِ
آٹھ سو اسماء مبارکہ دہرائے جا رہے ہوں مسلسل صلاۃ

و التسلیماتِ المتتابِعۃِ ۔
و سلام کے ساتھ ۔

الثمرۃ الثانیۃ عشرۃ ۔ مجموعُ ھٰذہ الاسماءِ
بارہواں ثمرہ ۔ یہ تمام اسماءِ

النبویّۃِ بالنظر الیٰ دلالتہا اللغویّۃ مطابقۃً و
نبویّہ باعتبار دلالتِ لغوی مطابقی ،

تضمُّنًا و التزامًا و تعریضًا توضیحٌ للسِّیرۃ النبویّۃ
تضمُّنی ، التزامی ، تعریضی (اشارۃً) توضیح ہیں متعدّد انواعِ سیرتِ نبوی

بأنواعِھا و تفصیلٌ للشّمائِل المحمّدیّۃ بأجناسِھا ۔
کے لیے اور شرح ہیں مختلف اجناسِ شمائلِ محمّدیّہ کے لیے ۔

فمن أحصیٰ ھٰذہ الاسماءَ المبارکۃَ فقد
لہٰذا جس نے پڑھا اور یاد کیا اِن اسماء کو معانی سمیت تو اُسے

اطّلع اطّلاعًا علیٰ غیرِ واحدٍ من أنواع السیرۃ
اطّلاع حاصل ہوئی سیرتِ محمّدیّہ و شمائلِ نبویّہ کی

المحمّدیّۃ و أصناف الشّمائل النبویّۃ وھٰذا
بے شمار انواع و اصناف پر ۔ اور یہ

الاطّلاع برکۃٌ عظیمۃٌ علمیّۃٌ وسعادۃٌ فخیمۃٌ
اطّلاع عظیم علمی برکت ہے اور برتر ایمانی

إیمانیّۃٌ ۔
سعادت ہے ۔

الثمرة الثالثة عشرة۔ مجموع هٰذه الاسماء
تیرھواں ثمرہ ۔ یہ سارے اسماء

الشریفةِ باعتبارِ معانیها الصریحة و باعتبارِ اشاراتها
شریفہ اپنے صریح معانی کے لحاظ سے اور باعتبار اشاراتِ

القریبةِ او البعیدةِ الیٰ غوامضِ الحقائقِ الدِّینیّةِ
قریبہ یا بعیدہ مستور حقائق دینیہ

و لطائفِ الدّقائق العلمیّة و الیٰ المراتب الحمیدة
و لطیف دقائق علمیّہ کی طرف اور مراتبِ محمودہ

الأبدِیّة و الدّرجات العالیة السّرمدیّة و الیٰ
ابدیّہ و بلند درجاتِ سرمدیّہ کی طرف اور

خفایا المُلكِ و المَلکوتِ و خبایا القُدُس و الجَبروتِ
عالَم شہادت و عالَم غیب کے مخفی اسرار و عالَم قُدس و جبرُوت کے پوشیدہ امور

اَدِلّةٌ واضحةٌ علیٰ کونِهٖ علیه السّلام اعظمَ
کی طرف واضح ادلّہ ہیں نبی علیہ السلام کے افضل البشر

البشَرِ و براهِینُ قاطعةٌ علیٰ انّهٗ سیّدُ الرُّسُلِ و
ہونے پر۔ اور قطعی براہین ہیں اس بات پر کہ آپ ﷺ سیّد الرُّسُل اور

اکرمُهم علیٰ اللّٰہ عزّ و جلّ صلّی اللّٰہ علیهم
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ

و سلم۔
مکرّم ہیں۔

ولا یخفیٰ علیٰ ذوِی الألبابِ اَنَّ اثباتَ
اور عقلمندوں پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ نبی علیہ السلام کو

کونِهٖ علیه السّلام افضلَ البَشَر و سیِّدَ الکونَین
صرف ایک بُرہان سے افضل البشر و سیّد الکونین

ببرهانٍ واحدٍ من المطالب العالیةِ و المقاصدِ
ثابت کرنا نہایت بلند و اعلیٰ مقاصد

السّامية فماظنُّك باثباتِ هٰذا المطلوب ببَراهين
میں سے ہے۔ پس آپ کا کیا خیال ہے جب کہ یہ دعویٰ و مطلوب ثابت کیا گیا ہو ان براہین

كثيرةٍ مندَمجةٍ فى هٰذه الطريقة البديعةِ الفريدةِ
کثیرہ سے جو مندرج ہیں اس عجیب طریقہ میں

المذكورةِ فى هٰذا الكتاب۔
جو کتابِ ھذا میں مذکور ہے۔

الفائدة الرابعة عشرة۔
چودھواں فائدہ۔

اِن قِيل قد سلكت
اگر یہ سوال کیا جائے کہ کتابِ

فى هٰذا الكتاب مَسلكًا غريبًا وهُو ذكرُ اسمٍ جَديدٍ
ھٰذا میں تو نے اِس نئے طریقے پر عمل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کا

من اَسماءِ النبيِّ صَلّى الله عليه وسلّم عند كلِّ
نیا اسم ذکر کیا ہے ہر نئے درود شریف

صلاةٍ فهل لهٰذا المسلك الغَريب مَأخذٌ ومستندٌ
میں۔ پس کیا اِس جدید طریقے کا کوئی مأخذ و دلیل موجود ہے

فى الشريعة يؤيِّد هٰذا المسلكَ ويُصحِّحه ويُحسِّنه
شریعت میں جس کی وجہ سے یہ طریقہ شرعًا صحیح و مستحسن

شرعًا؟
قرار پائے؟

قلتُ اَوّلًا قد اُمِرنا فى الشريعة اَن
اِس کا جواب اوّل یہ ہے کہ ہمیں شریعت میں درود

نُصلِّى عَلى النبيِّ صلّى الله عليه وسلم مِن
شریف پڑھنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ

غير تقييدٍ باسمٍ نبويٍّ مخصوصٍ ومتعيّنٍ وهٰذا
حکم کسی خاص اسم نبوی کے ساتھ مقیّد و مشروط نہیں۔ اور یہ امر

يَقتضِى الاتّساعَ فى الحكم ويَستدِلّ على اَنّ مَن صَلّى
مقتضی ہے حکم شرعی میں وسعت کا اور اس بات کا کہ درود پڑھنے والا شخص

علی النبیّ علیہ السلام بذکر ایٍّ اسمٍ وصفۃٍ
جو اسم نبوی و صفت نبوی ذکر کرلے درود

من اسمائہٖ و صفاتہٖ علیہ السلام فھو ممتثلٌ لحکم
شریف میں وہ تعمیل کنندہ

اللہ تعالیٰ ولامر رسولہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔
شمار ہوگا اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی علیہ السلام کے امر کا۔

وھذا القدر یکفی لاثبات جواز المسلک
اور یہ امر کافی ہے اس جدید طریقے کے اثبات کے لیے

الغریب المذکور فی ھذا الکتاب بل لتحسینہ و
جو مذکور ہے کتابِ ھذا میں بلکہ اس کے مستحسن و

استحبابہ شرعًا نعم یجب علی سالک ھذا
مستحب ہونے کے لیے۔ البتہ لازم ہے اس جدید مسلک پر

المسلک الغریب الاحتیاطُ التامّ فی اختیار الاسماء
عمل کنندہ پر کامل احتیاط اسماء نبویہ کے اخذ

النبویّۃ و انتخابھا و سیأتی ما رقمتُ فی فائدۃٍ
و انتخاب کے بارے میں۔ اور اس بات کا ذکر آئے گا کتابِ ھذا کے

قادمۃٍ من فوائد ھذا الکتاب انّی سلکتُ فی
فوائد میں سے آنے والے ایک فائدے میں کہ میں نے سلوک کیا ہے

انتخاب ھذہ الاسماء المبارکۃ مسلکَ التحذّر
ان اسماء مبارکہ کے انتخاب میں تساہل سے احتراز کی راہ پر

من التسامح فی ذلک و من التبسّط فی ذکر الاسماء
اور بے سند اسماء کے ذکر میں وسعت سے اجتناب کے

بغیر سندٍ۔ فلم آخذ ھذہ الاسماء المبارکۃ الّا من
راستے پر۔ لھذا میں نے اخذ نہیں کیے یہ اسماء مبارکہ مگر کبارِ

کتب کبار المحدّثین۔
محدّثین کی کتابوں سے۔

وَثَانِيًا اَنَّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءَ النَّبَوِيَّةَ هِيَ فِي الْاَصْلِ
جواب ثانی۔ یہ اسماءِ نبویّہ در اصل

صِفَاتُ مَدَائِحَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَلْقَابُ ثَنَاءٍ لَهُ
صفاتِ مدح و القابِ ثناء ہی ہیں نبی علیہ الصلاۃ

عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ اِلَّا۔ فَلَا جُنَاحَ فِي ذِكْرِ اَيِّ اِسْمٍ
و السلام کے لیے ۔ لہذا کوئی حرج نہیں ہے ان میں سے

مُبَارَكٍ مِنْهَا فِي الصَّلَاةِ وَلَا فِي تَوْزِيعِ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ
کسی بھی اسم کے ذکر میں درود میں۔ اور نہ ان سب اسماء کی مختلف

بِاَجْمَعِهَا عَلَى الصَّلَوَاتِ الْكَثِيرَةِ بِذِكْرِ اِسْمٍ جَدِيدٍ فِي
صلوات میں تقسیم کرنے میں کوئی حرج ہے بایں طور کہ نیا اسم ذکر کیا جائے

كُلِّ صَلَاةٍ۔
ہر درود میں ۔

اِذْ كُلُّ الْاَسْمَاءِ سَوَاسِيَةٌ فِي الْاِطْلَاقِ عَلَى
کیونکہ یہ تمام اسماء برابر ہیں نبی علیہ السلام پر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي كَوْنِ كُلِّ اِسْمٍ مِنْهَا
اطلاق میں اور اس بات میں کہ

عِبَارَةً عَنْ ذَاتِهِ الْكَرِيمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ھر ایک اسم آپؐ کی ذاتِ کریمہ ہی سے عبارت ہے۔

كَمَا قِيلَ ؎
جیسا کہ کہا گیا ہے۔

عِبَارَاتُنَا شَتّٰى وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ ؞ وَكُلٌّ اِلٰى ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ
ہماری عبارات مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہی ہو۔ یہ سب عبارات اسی ایک حُسن کی طرف مُشیر ہیں۔

وَثَالِثًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَرْتَابَ فِي اسْتِحْسَانِ
جواب ثالث۔ مناسب نہیں کہ کوئی شک کرے کتاب ھذا

هٰذَا الْمَسْلَكِ الْمَذْكُورِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ وَاسْتِحْبَابِهِ
میں مذکور نئے طریقے کے شرعًا مستحسن و مستحب

شرعًا كيف وفيه اقتداءٌ بما ثبت فى الاحاديث
ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اس میں پیروی ہے اُس طریقہ کی جو ثابت ہے احادیث

المرفوعة والموقوفة وله فيها أُسوةٌ ومأخذ يُؤخذ
مرفوعہ و موقوفہ میں ۔احادیث میں اس طریقہ کا ماخذ

منه ومستند يستند اليه۔
و مستند موجود ہے۔

حيث ذُكرت الأسماءُ المختلفةُ للنبيّ عليه
کیوں کہ نبی علیہ السلام کے مختلف اسماء مذکور

السلام فى الصّلوات المختلفة المرويّة فى الاحاديث
ہیں اُن صلوات میں جو مروی ہیں احادیث میں

وكذا فى الصّلوات المنقولة عن الأئمة الثقات۔
یا منقول ہیں علماء و ائمہ ثقات سے۔

فالمذكور فى بعض صِيَغ الصلوات المرويّة محمد
پس بعض صلواتِ مرویّہ میں صرف اسم محمد

فقط هٰكذا "اللّٰهم صَلّ على محمّدٍ"۔ وفى البعض "النبيّ"
مذکور ہے۔ یوں اللّٰم صلّ علیٰ محمّد ۔ اور بعض میں صرف نبیّ۔

وفى البعض "الرسول"۔ وفى البعض "امام المتقين، خاتم
بعض میں صرف رسول۔ بعض میں امام المتقین، خاتم

النّبيّين، سيّد المرسلين، الشاهد، البشير" ونحو
النبیین، سیّد المرسلین، شاہد، بشیر وغیرہ

ذلك۔
وغیرہ۔

وايضًا ذكر فى بعضها اسمٌ واحدٌ وفى البعض
نیز بعض میں صرف ایک اسم پر اکتفا کیا گیا ہے اور بعض میں

اسمان فصاعدًا وايضًا زِيد فى البعض الفاظٌ أُخرى مثل
دو یا زیادہ کا ذکر ہے۔نیز بعض میں الفاظِ متعلّقین کا اضافہ بھی ہے مثل

اٰل محمّد، ذرّیّتہ، اھل بیتہ، انصارہٗ، اَصحابہ، آل محمد، ذرّیتہ، اہل بیتہ، اَنصارہ، اصحابہ،
ازواجہ۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ وکلّ ذلك مشھور و اَزواجہ وعلیٰ ھٰـذا القیاس۔ اور یہ سب طریقے مشہور و
مقبولٌ عند العُلَماء و مستحسنٌ عند المسلمین اجمعین مقبول و مستحسن ہیں علماء و مسلمین کے نزدیک۔
وما راٰہ المسلمون حسنًا فھو عند اللہ حسنٌ۔ اور جو کام کُل مسلمان اچھا سمجھیں وہ عنداللہ بھی اچھا ہوتا ہے۔
ودونك اَمثالاً متعدّدۃً من النصوص نذکرھا لیجیے۔ چند مثالیں نصوص میں سے جنہیں ہم یہاں ذکر کرتے ہیں
ھٰھُنا انموذجًا لما لم نذکرہ کی یطمئنّ بھا قلوبُ بطورِ نمونہ کے غیر مذکور کے لیے۔ تاکہ ان سے ناظرین کے دل مطمئن
النّاظرین ولا نُرید الاستیعابَ والاطال الکلام۔ ہوجائیں۔ مکمّل تفصیل کا ارادہ نہیں ورنہ کلام طویل ہوجائے گا۔
فنقول اوّلاً قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ العظیم پس ہم کہتے ہیں اوّلاً۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمیں
عند ذکر الصّلاۃِ و اَمرِنا بھا۔ انّ اللہ وملٰئکتہ صلاۃ کا امر کرتے ہوئے فرمایا انّ اللہ و ملٰئکتہ
یُصَلُّون علَی النَّبِیّ۔ الآیۃ۔ فذکر لفظ النبیّ فی ھٰذہ تا آخر آیت۔ پس صرف لفظِ نبی مذکور ہے
الآیۃ الکریمۃ۔ اس آیتِ کریمہ میں۔
وثانیًا۔ ذکر محمّد واٰل محمّد فی الصّلاۃ التی تقرأ ثانیاً۔ صرف محمد و آل محمد کا ذکر ہے اُس درود میں جو پانچ
فی تشھُّد الصّلوات الخمس۔ نمازوں کے قعدہ میں پڑھا جاتا ہے۔

وثالثًا۔ روی ابن ماجہ فی سننہ عن ابن مسعود
ثالثاً۔ سُننِ ابن ماجہ میں ابن مسعودؓ کی روایت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قُولُوا۔ اللّٰھم اجْعَل صَلوٰاتِك
ہے کہ یوں درود پڑھا کرو اے اللہ بھیج دیجیے اپنی صلاۃ

ورحمتك وبرکاتِك علیٰ سیّد المرسلین وإمامِ
و رحمت و برکات سیّد المرسلین، امام

المتّقِین وخاتَمِ النبیّین محمّدٍ عبدك ورسولِك
المتقین، خاتم النبیین محمد پر جو آپ کے عبد و رسول ہیں

امامِ الخَیر وقائِد الخیر ورسول الرحمۃ۔ الحدیث۔
اور امام الخیر، قائد الخیر و رسول الرحمۃ ہیں۔

فذکر ابنُ مسعُود رضی اللہ عنہ فی ھٰذا الحدیث اَسماءً
پس ابن مسعودؓ نے اس حدیث میں نبی علیہ السلام

وصفاتٍ کثیرۃً للنبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
کے متعدد اسماء و صفات کا ذکر فرمایا۔

ورابعًا۔ فقد رُوی حدیثٌ مرفوع طویل۔ وفیہ۔ قال
رابعاً۔ ایک طویل حدیث میں ہے کہ فرمایا

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد سُوال الصحابۃ
نبی علیہ السلام نے سوالِ صحابہؓ

رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ قولوا۔ اللّٰھم صَلِّ علیٰ محمّدٍ
کے بعد کہ یوں درود شریف پڑھو۔ اللھم صل علی محمد

عبدِك ورسولِك واھلِ بیتہ۔ الحدیث۔ جلاء الافہام۔
عبدک و رسولک و اہل بیتہ۔

ذکر النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم فی ھٰذا الحدیث
نبی علیہ السلام نے ذکر فرمائے اس حدیث میں چار اسماء

اربعۃ الفاظ۔ وھی محمّد وعبدك ورسولك واھل بیتہ۔
و الفاظ یعنی محمد و عبدک و رسولک و اہل بیتہ۔

وخامسًا۔ روی فی الشفاء عن علیؓ رضی اللہ تعالیٰ
خامسًا۔ کتاب شفاء میں حضرت علی رضی اللہ

عنہ فی الصّلاۃ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
عنہ سے یوں درود شریف منقول ہے۔

صَلواتُ اللہِ البرّ الرحیم علیٰ محمّدِ بن عبد اللہ خاتَمِ
اللہ برّ رحیم کی صلوات ہوں محمد بن عبد اللہ پر جو خاتم

النّبیّین و سیّدِ المرسَلین و امامِ المتّقین و رسولِ
النبیّین، سیّد المرسلین، امام المتقین، رسولِ

ربّ العالَمین الشاھدِ البشیرِ الدّاعی الیك باذنك
ربّ العالمین، شاہد، بشیر، الداعی الیک باذنک،

السراجِ المنیر۔ الحدیث باختصار۔ القول البدیع۔
سراج منیر ہیں۔

ساقَ علیٌّ کرّم اللہ وجھہ فی ھٰذہ الرّوایۃ
علی رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمائے ہیں روایت

تسعۃَ اَسماءٍ و صفاتٍ نبویّۃٍ مع زیادۃ النسبۃ
ھذا کی صلاۃ میں نو اسماء و صفاتِ نبویّہ۔ نیز والد کی طرف

الی الوالد فقالَ "محمّد بن عبد اللہ" صلی اللہ
نسبت کا اضافہ کرتے ہوئے فرمایا "محمد بن عبد اللہ" صلی اللہ

علیہ وسلّم۔
علیہ وسلّم۔

الفائدۃ الخامسۃَ عشرۃ۔ اِنتخبتُ اسماءَ
پندرہواں فائدہ - میں نے اخذ کیے ہیں نبی

النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلم المذکورۃَ فی ھٰذہ الرسالۃ
علیہ السلام کے یہ اسماء جو مذکور ہیں اس مبارک رسالہ میں

مِن کتُب کبار العلماء و المحدِّثین مثل کتاب
کبار علماء و محدّثین کی کتابوں سے۔ مثل کتاب

الشفاء و القول البديع و المستوفیٰ و المواھب وبعض
شفاء ، قول بدیع ، مستوفیٰ ، مواہب لدنیہ اور ان کی

شروحہا و شرح الصحیح الجامع للترمذی لابن العربی و
بعض شروح اور حافظ ابن عربی کی شرح ترمذی

غیر ذلك ولم التفِتْ الیٰ کتُبِ غیر المحدّثین وکبار العلماء
وغیرہ وغیرہ ۔ اور میں نے اعتماد نہیں کیا کتب کبار علماء و محدّثین کے

رَوْمًا للطریق الاَحْوَطِ ۔
علاوہ دیگر کتابوں پر احتیاط پر عمل کرنے کی خاطر۔

فمَن اَرادَ تحقیقَ اسمٍ من الاَسماء النبویّۃ
پس جو شخص کسی اسم کی تحقیق کرنا چاہے ان اسماء نبویّہ میں

المسطورۃ فی ھٰذہ الرسالۃ فلیُراجع ھٰذہ الکتبَ
سے جو مذکور ہیں اس رسالہ میں تو وہ مذکورہ صدر کتب کی

المتقدّمۃ ۔
طرف رجوع کرے۔

ولم اَزِد فیہا من عِندی اِلّا عِدّۃَ اَسماءٍ منھا
اس رسالہ میں مَیں نے اپنی طرف سے صرف چند اسماء کا اضافہ کیا ہے یعنی (١)

اِمام الرحمۃ و منھا رَسولك و منھا عَبدك لثبوتھا
امام الرحمۃ (٢) رسولک (٣) عبدک ۔ کیونکہ یہ تینوں

فی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعًا وقیل ھو
نام ثابت ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث میں جو کہ مرفوع ہے لیکن معروف یہ

موقوفٌ و ھو المعروف قال قُولُوا اللّٰھم اجعلْ صَلواتك
ہے کہ وہ موقوف ہے۔ فرمایا یوں درود پڑھو اے اللہ ! اپنی برکات اور رحمتیں

و برکاتك علی سیّد المرسلین و امام المتّقین وخاتم
نازل فرما سیّد المرسلین ، امام المتّقین ، خاتم

النّبیّین عبدِك و رسولِك اِمام الخَیر وقائِدِ الخَیر
الانبیاء پر جو کہ آپ کے بندے اور رسول ، امام خیر ، قائدِ خیر

وإمامِ الرّحمة ۔ الحدیث۔ اخرجہ الدیلمی کما فی الکنز۔
اور امام رحمت ہیں ۔

ومنھا سیّد الاوّلین والآخرین لما روی فی
④ سیّد الاوّلین و الآخرین ۔ کیوں کہ ایک

الحدیث انہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال أنا سیّد
حدیث میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں سیّد

الاوّلین و الآخرین ولا فخر۔ ومنھا اکرم الاوّلین
الاوّلین و الآخرین ہوں اور فخر نہیں ۔ ⑤ اکرم الاوّلین

والآخرین علی اللہ لما روی فی الحدیث الصحیح انہ علیہ الصّلاۃ
و الآخرین علی اللہ ۔ کیونکہ صحیح حدیث میں نبی علیہ السلام کا

و السّلام قال أنا أکرمُ الاوّلین و الآخرین علی اللہ
ارشاد ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الاوّلین و الآخرین ہوں

ولا فخر۔ ومنھا فارقلیطس اسمٌ یونانیٌّ انجیلیٌّ مثل فارقلیط
اور فخر نہیں ⑥ فارقلیطس ۔ یہ یونانی انجیلی نام ہے فارقلیط کی طرح ۔

معناہ احمد اوالھادی او روح الحق او نحو ذلك ۔ کما
فارقلیطس کا معنی ہے احمد یا ہادی یا روح الحق وغیرہ ۔ جیساکہ

حقّقہ بعض المحققین من العلماء۔ ومنھا النجم
بعض علماء نے اس نام کی تحقیق کی ہے۔ ⑦ النجم

الزاھر کما حکی الزرقانی عن کتاب الکسائیؒ
الزاہر ۔ کیوں کہ زرقانیؒ نے کتاب قصص کسائی سے یہ پیش گوئی نقل کی ہے

انّ اللہ عزّ وجلّ قال لموسٰی علیہ الصّلاۃ و السلام
کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا

انّ محمّدًا صلّی اللہ علیہ وسلّم ھو البدر الباھر
کہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم بدرِ باہر ،

والنجم الزاھر و البحر الزاخر۔
نجمِ زاہر اور بحرِ زاخر ہیں ۔

وَمِنْهَا أَصْدَقُ الْخَلْقِ حدیثاً۔ وَمِنْهَا أَكْرَمُ الْخَلْقِ
⑧ اصدق الخلق حدیثاً ⑨ اکرم الخلق

نسباً۔ وَمِنْهَا افضلُ الْخَلْقِ حسباً۔ وَمِنْهَا خِيَرَةُ اللهِ فی
نسباً ⑩ افضل الخلق حسباً ⑪ خیرۃ اللہ فی

العالمین لقول ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
العالمین۔ کیوں کہ نبی علیہ السلام کے سامنے خطیبِ

عند المفاخرۃ مع خطیب وَفدِ بنی تمیم فی خطبۃ
وفدِ بنی تمیم کے خطبہ کے مقابلے میں

طویلۃ بین یَدَی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے طویل خطبہ میں فرمایا۔

"واصطفٰی خیرَ خلقِہٖ رَسولاً اکرمہٗ نسباً واَصدَقَہٗ
اللہ نے چُنا مخلوق میں سب سے بہتر کو رسول بنانے کے

حدیثاً و اَفضلَہٗ حسباً و اَنزَلَ علیہ کتابَہٗ وائتمَنَہٗ
لیے۔ اعلیٰ نسب والے کو، سب سے زیادہ سچی باتوں والے، اعلیٰ

علٰی خَلقِہٖ فکانَ خِیَرۃَ اللہ فی العالمین"۔ ذکرھا
مرتبہ والے کو اور اس پر کتاب نازل فرمائی اور مخلوق کا امین بنایا۔ وہ سارے

ابن اسحٰق۔
عالم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

وَمِنْهَا "ماد ماد" بالدال المھملۃ لما قال العلامۃ
⑫ ماد ماد بدال مہملہ۔ کیوں کہ علامہ

ابن القیمؒ فی جلاءِ الافہام انّہٗ ذکر فی التَّوراۃ
ابن قیمؒ نے کتاب جلاء الافہام میں لکھا ہے کہ تورات میں ہے

بعدَ ذکر اسماعیل علیہ السَّلام انّہٗ سیَلِد اثنی
اسماعیل علیہ السلام کے ذکر میں کہ ان کی نسل میں بارہ عظیم انسان

عشر عظیماً منھم عظیمٌ یکون اسمہٗ "ماد ماد"۔ وھٰذا
پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ایک عظیم کا نام "ماد ماد" ہوگا۔ یہ

الاسم قريبٌ من الاسم "ماذ ماذ" بالذال المعجمة قال الشيخ
اسم، اسم "ماذ ماذ" بذال معجمہ کے قریب ہے۔ ابن قیم

ابن القيّمِ انّ "ماد ماد" اريد به نبيّنا محمّد صلى الله
فرماتے ہیں کہ "ماد ماد" سے ہمارے نبی علیہ السلام

عليه وسلّم۔
ہی مراد ہیں۔

ومنها ركنُ المتواضِعين لما فی صُحف شعياء
(۱۳) رُکن المتواضِعین۔ کیوں کہ نبی شعیاء

عليه الصلاة والسلام عند ذكر نبيّنا محمّد صلّى
علیہ السلام کے صُحُف میں ہے ہمارے نبی محمد علیہ السلام کا

الله عليه وسلّم انّ اسمه عليه السلام ركن المتَواضِعين
ذکر کرتے ہوئے کہ محمد علیہ السلام رکن المتواضعین

كذا فی سيرة الحلبية۔
(متواضعین کے رکن وامیر) ہیں۔

الفائدةُ السّادسةَ عشرة۔ سلكتُ فی هٰذه
سولھواں فائدہ۔ میں نے اس مبارک

الرّسالة المباركة مسلك الحذرِ والاحتياط فرفضتُ
رسالہ میں نہایت احتیاط کا راستہ اختیار کیا ہے، اسی وجہ سے میں نے

ذكرَ اَسماءٍ عديدةٍ لاختلاف الائمّة الكِبار فيها اولكونها
ذکر نہیں کیے یہاں ایسے متعدد اسماء نبویّہ جن میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے یا ان میں

مُوهِمة سوءَ الادب اومعنىً يخالِف التوحيدَ مثل المُنجی
بے ادبی کا شائبہ یا مخالفتِ توحید کا ادنیٰ وہم ہو۔ مثل مُنجی (نجات دہندہ)

الشّافی، المُغنی، الملاذ، الغِياث، الغَوث، المُغيث،
شافی، مُغنی، مَلاذ (پناہ گاہ)، غِیاث، غَوث، مُغیث،

المُنقِذ، النّاظِر مَن خلفه، دافِع البلايا، الغفور،
مُنقِذ (بچانے والا)، ناظِر مَن خلفہ (پیچھے کو دیکھنے والا)، دافع بلایا، غفور،

الأُمّة ، كاشف الكُرَب وغير ذلك ۔
اُمّتہ ، کاشفِ کُرَب وغیرہ ۔

فهٰذه الأسماء المذكورة في بعض الكتب المعتمدة
پس یہ اسماء جو مذکور ہیں بعض معتمد کتابوں میں

وان أمكَنَ تَصحيح مَعانِيها بعد التاويل و تَصحِيحُ
اگرچہ ان کے معانی تاویل کے بعد صحیح ہوسکتے ہیں اور صحیح ہوسکتا ہے

إطلاقِها على النبيّ عليه السلام بِالنظَر الٰى بَعضِ
ان کا اطلاق نبی علیہ السلام پر بعض اعتبارات کے

الاعتبارات لٰكِنّي طوَيتُ الكشحَ عن ذكرها هٰهُنا
پیشِ نظر ، لیکن میں نے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے ذکر نہیں کیا

سلوكًا للطريق الاسلم الاحوط ۔
احتیاط کا طریقہ سالم اختیار کرنے کی وجہ سے ۔

وكذا تركتُ ذِكر اسم " اليتيم " لمنع الامام
اسی طرح میں نے اسم "یتیم" بھی ترک کیا ۔ کیوں کہ امام

مالك رحمه الله تعالٰى اطلاقَ ذلك ۔ وكذا تركتُ
مالکؒ اس کا اطلاق منع فرماتے ہیں ۔ اسی طرح میں نے ترک کیا

اسم " أجِيْر " وهو اسم رُوميّ و اسم " العائل "
"اجیر" (بمعنی مزدور یا یہ اسم رومی ہے) کو اور "عائل" (فقیر) کو ۔

لاختلاف بعض العلماء في هٰذَين الاسمَين ۔
کیونکہ بعض علماء کا ان دوناموں میں اختلاف ہے ۔

الفائدة السابعة عشرة ۔ الاسماءُ النبويّةُ
سترہواں فائدہ ۔ اسماء نبویّہ جو

المذكورةُ في هٰذا الكتاب نحو ثماني مائة اسمٍ تقريبًا
مذکور ہیں اِس کتاب میں تقریبًا آٹھ سو ہیں کسر سے

بالغاء الكسر والمذكورُ فيه مع كُلّ اسمٍ صلاتان
قطع نظر کرکے ۔ اور ہر ایک اسم کے ساتھ دوصلاۃ و سلام مذکور ہیں ۔

فمجموعُ الصلواتِ المندرجۃِ فی ھٰذا الکتاب
پس کُل صلوات (درود) جو کتابِ ھذا میں درج ہیں

۱۶۰۰ صلاۃٍ ۔
سولہ سو ہیں ۔

فمن قرأ جمیعَ الاسماءِ المبارکۃِ بصلواتھا
لہٰذا جس نے یہ تمام اسماء نبویّہ صلوات و تسلیمات سمیت

المذکورۃِ فی ھٰذا الکتابِ وختمھا فقد صلّٰی علیٰ
پڑھ لیے جو کتابِ ھذا میں مذکور ہیں تو اس نے نبی علیہ

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم ۱۶۰۰ مرّۃٍ ۔ وروی
السلام پر درود بھیجا سولہ سو مرتبہ ۔ اور

النّسائی فی الیومِ و اللیلۃِ و البیھقی فی الدعوات عن
نسائیؒ نے کتاب یوم ولیلہ میں اور بیہقی نے کتاب دعوات میں

ابی بردۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی
ابو بردہؓ سے نبی علیہ السلام کی اس حدیث کی روایت کی ہے

اللہ علیہ وسلم مَن صلّٰی علیّ مِن اُمّتی صلاۃً
کہ میری امّت میں سے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے

مُخلِصًا مِن قلبہ صلّی اللہُ علیہ بھا عشرَ صلواتٍ
اخلاص سے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں

ورفعہ بھا عشرَ درجاتٍ وکتب لہ بھا عشرَ حسناتٍ
اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتے ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں

و محا عنہ عشرَ سیّئاتٍ ۔
اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیتے ہیں ۔

عُلِم مِن ھٰذا الحدیث انّ مَن صلّٰی مرّۃً
معلوم ہوا اِس حدیث سے کہ ایک مرتبہ درود

واحدۃً نال اربعۃَ امورٍ من الاجر الامرُ الاوّلُ صلاۃُ
پڑھنے والا چار امور بطور ثواب کے کماتا ہے ۔ اوّل اللہ تعالیٰ کے

اللہِ علیہ عشرَ مرّاتٍ والامرُ الثانی رفعُ عشرِ درجاتٍ
دس درود شریف۔ دوم دس درجات کی بلندی۔

والامر الثالث کتْبُ عشرِ حسناتٍ والامر الرابع محوُ
سوم دس نیکیوں کی کتابت۔ چہارم دس

عشرِ سیّئاتٍ۔
گناہوں کی معافی۔

ونتکلّم اوّلاً علی حساب الامر الاوّل ونفصِّله
ہم اوّلاً کلام کرتے ہیں امر اوّل کے حساب کی تفصیل پر۔

وعلیك أن تقیسَ علیہ حسابَ الامور الثلاثۃ الباقیۃِ
اور لازم ہے کہ تو قیاس کرلے اِس پر بقیہ تین امور کے حساب کو۔

والامرُ سَهلٌ۔
اور یہ کام آسان ہے۔

فنقول ومِن اللہ التوفیقُ وھو حسبی ونِعمَ الوکیل
پس ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بہتر کارساز

قد عُلِم مِن الحدیث المذکور انّ مَن صَلّی علی النبیِّ
معلوم ہوا حدیثِ مذکور سے کہ جو شخص درود بھیجے

صلّی اللہ علیہ وسلّم مَرّۃً واحدۃً صَلّی اللہ عَلَیہِ
نبی علیہ السلام پر ایک مرتبہ تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار

عشرَ مَرّاتٍ وکذا یُصلّی علیہ الملائکۃُ عَشرًا کما
درود بھیجتے ہیں۔ اسی طرح فرشتے بھی اس پر دس بار صلاۃ بھیجتے ہیں جیساکہ

ثَبَتَ فی غیرِ واحدٍ مِن الاحادیث الصحیحۃ المرفوعۃ۔
متعدد صحیح احادیث میں ثابت ہے۔

وظھَرلك من ھذا البیان اَنّ اللہ عزّوجلّ یُصلّی
آپ پر واضح ہوئی بیانِ ہذا سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں

۱۶۰۰۰ مرّۃٍ علی مَن یقرأ ھذہ الاَسماءَ النبویّۃَ بِصلواتھا
سولہ ہزار بار اُس شخص پر جو کتابِ ھذا میں مذکور سارے اسماءِ نبویّہ

المذکورۃ فی ھٰذا الکتاب مِن اوّلہا الی آخرھا وذلک
صلوات سمیت پڑھ لے۔ یعنی دس کو

بضرب عشرۃٍ فی عدد ١٦٠٠ وتُساویہا عددًا الصّلوات
سولہ سو میں ضرب دے کر۔ اور اتنی ہی تعداد ہے

الملکیّۃُ علٰی ھٰذا القارئِ المصلّی المسلِّم فعددُ
فرشتوں کی صلوات کی بھی اس قاری درود پڑھنے والے پر۔ پس

مجموع ھٰذہ الصّلواتِ الرّبّانیّۃِ والملکیّۃِ الحاصلۃ
کُل صلواتِ ربّانیّہ و ملکیّہ جو حاصل ہوئیں

للقارئ المذکور ٣٢٠٠٠ صلاۃٍ۔
اس قاری کو وہ ٣٢ ہزار ہیں۔

ثم اعلم انّ لحسابِ صلاۃِ الملائکۃِ ھٰھُنا
جان لیں کہ یہاں فرشتوں کے درود شریف کے حساب کے

اربعۃَ طُرُقٍ الطریقُ الاوّلُ اَن نَفرِض انّ المصلّی علٰی
چار طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم فرض کرلیں کہ اِس قاری پر

ھٰذا القارئ انّما ھو مَلَکٌ واحدٌ فعلٰی ھٰذا عددُ
درود بھیجنے والا صرف ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ بنابریں فرشتوں کی

الصّلواتِ والتسلیمات الملکیّۃِ علٰی قارئِ ھٰذہ
صلوات (دعا و استغفار) کی تعداد درود شریف

الاسماء النبویّۃ المذکورۃ فی ھٰذا الکتاب بِصلواتہا
سمیت ان اسماء نبویّہ کے قاری پر

١٦٠٠ صلاۃٍ کما انّ عدد الصّلوات الرحمانیّۃ ١٦٠٠
سولہ ھزار ہے جس طرح اللہ تعالٰی کی صلوات کی تعداد سولہ ہزار

صلاۃٍ وقد تقدّم بیانُ ھٰذا الحساب اٰنفًا۔
ہے۔ اِس حساب کا بیان ابھی گزرا۔

ولایخفٰی علٰی ذوی النُّھٰی اَنّ ھٰذا الطریق خلافُ
اور مخفی نہیں ہے عقلمندوں پر کہ یہ طریقہ خلاف ہے

ماھو المتبادر الی الاذھان وخلافُ ظاھر النّصوص
اُس بات کے جو متبادر الی الذہن ہے نیز یہ ظاہرِ نُصوص کے بھی خلاف ہے۔

فانّ المذکور فی آیۃ الصّلاۃ و فی الاحادیث کلمۃ
کیونکہ آیتِ صلاۃ (درود) و احادیث میں لفظِ

"الملائکۃ" بِصیغۃ جمع الکثرۃ وجمعُ الکثرۃ یُطلق
"ملائکہ" صیغۂ جمع کثرت ہی کا ذکر ہے اور جمع کثرت کا اطلاق ہوتا ہے

علیٰ مافوقَ العشرۃ او فوق الاثنین الی مالا نھایۃ لہ
دس سے یا دو سے اوپر غیر متناہی عدد پر۔

و لم یثبُتْ نَصٌّ فی تحدِید عددِ المصلّین من الملائکۃ
اور کسی نصّ میں معیّن تعداد کا ذکر نہیں درود (دعاو استغفار)

علیھم الصّلاۃ و السلامُ۔
بھیجنے والے فرشتوں کی۔

الطریقُ الثانی ان یُراد الملائکۃُ کلّھم
دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سب فرشتے مراد ہوں۔

اجمعون وھو المختار و الاعلقُ بالقلب لِکونہ اوفقَ
یہ قول مختار اور دل سے وابستہ ہے۔کیونکہ یہ اللہ

لمقتضٰی سِعۃِ رحمۃِ اللہ تعالیٰ و اقربَ من مفھومِ
تعالیٰ کی وسیع رحمت کے تقاضے کے موافق ہے۔ اور قریب تر ہے

صِیغۃ جمع الکثرۃ الغیر المقیّدۃ بعددٍ محدودٍ
جمع کثرت کے مفہوم سے جو مقیّد نہیں ہے کسی عدد محدود

متعیِّنٍ۔
متعیّن سے۔

فعلیٰ ھٰذا مَن صلّیٰ علی النبیّ صلی اللہ
بنابریں طریقہ جو شخص نبی علیہ السلام پر

علیہ وسلم مرّۃً صلّتْ علیہ ملائکۃُ اللہ کلّھم
درود شریف بھیجے ایک بار تو اس پر درود (استغفار) بھیجتے ہیں سب فرشتے

عشرًا۔ وھذا یستلزم أن لا تُعدّ الصّلوات
دس مرتبہ۔ اور یہ مستلزم ہے اِس امر کو کہ فرشتوں کی وہ صلوات

الملکیّۃ الحاصلۃ للمصلّی مرّۃً ولا تحصی
(استغفار) شمار سے باہر ہیں جو ایک بار درود شریف پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہیں۔

کیف والملائکۃ اکثرُ خلقِ اللہ تعالیٰ عددًا کما
کیوں کہ فرشتوں کی تعداد تمام انواع مخلوقات سے زیادہ ہے۔ جیساکہ

ثبت فی بعضِ الآثارِ المرفوعۃِ وغیرھا۔
ثابت ہے بعض احادیثِ مرفوعہ وغیرہ میں۔

وبالجملۃِ علیٰ تقدیر ارادۃِ الملائکۃ کلّھم
خلاصہ یہ ہے کہ کُل ملائکہ مراد لینے کی صورت میں

کان عددُ الصلوات والتسلیماتِ الملکیّۃِ الواصلۃِ
فرشتوں کی اُن صلوات (استغفار) کی تعداد جو پہنچتی ہے ایک بار

الیٰ مَن صلّیٰ وسلّم علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم
نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے والے شخص کو وہ احاطہ

مرّۃً واحدۃً غیرَ محصورٍ علیٰ حسب کون عددِ
سے باہر ہے۔ کیوں کہ خود فرشتوں کی

الملائکۃِ غیرَ محصورٍ بل کانَ عددُ ھٰذہِ الصّلواتِ
تعداد شمار سے باہر ہے۔ بلکہ صورتِ مذکورہ میں صلواتِ

والتسلیماتِ الملکیّۃِ ضِعفَ عددِ الملائکۃِ عشرَ
ملائکہ کی تعداد فرشتوں کی تعداد سے دس گُنا

مرّاتٍ۔
زیادہ ہوگی۔

ھٰذا اجرُ مَن صلّیٰ عَلیٰ النبیّ علیہ الصّلاۃ والسلام
یہ تو ثواب ہے اُس شخص کا جو نبی علیہ السلام پر

مرّۃً واحدۃً فتفکّر فی کثرۃ ثوابِ مَن قرأ جمیعَ
ایک بار درود بھیجے۔ پس غور کیجیے اُس شخص کے لامتناہی ثواب میں جس نے پڑھا

الاسماء النبويّة المذکورة فی ھذا الکتاب المبارک
صلوات سمیت اُن تمام اسماء نبویّہ کو جو کتاب ھذا میں

بصلواتھا وھی ١٦٠٠ صلاةٍ فسبحان مَن لا یُبالغ منتھٰی
مذکور ہیں۔ وہ صلوات سولہ سو ہیں۔ پس پاک و برتر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات

سِعةِ رحمتہ ولا یقادر قدرھا۔
جس کی رحمتِ وسیع کے منتہٰی اور مقدار کا علم ناممکن ہے۔

الطریقُ الثالثُ اَن یُرادَ مِن الملائکۃ اقلُّ
تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فرشتوں سے ان کی اتنی جماعت مراد ہو

عددٍ یدلّ علیہ جمعُ الکثرۃ۔ واقلُّ مایدلّ علیہ
جو کم سے کم جمع کثرت کا مصداق ہو۔ اور جمع کثرت کم از کم گیارہ

جمع الکثرۃ من العدد ھو احدَ عشرَ عند البعض و
کے عدد پر دلالت کرتی ہے بعض علماء کے نزدیک۔ اور عند البعض

ثلاثۃٌ عند البعض۔
تین کے عدد پر۔

وحسابُ ھذا الطریق سَھلٌ یُستخرج نتیجتہ و
اس طریقہ کا حساب آسان ہے۔ ادنیٰ غور و تدبُّر سے اس کے

ما یؤول الیہ بادنیٰ تدبُّرٍ۔ اِلّا انَّ ارادۃَ ھذا الطریق
نتیجہ و حاصل کا استخراج کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اِس طریقہ کے مراد لینے کو

یَستبعِدھا العقلُ نظرًا الٰی سِعۃ رحمۃِ اللہ التی
عقل بعید سمجھتی ہے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کے پیش نظر

دائرتُھا اَوسعُ مِن کلِّ وَسیعٍ بخلاف ھذا الطریقِ
جس کا دائرہ ہر وسیع شئے سے زیادہ وسیع ہے۔ اور یہ طریقہ تو وُسعت

فانّہ مَبنیٌّ علَی التضییق دون التّوسیع۔
کی بجائے تنگی پر مبنی ہے۔

الطریقُ الرابعُ اَن یُرادَ مِن الملائکۃ عددٌ منھم
چوتھا طریقہ یہ ہے کہ ملائکہ کی محدود جماعت یعنی

محدودٌ مثلاً بلیون مَلَكٍ وھٰذا العددُ وإن کان کبیرًا
ایک ارب فرشتے مراد ہوں ۔ اور یہ عدد (ارب) بظاہر اگرچہ بڑا

فی الظاھر لٰکنّہ فی جنبِ عددِ الملائکۃ الغیرالمتناھی
عدد ہے لیکن فرشتوں کے لامتناہی عدد کے مقابلے میں نہایت

اقلُّ شیٔ ومثلُ قطرۃٍ واحدۃٍ فی مقابلۃ قطرماء البحر
قلیل ہے ۔ اس کی نسبت وہ ہے جو ایک قطرے کی ہے وسیع سمندر کے پانی کے

المترامیۃ الاَطراف ۔
بے شمار قطروں سے ۔

فعلٰی تقدیر ارادۃ ھٰذا الطریقِ نقولُ ایضاحُ
اِس طریقہ کے ارادے کی صورت میں ہم کہتے ہیں کہ فرشتوں کی صلوات کے

حسابِ الصّلوات الملکیّۃ اَن نَضرِبَ عددَ ۱۶۰۰ فی
حساب کی توضیح یہ ہے کہ ہم سولہ سو (۱۶۰۰) کو ضرب دیتے ہیں

عشرۃ بلایین فیکونُ حاصلُ الضرب ۱۶٬۰۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰
دس ارب میں ۔ تو حاصِل ضرب یہ ہے ۱۶٬۰۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰ یعنی

صلاۃٍ وسلامٍ ھٰذا عددُ الصّلواتِ الملکیّۃِ الواصلۃِ
ایک نیل ۶۰ کھرب صلاۃ وسلام ۔ یہ فرشتوں کی اُن صلوات کی تعداد ہے جو پہنچتی ہے

الٰی مَن اَتَمّ قراءۃَ جمیعِ الاسماءِ النبویّۃِ بصلواتِھا
اُس شخص کو جو کتابِ ھٰذا میں مذکور اسماءِ نبویّہ کو صلوات و

المذکورۃِ فی ھٰذا الکتاب ۔
تسلیمات سمیت ایک بار پڑھ لے ۔

واَمّا صلواتُ اللہ النازلۃ علٰی ھٰذا القارئ
باقی اللہ تعالیٰ کی صلوات (درود) جو اس قاری پر نازل ہوتی ہیں

فھی عَلاوۃٌ علٰی عددِ الصّلواتِ و التسلیمات
وہ ان صلوات وتسلیمات کے علاوہ ہیں جو فرشتوں کی طرف سے نازل

الملکیّۃ فانظُر یا اَخِی الکریم! الٰی صِغرِ حَجمِ ھٰذا
ہوتی ہیں ۔ دیکھیے اے اخ کریم ! اس مبارک کتاب کے

الكتاب المبارك والحٰ جزيل اجر تلاوته و
صغیر مُجسم کو اور اس کے پڑھنے کے لامتناہی عظیم

قراءته۔
ثواب کو۔

تنبیہ: ثم اعلم ان ھٰنا طریقًا آخر لحساب اجر
تنبیہ - جان لیں کہ یہاں ایک طریقہ اور بھی ہے درود پڑھنے

المصلّی المسلّم متفرّعًا علیٰ اعتبار احدِ المسجدَین
والے کے ثواب کے حساب کا۔ وہ متفرّع ہے مسجد نبوی مبارک یا

المبارکَین المسجدِ النبویّ و المسجد الحرام المکّیِ و
مسجد حرم مکّی مبارک کے اعتبار پر۔ اور

علیٰ اعتبار قراءة الاسماءِ النبویّةِ المذکورةِ فی
اس اعتبار پر کہ کتابِ ھٰذا میں مذکور اسماء نبویّہ صلوات

ھٰذا الکتاب مع الصّلوات فی احد ھٰذَین المسجدَین
سمیت ان دو مبارک مسجدوں میں سے کسی ایک میں

المبارکَین۔
پڑھے جائیں۔

اَمّا اعتبارُ المسجدِ النبویّ فایضاحہ انّ مَن
اعتبارِ مسجدِ نبوی کا ایضاح یہ ہے کہ جس نے

قَرَأَ مرّةً واحدةً کتابی ھٰذا مع الاَسماءِ النبویّةِ
ایک بار پڑھی میری یہ کتاب اُن اسماء نبویّہ و صلوات

و الصّلواتِ المذکورةِ فیہ فی المسجد النبویّ المبارکِ
سمیت جو اس میں مذکور ہیں مسجد نبوی مبارک میں

کان کمن صلّی فیما سواہ علیٰ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ
تو گویا اس نے مسجد نبوی کے ماسوا مقامات میں نبی علیہ السلام پر

وسلّم ١٦٠٠٠٠ مرّةٍ بضرب الفٍ فی عدد ١٦٠٠۔
درود بھیجا ١٦٠٠٠٠ مرتبہ۔ ھزار کو ١٦٠٠ میں ضرب دے کر۔

وذلك ۱۶ لاك صلاةٍ و اللاكُ الواحدُ يُساوِی مائةَ
یہ کُل ۱۶ لاکھ صلاۃ ہیں۔ ایک لاکھ برابر ہوتا ہے سو

الفٍ۔
ہزار کے۔

او كمَن صلّٰی وسَلّم علی النبیّ صلی اللہ
یا گویا کہ اُس شخص نے نبی علیہ السلام پر مسجدِ

علیہ وسلم فیما سواہ ۸۰۰۰۰۰۰ مرّةٍ ای ثمانین
نبوی کے ماسوٰی جگہوں میں ۸۰۰۰۰۰۰ بار درود بھیجا یعنی اسّی

ملیون مرّةٍ و لك اَن تقول ثمانیۃ کرائر و
ملیون مرتبہ۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ۸ کروڑ بار درود پڑھا۔

الکَرُوْرُ الواحدُ یُساوِی عشرةَ ملایین و ذلك
ایک کروڑ دس ملیون کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا مدار یہ

بضرب عدد ۱۶۰۰ فی عدد ۵۰۰۰۰۔
ہے کہ سولہ سو کو ۵۰ ہزار میں ضرب دیں۔

لانّ الحسنةَ الواحدةَ فی المسجدِ النبویِّ
کیوں کہ مسجدِ نبوی میں ایک حسنہ (نیکی)

بالفٍ فیما سواہ کما فی الاحادیث الصحیحۃ او
ہزار حسنات کے برابر ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے یا

بخمسین الفًا کما فی بعض الاحادیث المرویّۃ
۵۰ ہزار کے برابر جیسا کہ مروی بعض احادیث

عن النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
میں مذکور ہے۔

و اَمّا اعتبارُ المسجدِ الحرامِ المکیِّ فتفصیلُ
باقی اعتبارِ مسجد حرام مکّی کے حساب کی تفصیل

حسابِہ اَنّ مَن قرَأ کتابی ھٰذا و ختَمہ مَرّةً واحِدةً
یہ ہے کہ جس شخص نے پڑھی میری یہ کتاب آخر تک ایک بار

مع الأسماءِ الشريفةِ والصّلواتِ والتسليمات المسطورة
ان اسماء نبویّہ شریفہ و صلوات وتسلیمات سمیت جو اس میں مکتوب

فیہ کان کمن صلّیٰ وسلّم فیما سواہ من المواضع
ہیں تو گویا کہ اس نے مسجدِ حرام کے ماسوی جگہوں

علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ۱۶۰۰۰۰۰۰۰۰ مرّۃً ای
میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجا ۱۶۰۰۰۰۰۰۰۰ بار یعنی

۱۶۰ ملیون صلاۃٍ وان شئتَ فقُل ستّۃَ عشر کرُوْرًا۔
۱۶۰ ملیون درود بھیجے۔ یوں بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ ۱۶ کروڑ بار درود پڑھا۔

ومَدارُ ھٰذا الحساب ماثَبَتَ فی الاحادیث
اِس حساب کا مدار یہ بات ہے جو صحیح احادیث میں

الصّحیحۃِ انّ الحسنۃَ الواحدۃَ فی حرم مکّۃ المبارکۃ
ثابت ہے کہ ایک حسنہ مکّہ مکرّمہ کے حرم پاک

بمائۃ الف حسنۃٍ بل اکثر من ذٰلك وخَیر۔
میں لاکھ حسنات کے برابر ہے ۔بلکہ لاکھ سے بھی زیادہ ہے اور بہتر۔

فمآلُ ما ذکرنا مِن حسابِ الصّلوات فی
پس حاصل یہ ہے مذکورہ صدر حسابِ صلوات (درود) کا

المسجدَین المبارکَین انّ اللّٰہ تعالیٰ یُصلّی ۱۶۰
ان دو مبارک مسجدوں میں کہ اللّٰہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں ۱۶

ملیون مرّۃ علیٰ مَن قرَأ فی المسجد الحرام
کروڑ مرتبہ اس شخص پر جو پڑھے ایک بار مسجدِ حرام

الاسماءَ النبویّۃَ مع الصّلواتِ المذکورۃِ فی کتابی
مکی میں کتابِ ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ کو

ھٰذا مرّۃً واحدۃً کما انّہ تعالیٰ یُصلّی ۸۰ ملیون مرّۃ
صلوات سمیت ۔ اور اللّٰہ تعالیٰ ۸ کروڑ بار صلاۃ (درود) بھیجے

علیٰ مَن قرَأھا فی المسجد النبویّ مرّۃً واحدۃً۔
ہیں اس پر جو انہیں مسجدِ نبوی میں ایک مرتبہ پڑھ لے۔

ثُمَّ اِنَّ المذکور اِنَّما ھو عدادُ الصَّلوٰاتِ الرَّبَّانِیَّۃِ
مذکورہ صدر عدد صرف اللہ تعالیٰ کی صلوات کا ہے

الحاصلۃِ للقارئ فی احد المسجدَین المبارکَین
جو حاصل ہیں قاری کو ان دو مسجدوں مسجدِ نبوی و

المسجدِ النبویِّ والمسجدِ الحرامِ وقِسْ علیٰ ھٰذا
مسجدِ حرام میں پڑھنے کی وجہ سے۔ تو انہی پر قیاس کر

عداد الصَّلوٰاتِ الملکیَّۃِ الحاصلۃِ لھٰذا القارئ
اُن صلواتِ ملکیہ کی تعداد کو جو حاصل ہیں اِس قاری کو۔

حیث یُساوِی مِقدارُھا مقدارَ الصَّلوٰاتِ الرَّحمانیَّۃ
کیوں کہ صلواتِ ملکی کی تعداد ان صلواتِ رحمانیہ کی تعداد کے برابر ہے

النازلۃ علیٰ ھٰذا القارئ۔
جو اِس قاری پر نازل ہوتی ہیں۔

ھٰذا الحسابُ مترتِّبٌ علیٰ تسلیمِ کون المصلّی
صلاۃِ ملکی کا یہ حساب مبنی ہے اس امر کی تسلیم پر کہ صرف ایک

عَلیٰ المصلّی المسلِّم ملکًا واحدًا فقط کما تقدَّم بیانُہٗ
فرشتہ صلاۃ بھیجتا ہے درود بھیجنے والے شخص پر۔ جیسا کہ پہلے

من قبل۔
بتایا گیا۔

ولو سُلّم کونُ الملائکۃِ کلِّھم مُصلِّین
اور اگر ہم تسلیم کرلیں کہ سب فرشتے صلاۃ پڑھتے ہیں

علیٰ مَن یُصلّی علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم
اُس شخص پر جو درود بھیجے نبی علیہ السلام پر

کان عدادُ الصلواتِ و التسلیماتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ
تو ملائکہ کی صلوات (دعاء و استغفار) و تسلیمات (سلام) جو

اَجرًا لقارئِ کتابی ھٰذا و تالِی الاَسماءِ النبویّۃِ
حاصل ہیں بطور ثواب کے میری اس کتاب کے قاری اور اس میں

المذکورةِ فیہ مع الصّلواتِ والتسلیمات فوقَ ما
مذکور مبارک اسماء نبویّہ صلوات وتسلیمات سمیت کے تالی کو وہ

یتصوّرہ العقولُ البشریّۃُ واکثرمن کلِّ کثیرٍ
باعتبار کثرت کے بلند ہیں تصورِ عقل سے اور زیادہ ہیں ہر اُس کثیر سے

تستأنسہ اذھانُنا وقلوبُنا۔
جس سے مانوس ہیں ہمارے اذہان وقلوب۔

ولو فُرِض اَنّ الملائکۃَ المصلّین انّما ھم بلیون
اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ صلاۃ پڑھنے والے فرشتے ایک ارب

ملَکٍ کما تَقدَّم تفصیلُ ذٰلک کان عددُ الصلواتِ
ہیں جن کی تفصیل پہلے گزر گئی تو صلواتِ ملکی جو

الملکیّۃِ النازلۃِ علی المصلِّی مرّۃً واحدۃً فی المسجدِ
نازل ہوتی ہیں ایک بار درود بھیجنے والے پر مسجدِ نبوی میں

النبویِّ ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃٍ بضرب البلیون فی
اُن کی تعداد ہے ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃ۔ یعنی ایک ارب کو ۵۰ ہزار

خمسین الفًا۔
میں ضرب دے کر۔

واَمّا اعدادُ الصّلواتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ اَجرًا
باقی وہ صلواتِ ملکیّہ جو بطور ثواب حاصل ہیں

لمن قرأَ فی المسجدِ النبویّ مرّۃً واحدۃً مافی کتابی
اُس شخص کو جو مسجدِ نبوی میں پڑھے ایک بار میری کتاب

ھٰذا من الاسماء النبویّۃ مع الصّلواتِ والتسلیماتِ
ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ بھی اور ہر اسم کے ساتھ مکتوب

المسطورۃِ مع کلّ اسمٍ فھو ۸۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰
صلاۃ وسلام بھی ان کی تعداد ہے ۸۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰

صلاۃٍ بضرب عدد ۱۶۰۰ فی العددِ المذکورِ آنفًا وھو
صلاۃ۔ سولہ سو کو ضرب دے کر اُس عدد میں جو ابھی ذکر ہوا اور وہ

عدد ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ای یُضرب ۱۶۰۰ فی عدد
عددیہ ہے ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ یعنی ۱۶ سو کو ضرب دیں ان

الصَّلواتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ اجرًا للمصلّی علی النبیّ
صلواتِ ملکیّہ کے عدد میں جو بطور ثواب کے حاصل ہیں اس شخص کو جو

صلّی اللہ علیہ وسلّم فی المسجدِ النبویّ مَرّۃً
نبی علیہ السلام پر درود بھیجے مسجدِ نبوی میں

واحدۃً۔
ایک بار۔

ھٰذا واَمّا بیانُ حسابِ الصَّلواتِ والتسلیماتِ
باقی مسجدِ حرام مکی میں ملکی صلوات و تسلیمات کے

الملکیّۃ فی المسجد الحرام علیٰ ھٰذا التقدیر
حساب کا خلاصہ بتقدیرِ ھذا یہ ہے کہ

فمحصولُہ اَنّ مَن صَلّیٰ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ
جس نے نبی علیہ السلام پر ایک بار درود

وسلّم مرّۃً واحدۃً فی الحَرَمِ المکّیِ او فی المسجدِ
شریف بھیجا حرم مکّی میں یا مسجدِ حرام

الحرامِ المکّیِ کانَ عددُ الصَّلواتِ الملکیّۃِ الواصلۃِ
مکّی میں تو اُسے فرشتوں کی طرف سے بطور

الیہ بفضل اللہ تعالیٰ وانعامِہٖ اجرًا و ثوابًا
ثواب کے پہنچنے والی صلوات کی تعداد ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام سے

۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃٍ بضرب مائۃ الفٍ فی
۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ یعنی ایک لاکھ کو ارب میں ضرب

البلیون۔
دے کر۔

و مَن ختم فی المسجدِ الحرام او فی الحرم
اور جو شخص پوری طرح پڑھ لے مسجدِ حرام میں یا حرم

المکیّ ما فی ھٰذا الکتاب من الاسماءِ النبویّۃِ
مکّی ہیں کتابِ ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ کو

بِصلواتھا و تسلیماتھا کان عددُ الصّلواتِ والتسلیماتِ
صلوات و تسلیمات سمیت تو مَلکی صلوات و تسلیمات

الملکیّۃِ الواصلۃِ الیہِ بفضل اللہ عزّ وجلّ وکرمہ
جو اسے بطور ثواب پہنچتی ہیں اللہ کے فضل سے ان کی تعداد ہے

۱۶۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃٍ و تسلیمۃٍ۔
۱۶۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃ و سلام ۔

و ذلک بِضرب عددِ ۱۶۰۰ فی عَدَد صَلَوَاتٍ
بایں طور کہ ۱۶۰۰ کو ضرب دیں اُن صلوات کے عدد میں

ینالہ اجرًا و ثوابًا مَن صَلّٰی مَرّۃً واحِدۃً عَلَی النبیّ
جو حاصل ہیں بطور اجر و ثواب کے نبی علیہ السلام پر ایک بار

صَلّی اللہ علیہ وسلّم فی المسجد الحرام المبارکِ۔
درود بھیجنے والے کو مسجدِ حرام مبارک میں ۔

تنبیہٌ ۔ قد سَلَف فی اَوّل ھٰذہ الفائدۃِ انّہ
تنبیہ ۔ یہ بات گزر چکی ہے اِس فائدہ کی ابتداء میں کہ

یُستَفاد من الحدیث المذکور ھناک لابی بردۃ رضی
مستفاد ہوتے ہیں وہاں پر مذکور حدیث ابو بردہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ اربعۃُ امورٍ وَھِیَ الأجور الاربعۃ
اللہ عنہ سے چار امور ۔ اور یہ چار اجر ہیں

التی ینالھا بفضل اللہ وکرمِہ مَن یُصلّی مرّۃً واحدۃً
جنہیں حاصل کرتا ہے اللہ کے فضل سے وہ شخص جو درود نہ بھیجے

علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ الاوّلُ اجرُ عشر
ایک بار نبی علیہ السلام پر۔ اوّل اللہ تعالیٰ کی دس

صلواتٍ رَبّانیّۃٍ۔ الثانی رفعُ عشرِ درجاتٍ لہ۔
صلوات کا حصول ۔ دوم دس درجات کی بلندی ۔

الثّالثُ کتابۃُ عشرِ حَسناتٍ لہ۔الرّابعُ محوُ عشرِ
سوم دس حسنات (نیکیوں) کی کتابت۔ چہارم دس گناہوں

سیّئاتٍ لہ۔
کی معافی۔

والبیانُ المطنَبُ الذی مضٰی ذکرُہ مختصٌ بالامرِ
اور مذکورہ صدر طویل بیان مختص ہے امرِاوّل کے

الاوّل وھو حسابُ عشرِ صلواتٍ رحمانیّۃٍ وملکیّۃٍ
ساتھ۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کی اُن دس دس صلوات کا

نازلۃٍ علی المصلّی المسلّمِ مرّۃً واحدۃً۔
حساب جو نازل ہوتی ہیں ایک بار درود پڑھنے والے پر۔

وبعدَ ماضبطتَ حسابَ الامرِ الاوّل و
امرِاوّل کے حساب کو اچھی طرح ضبط کرنے کے بعد

تمکّنتَ منہ یسھل لک اَن تقِیسَ علیہ تفصیلَ
آپ کے لیے آسان ہے اس پر بقیہ تین اُمور

حسابِ الامورِ الثلاثۃِ الباقیۃِ ولا یستصعب
کے حساب کو قیاس کرنا اور مشکل نہیں ہے

علیک فھمُ وُجوھِہا ونذکرُھھنا خلاصۃَ ذلک
اُن کی مختلف وُجوہ کا فہم۔ یہاں ہم ذکر کرتے ہیں ان کا خلاصہ

تطییبًا لقلوب قُرّاء ھٰذا الکتاب المبارک وترغیبًا
اِس کتاب کے پڑھنے والوں کے دلوں کو خوش کرنے کی خاطر

لھم الی قراءتہ و الی الاکثار مِنَ الصلوات و
اور اس کتاب کے پڑھنے اور نبی علیہ السلام پر کثرت سے

التبریکات و التسلیمات علی النبیّ صلی اللہ علیہ
صلوات و تبریکات و تسلیمات (درود) بھیجنے کی ترغیب

وسلم۔
کے لیے۔

فنقول بتوفیق اللہ تعالیٰ ومنّہٖ اَمّا الامر
پس ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق وکرم سے کہ امر ثانی کا

الثانی فحسابہٗ انّ مَن قرَأَ ما فی ھٰذا الکتابِ
حساب یہ ہے کہ جو شخص پڑھے اس کتاب میں مذکور

مِن الاَسماء النبویّۃِ بصلواتھا وتبریکاتھا وتسلیماتھا
اسماء نبویّہ کو بھی اور ہر اسم مبارک کے ساتھ مکتوب

المسطورۃ مع کل اسمٍ منھا واَتمّہ فی ایِّ مَوضعٍ
صلاۃ وسلام وتبریک کو بھی مکمل طور پر کسی جگہ

من المواضع رَفعہ اللہ عزّوجلّ بذلك ۱۶۰۰۰ درجۃٍ
و مقام میں تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادیتے ہیں اس پر سولہ ہزار درجات

وکتَبَ لہ بذلك ۱۶۰۰۰ حسنۃٍ ومحا عنہ بذلك ۱۶۰۰۰
بلندی کے اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے سولہ ہزار نیکیاں اور معاف فرمادیتے ہیں اس کے

سیّئۃٍ۔
سولہ ہزار گناہ۔

وذٰلك بضَربِ عشرۃٍ فی عدد ۱۶۰۰ و
بایں طور کہ دس کو سولہ سو میں ضرب دیں۔

قد عرفتَ فی بدء ھٰذہ الفائدۃِ انّ عددَ
کیونکہ آپ کو معلوم ہوا اِس فائدہ کی ابتداء میں کہ اسماء

الصّلواتِ المرقومۃِ مع الاسماء النبویّۃ فی ھٰذا
نبویّہ کے ساتھ مکتوب صلوات (درود) کتابِ ھٰذا

الکتاب ۱۶۰۰ صلاۃٍ۔
میں سولہ سو ہیں۔

ومَن قرَأَ فی المسجدِ النبویّ مرّۃً واحدۃً
اور جس شخص نے مسجدِ نبوی میں پڑھ لیے ایک بار

الاَسماءَ النبویّۃَ الشریفۃَ المذکورۃَ فی ھٰذا
کتاب ھٰذا میں مذکور اسماء نبویّہ اُن

الکتاب مع صلواتِھا و تسلیماتِھا المرقومۃِ مع کلِّ
صلوات و تسلیمات سمیت جو مکتوب ہیں ہر ایک اسم

اسمٍ منہا رفعہ اللہ تعالٰی بذلك ٨٠،٠٠٠،٠٠٠ درجۃ
کے ساتھ تو اسے اللہ تعالٰی آٹھ کروڑ بلند درجات عطا فرمادیتے ہیں۔

ای رفعہ ثمانین ملیون درجۃً و کتب لہ بذلك
یعنی ٨٠ ملیون درجات۔ اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے

ثمانین ملیون حسنۃ و محا عنہ بذلك ثمانین
٨ کروڑ نیکیاں اور معاف فرمادیتے ہیں اس کے

ملیون سیّئۃ بضرب عدد ١٦٠٠ فی عدد ٥٠٠٠٠ و
٨ کروڑ گناہ۔ بایں طریقہ کہ ١٦٠٠ کو ضرب دیں ٥٠ ہزار میں۔

وجہُ ذلك انّ الحسنۃَ الواحدۃ فی المسجد النبویِّ
اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک حسنہ مسجدِ نبوی میں اس کے

بخمسین الف حسنۃٍ فیما سواہ۔
ماسوٰی کی ٥٠ ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

و مَن قرأ مرّۃً واحدۃً ما فی ھذا الکتاب
اور جس نے ایک مرتبہ اِس کتاب میں مذکور اسماء

من الاسماءِ النبویّۃ مع الصّلواتِ و التسلیماتِ
نبویّہ کو اُن صلوات و تسلیمات سمیت جو مکتوب ہیں

المکتوبۃ مع کلِّ اسمٍ منہا فی المسجد الحرام
ہر اسم کے ساتھ پڑھا مسجدِ حرام میں

او فی الحرم المکّیّ رفعہ اللہ تعالٰی و سبحانہ بذلك
یا حرمِ مکّہ مبارکہ میں تو اس کے طفیل اللہ تعالٰی بلند فرمادیتے ہیں اس کے

١٦٠،٠٠٠،٠٠٠ درجۃٍ ای رفعہ ١٦٠ ملیون درجۃ
سولہ کروڑ درجات یعنی ١٦٠ ملیون درجات۔

و کتب لہ بذلك ١٦٠ ملیون حسنۃً و محا عنہ
اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے سولہ کروڑ حسنات اور معاف فرمادیتے ہیں

بذلك ١٦٠ مليون سيّئة وذلك بضرب عدد ١٦٠٠
اس کے سولہ کروڑ گناہ۔ بایں طریقہ کہ ١٦٠٠ کو ایک لاکھ

فی مائة الفٍ۔
میں ضرب دیں۔

وعلّة ذلك ما رُوِی فی الاحادیث الصحیحة انّ
اِس حساب کی وجہ وہ ہے جو صحیح احادیث میں مروی ہے

الحسنةَ الواحدَة فی المسجد الحرام بل فی الحرم
کہ ایک حسنہ مسجدِ حرام میں بلکہ سارے حرم

المکیّ کلّه کما صرّح به غیرُ واحدٍ من العُلماء
مکّہ مکرمہ میں جیساکہ تصریح کی ہے متعدِّد علماء کبار نے

المحقّقین بمائة الفِ حسنةٍ فیما سواہ۔
اس کے ماسوا جگھوں کی ایک لاکھ حسنات کے برابر ہے۔

الفائدةُ الثامنةُ عشرة۔ یجدرُ بِنا ان

اٹھارہواں فائدہ - ہمارے لیے مناسب ہے کہ

نذکرُ ھھنا اسماءَ اللهِ الحُسنٰی اذ النظیرُ یأنس
یہاں ذکر کریں اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ۔ کیونکہ نظیریں و مثیلیں

بالنظیر ویذ کِرہ و المثیلُ یألف بالمثیل ویجذِبُه
آپس میں اُنس و علاقہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو یاد دلاتے اور کھینچتے ہیں۔

فاقولُ اِنّ للّٰہ تعالیٰ مائةَ اسمٍ الّا واحدًا و قد
پس میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ علماء وغیرہ کا

جرّبَ العلماءُ وغیرُھم قبولَ الدُّعاءِ بعدَ ذکر
تجربہ ہے کہ ان کے پڑھنے کے بعد دعاء

اَسماء اللّٰہ تعالیٰ و فی الحدیث انّ للّٰہ تعالیٰ تسعةً
قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے

و تسعِین اسمًا مَن اَحصاھا دَخَل الجنّةَ واختلف
(٩٩) نام ہیں جس شخص نے ان کا اِحصاء کیا وہ جنّتی ہوگا۔ علماء کا

العُلماءُ رحمهم اللّٰہ تعالیٰ فی معنی الاحصاء ھٰھنا علیٰ
اختلاف ہے احصاء کے معنی میں یہاں ان کے کئی

اقوالٍ - اَلاوّل معنی قولہٖ "مَن احصاھا" مَن حفظھا
اقوال ہیں - قولِ اوّل - احصاء کا معنی یہ ہے کہ جس نے انہیں یاد کیا

دخل الجنّۃ فانّ الحفظ یحصِل بالاحصاء و تکرار
وہ جنّتی ہوگا - کیونکہ حفظ حاصل ہوتا ہے شمار کرنے اور تکرار

مجموعہا - الثانی مَن عَدَّھا واستوفاھا بالدُّعاء و
سے - قولِ دوم - جس نے دعاء کے وقت پوری طرح یہ اسماء

قرأَ کلّھا عند الدعاء ولم یقتصِر علیٰ بعضِھا
شمار کیے اور پڑھے اور اقتصار نہیں کیا ان میں سے بعض پر

فی الثناء بہٖ علی اللّٰہ تعالیٰ - الثالث مَن
اللّٰہ تعالیٰ کی ثنا کرتے وقت - قولِ سوم - جس نے

اَحاطَ بمعانیھا و بما تضمّنتہٗ من الاحکام و الاشارات
احاطہ کیا ان کے معانی کا اور ان کے ضمن میں احکام و اشارات

و الاسرار - اَلرابع مَن احصاھا علمًا و ایمانًا وحصرًا
و اسرار کا - قولِ چہارم - جس نے ان کا احاطہ کیا علم و ایمان اور شمار کے

و تعدادًا - الخامس مَن قرأَ القرآنَ حتّٰی یختمہٗ
لحاظ سے - قولِ پنجم - جس نے سارے قرآن کو پڑھا - کیونکہ تمام اسماء اللّٰہ

لانّھا فیہ - السادس مَن قرأھا متبرّکًا بقراءتھا
قرآن میں موجود ہیں - قولِ ششم - جس نے بطور تبرّک اخلاص سے

مخلصًا من قلبہٖ - السابع مَن اَطاقھا کقولہٖ تعالیٰ
انہیں پڑھا - قولِ ہفتم - جس میں ان کی طاقت تھی - قرآن میں ہے

علم اَلّن تحصوہُ - ای من اطاق قیامًا بحقّ
اللّٰہ کو علم ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے - یعنی جس نے ان اسماء کے

ھٰذہٖ الاسماء الحسنیٰ و عملًا بمقتضاھا باعتبار
مفہوم کا حق ادا کیا اور ان کے مقتضیٰ پر عمل کیا باعتبار

معانیہا و التزامِ نفسہ بواجبہا کعلمہ بانّہ رزّاقٌ
معانی کے اور ان کی دعوت کا التزام کیا مثلاً اسے اللہ کے رزّاق ہونے کا علم ہوا

فوثق بکونہ رازقًا فاطمئنّ قلبہ فی امر الرزق
تو اعتماد کیا اس کے رازق ہونے پر اور اس کا دل مطمئن ہوا رزق کے بارے میں۔

وکعلمہ بانّہ سمیعٌ فکفّ لسانہ عن کلِّ ما
یا اسے علم ہوا کہ وہ سمیع ہے تو اس نے اپنی زبان ہر قبیح سے

ھو قبیحٌ۔
روک دی۔

اخرج الترمذیّ فی الجامع باسنادہ عن ابی
ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع میں باسند ابو ھریرہؓ

ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسولُ اللہ صلی
کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی علیہ السلام کا

اللہ علیہ وسلم انّ للہ تعالیٰ تسعۃً و تسعین اسمًا
ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء ہیں

مائۃً غیر واحدۃٍ مَن اَحصاھا دخل الجنّۃ۔
یعنی ایک کم سو جس نے ان کا احصاء کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

ھُوَ اللہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۱ الرَّحْمٰنُ ۲ الرَّحِیْمُ ۳
الْمَلِکُ ۴ الْقُدُّوْسُ ۵ السَّلَامُ ۶ الْمُؤْمِنُ ۷ الْمُھَیْمِنُ ۸
الْعَزِیْزُ ۹ الْجَبَّارُ ۱۰ الْمُتَکَبِّرُ ۱۱ الْخَالِقُ ۱۲ الْبَارِئُ ۱۳
الْمُصَوِّرُ ۱۴ الْغَفَّارُ ۱۵ الْقَھَّارُ ۱۶ الْوَھَّابُ ۱۷ الرَّزَّاقُ ۱۸
الْفَتَّاحُ ۱۹ الْعَلِیْمُ ۲۰ الْقَابِضُ ۲۱ الْبَاسِطُ ۲۲ الْخَافِضُ ۲۳
الرَّافِعُ ۲۴ الْمُعِزُّ ۲۵ الْمُذِلُّ ۲۶ السَّمِیْعُ ۲۷ الْبَصِیْرُ ۲۸
الْحَکَمُ ۲۹ الْعَدْلُ ۳۰ اللَّطِیْفُ ۳۱ الْخَبِیْرُ ۳۲ الْحَلِیْمُ ۳۳

الْعَظِيمُ ٣٤ الْغَفُورُ ٣٥ الشَّكُورُ ٣٦ الْعَلِيُّ ٣٧ الْكَبِيرُ ٣٨
الْحَفِيظُ ٣٩ الْمُقِيتُ ٤٠ الْحَسِيبُ ٤١ الْجَلِيلُ ٤٢ الْكَرِيمُ ٤٣
الرَّقِيبُ ٤٤ الْمُجِيبُ ٤٥ الْوَاسِعُ ٤٦ الْحَكِيمُ ٤٧ الْوَدُودُ ٤٨
الْمَجِيدُ ٤٩ الْبَاعِثُ ٥٠ الشَّهِيدُ ٥١ الْحَقُّ ٥٢ الْوَكِيلُ ٥٣
الْقَوِيُّ ٥٤ الْمَتِينُ ٥٥ الْوَلِيُّ ٥٦ الْحَمِيدُ ٥٧ الْمُحْصِي ٥٨
الْمُبْدِئُ ٥٩ الْمُعِيدُ ٦٠ الْمُحْيِي ٦١ الْمُمِيتُ ٦٢ الْحَيُّ ٦٣
الْقَيُّومُ ٦٤ الْوَاجِدُ ٦٥ الْمَاجِدُ ٦٦ الْوَاحِدُ ٦٧ الْاَحَدُ ٦٨
الصَّمَدُ ٦٩ الْقَادِرُ ٧٠ الْمُقْتَدِرُ ٧١ الْمُقَدِّمُ ٧٢ الْمُؤَخِّرُ ٧٣
الْاَوَّلُ ٧٤ الْاٰخِرُ ٧٥ الظَّاهِرُ ٧٦ الْبَاطِنُ ٧٧ الْوَالِي ٧٨
الْمُتَعَالِي ٧٩ الْبَرُّ ٨٠ التَّوَّابُ ٨١ الْمُنْتَقِمُ ٨٢ الْعَفُوُّ ٨٣
الرَّءُوفُ ٨٤ مَالِكُ الْمُلْكِ ٨٥ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ ٨٦ الْجَامِعُ ٨٧ الْغَنِيُّ ٨٨ الْمُغْنِي ٨٩ الْمَانِعُ ٩٠
الضَّارُّ ٩١ النَّافِعُ ٩٢ النُّورُ ٩٣ الْهَادِي ٩٤ الْبَدِيعُ ٩٥
الْبَاقِي ٩٦ الْوَارِثُ ٩٧ الرَّشِيدُ ٩٨ الصَّبُورُ ٩٩

هٰذا وبعد ذكر الفوائد نشرع في سوق الأسماء النبويّة مع
لیجیے۔ ذکرِ فوائد کے بعد ہم شروع کرتے ہیں اسماء نبویہ کا بیان

الصّلوات والتّسليمات وجعلتها أحزابًا ثلاثةً فسبعةً تيسيرًا
صلوات و تسلیمات سمیت۔ میں نے ان اسماء کے اوّلاً تین، ثانیاً سات حصے کر دیے ہیں تاکہ

للامر فيقرأ كلّ يوم حزب منها فهاؤم اقرأوها بتوفيق الله تعالى۔
بآسانی ہر روز ان میں سے ایک حزب پڑھا جائے۔ پس اب تم ان اسماء کا پڑھنا شروع کر دو اللہ کی توفیق سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَحْمَدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْخَاتَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَاحِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَاشِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَاقِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقَفّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبَشِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّذِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُبِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٢﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الدَّاعِىْ

اِلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُزَّمِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُدَّثِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّهِيْدِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْهَادِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّاهِدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ (٢٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
يٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا طٰهٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٤) اَللّٰهُمَّ

يٰسٓ : قال ابن الحنفية ﷺ في دلائل النبوة للبيهقي معناه يا محمد. شرح الشفا للشهاب ج ١ ص ١٩١ .

طٰهٰ : ذكره غير واحد في الأسماء النبويّة و ورد في حديث رواه ابن مردويه .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ التَّوْبَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رَسُوْلِ الْمَلَاحِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۶﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا قُثَمٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۲۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَاتِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۰﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَبِى اِبْرَاهِيْمَ

قُثَمٌ : بضم ففتح معناه جامع الخير. هو ممنوع الصرف كما ذكره ابن فارس. شرح الشفا ج ۲ ص ۳۹۲.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ

(۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَبَرِّ
بِاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (۳۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَبْطَحِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَتْقٰى لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۳۴)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَتْقَى النَّاسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (۳۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَجْوَدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۳۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَجْوَدِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٣٧

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحَدِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٣٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحْسَنِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ٣٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اَحْسَنِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٠ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰخِرِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٤١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاُحَيْدِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ٤٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْاَخْشٰى لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

أحيد: كأحمد لأنه يحيد أمته عن النار.

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰخِذِ بِالْحُجُزَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اٰخِرَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اُذُنِ خَيْرٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَرْجَحِ النَّاسِ
عَقْلًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَرْحَمِ النَّاسِ بِالْعِبَادِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَزْهَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

أخرايا: هو اسمه في الانجيل معناه آخر الأنبياء. كذا في الشامي.

عَلٰى سَيِّدِنَا اَشْجَعِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٠﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَصْدَقِ

فِى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا اَطْيَبِ النَّاسِ رِيْحًا صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَعَزِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْاَعْلٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْاَعْلَمِ بِاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اَكْثَرِ الْاَنْبِيَاءِ تَبْعًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَكْرَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَكْرَمِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَ
الْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَكْرَمِ وُلْدِ
اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦١﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اِمَامِ
الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَبِى الطَّاهِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَبِى الطَّيِّبِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمْ ﴿٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٦٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اِمَامِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاِمَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اِمَامِ الرُّسُلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰمِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰمِنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَمَنَةِ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

سَلَّمَ ﴿٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاُمِّيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَنْعُمِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوَّلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ شَافِعٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ مُشَفَّعٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَوَّلِ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَبْلَجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اُحَادَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

أحاد: اسم عدد غير منصرف سُمّي به لأنّه واحد في خصائص ليست لغيره. زرقاني.

أَحۡسَنِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡاَنۡقٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَ
سَلِّمۡ ﴿٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الۡاَجَلِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡاَحۡشَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ
وَسَلِّمۡ ﴿٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَخُوۡنَاخۡ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٨٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡاَدۡعَجِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَ
بَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ

أحشَم : أي أكثر الناس وقارًا .

أخونَاخ : أي صحيح الإسلام و كامله .

عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَدْوَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٩٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَمَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٩١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَمَنَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَرْجَحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَرْحَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٩٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَزَجِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٥) اَللّٰهُمَّ

أَمَنَة : أي سبب الأمن.

أَزَجّ : هو المقوس الحاجب.

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَزْكٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَسَدِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٩٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَشَدِّ
حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَشْنَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَصْدَقِ النَّاسِ لَهْجَةً صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿١٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

أُشنُب : من الشنب و هو رونق الأسنان و عذوبتها .

الْاَطْيَبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَعْظَمِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَغَرِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَفْصَحِ الْعَرَبِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاِكْلِيْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٠٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَمْجَدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ

إكليل : أي التاج لأنه تاج الأنبياء .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اِمَامِ الْعَالَمِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ١٠٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَلْمَعِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ١٠٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْعَامِلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ١٠٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ١١٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَوْفَى النَّاسِ ذِمَامًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ١١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

اَلْمَعِيّ : صائب الرأي .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَنْوَرِ الْمُتَجَرِّدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿١١٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَوَّاهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمْ ﴿١١٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوْسَطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمْ ﴿١١٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ
الرُّسُلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمْ ﴿١١٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اٰيَةِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَبْيَضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿١١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَصْدَقِ الْخَلْقِ حَدِيْثًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿١١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَكْرَمِ الْخَلْقِ نَسَبًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿١٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَفْضَلِ الْخَلْقِ حَسَبًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿١٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَنْفَسِ الْعَرَبِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ
١٢٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَرِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَارِقْلِيْطِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ١٢٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَاطِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبُرْهَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا بُشْرٰى عِيْسٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى عِيْسٰى وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

بارقليط و فارقليط : بفتح الراء و سكونها . اسمه في الانجيل و معناه روح الحق او الفارق بين الحق و الباطل أو المخلص . زرقاني ج ٣ .

اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَشِيْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿١٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبُشْرٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١٢٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَصِيْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَلِيْغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿١٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَالِغِ الْبَيَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١٣٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَيِّنَةِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَاهِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَدْرِ الْبَاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَحْرِ الزَّاخِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بَاهِي : الحسن الجميل .

١٣٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَدِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ١٣٩ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَدْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ١٤٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَرْقِيْطِسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
١٤١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَهَاءِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ١٤٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَهِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
١٤٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَدْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

بَرْقِيطِس : بفتح فسكون ففتح فكسر . قال ابن اسحاق هو محمد بالرومية .

بَدْء : السيد الذى يبدأ به إذا عدّ السادات .

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(١٤٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
التَّالِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٥) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّذْكِرَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّقِىِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (١٤٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا التَّنْزِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٨)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التِّهَامِىِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٤٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

تَالِي : المتبع لمن تقدمه .

تَنْزِيل : يعني المنزل المرسل أو المنزّل اليه الوحي .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التِّلْقِيْطِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿١٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ثَانِيْ
اثْنَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١٥١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الثِّمَالِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ
﴿١٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْجَوَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿١٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْجَبَّارِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿١٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْجَدِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

ثمال : يعني المعين و الكافي .

جدّ : بفتح الجيم وضمها العظيم الجليل القدر وبكسر الجيم الحظّ أي صاحب الحظّ العظيم عند الله .

اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ ﴿١٥٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا الۡجُدِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ
وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ ﴿١٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ
عَلٰی سَیِّدِنَا الۡجِدِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ
﴿١٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا
الۡجَوَّادِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصۡحَابِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ ﴿١٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا الۡجَامِعِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِکۡ
وَسَلِّمۡ ﴿١٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی
سَیِّدِنَا الۡجَلِیۡلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ
﴿١٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْجَهْضَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٦٢) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حِزْبِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَافِظِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَاكِمِ بِمَا اَرَاهُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(١٦٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَامِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

جُهْضُم : كجعفر هو العظيم الهامة المستدير الوجه .

حاتِم : من أسمائه في الكتب السابقة. قاله كعب الاحبار ومعناه أحسن الأنبياء خَلقًا وخُلقًا .

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَامِلِ لِوَاءِ
الْحَمْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَائِلِ لِاُمَّتِهٖ
عَنِ النَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَبِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ ﴿١٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحِجَازِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿١٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحُجَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿١٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿١٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا حُجَّةِ اللّٰهِ عَلَى الْخَلَائِقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿١٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حِرْزِ الْاُمِّيِّيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿١٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَرَمِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَرِيْصِ عَلَى الْاِيْمَانِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَسِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَفِيْظِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَقِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَكِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْحَلِیْمِ
صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْحَمَّادِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
حَمْطَایَا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا حَمِیَاطَا صَلَّی
اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا حٰمٓعٓسٓقٓ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

حمطايا أو حمياطا : من أسمائه في الكتب السالفة، أي حامي الحرم.

حٰمٓعٓسٓقٓ : ذكره ابن دحية و حكوه عن جعفر بن محمد و نقل عن ابن عباس انه من أسماء الله.

الْحَفِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَمْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَنِيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَمِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَاطٍ حَاطَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَامِىْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

حَفِيّ : أي البر اللطيف أو العارف بالشيء حق معرفته .

حاطَ حاطْ : قال العزفي هو اسمه في الزبور و لم يذكر معناه .

وَسَلِّمْ ﴿١٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
حَبَنْطَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَكَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحُلَاحِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَنَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَيِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

حَبَنْطًا : قال العرفي هو اسمه في الانجيل و معناه الفارق بين الحق و الباطل .

حُلَاحِل : السيد الشجاع أو كبير المروءة .

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَبِيْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَلِيْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خَلِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٢٠٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
الْبَرِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٦ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ خَلْقِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ
الْاُمَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٨ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
الْعَالَمِيْنَ طُرًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٢٠٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢١٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٢١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خِيَرَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
٢١٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
٢١٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
٢١٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢١٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَاشِعِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَاضِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٢١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَالِصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢١٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ
الْوَافِدِيْنَ عَلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٢١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَلِيْفَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَافِضِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَلِيْفَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَيِّرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خِيرَةِ اللّٰهِ فِى
الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا دَعْوَةِ
النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَلِيْلِ الْخَيْرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَارِ الْحِكْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا الدَّلِيۡلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الدَّامِغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٣٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الدَّانِىۡ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَهۡثَمٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الذَّاكِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ

تیسری منزل ، بدایۃ الحزب الثالث

دَهۡثَم : كجعفر ، السهل الخلق .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذَّاكِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِكْرِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِي الْحَقِّ الْمَوْرُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِي الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي الصِّرَاطِ
الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢٤١﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْقُوَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْمُعْجِزَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢٤٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْمَكَانَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْحُرْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢٤٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٢٤٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِي الْفَضْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٤٧
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْوَسِيْلَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٤٨
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْعِزَّةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٤٩ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذُّخْرِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٥٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذَّكَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٥١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِی التَّاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِی
الْجِهَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِی السَّيْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِی السَّكِيْنَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا ذِی طَيْبَةَ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٥٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِى الْعَطَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٥٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى الْفُتُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٨)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْقَضِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٩)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْهِرَاوَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦٠) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى الْحَطِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

ذُو القَضِيب : أى ذو السيف الرقيق . قاله الشامى و الزرقانى .

وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي الْمِيْسَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّاضِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّاغِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّافِعِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٦٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْبُرَاقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ

ذِي الْمِيْسَم : أي ذو الجمال و الحسن .

بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْبَعِيْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْجَمَلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ النَّاقَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ النَّجِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ ﴿٢٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْاُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٢٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ مُّهْدَاةٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّحِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ
الرَّاحَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۷۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۷۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّشِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۲۷۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّفِيْعِ الذِّكْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۲۸۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّقِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۸۱﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

رَفِيْعِ الدَّرَجَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٢٨٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رُوْحِ الْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٢٨٣
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رُوْحِ
الْقُدُسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٢٨٤ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّءُوْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٢٨٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رُكْنِ الْمُتَوَاضِعِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٢٨٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّاجِيْ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّجِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّضِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رِضْوَانِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّفِيْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّهَّابِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّؤُوْحِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الزَّاهِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
زَعِيْمِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الزَّكِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّمْزَمِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا زَيْنِ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةَ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الزَّاجِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّاهِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّاهِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٣٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الزُّلَفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّيْنِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ

زَاهِي: أي الحسن المشرق.

زُلَف: ككتف أي القريب من الله تعالى.

(٣٠٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّابِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ وَسَلَّمَ (٣٠٤) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّابِقِ
بِالْخَيْرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ وَسَلَّمَ (٣٠٥)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَابِقِ
الْعَرَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ وَسَلَّمَ (٣٠٦) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّاجِدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكَ وَسَلَّمَ (٣٠٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَبِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكَ وَسَلَّمَ (٣٠٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٠٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا السَّعِيْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٣١٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَعْدِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣١١﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَعْدِ
الْخَلَائِقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣١٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّمِيْعِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٣١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا السَّلَامِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٣١٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَعْدِ
الْخُلُقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٣١٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّيِّدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَ سَلِّمْ ﴿٣١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى اٰدَمَ وَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٣١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ النَّاسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيْفِ اللّٰهِ
الْمَسْلُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّابِطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

سَابِط : أى الذى هو سبط الشعر أى مع جعودة قليلة .

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا السَّخِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّدِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَرْخَلِيْطَسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّرِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّمِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَرْخَلِيْطَس : هو اسمه بالسريانية ومعناه محمد. زرقاني ج٣ ص١٣٢.

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّنَدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا سَيْفِ الْاِسْلَامِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا السَّنَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٣٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَيِّدِ الْبَشَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٣٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

(٣٣٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٣٥)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّاكِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٣٦) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّافِعِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٣٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّفِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٣٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الشَّكُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٣٣٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الشَّمُسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٣٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّكَّارِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ
وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٣٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّامِخِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ
وَسَلِّمۡ ﴿٣٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا الشَّثۡنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ
﴿٣٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّدِيۡدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٣٤٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّذۡقَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى

شَثۡن: أي عظيم الكفين و القدمين مع الاعتدال، و العرب تمدح بذلك.

شَذۡقَم: كجعفر، البليغ المفوّه.

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشِّهَابِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّهْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّرِيْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّابِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّاحِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

شَہِم : السيد النافذ الحكم .

عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْاٰيَاتِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٣٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٣٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْبُرْهَانِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٣٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْبَيَانِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٣٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ التَّاجِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٣٥٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْجِهَادِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿۳۵۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْحُجَّةِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۳۵۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْحَطِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۳۵۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۳۵۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْخَاتَمِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۳۶۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٣٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ الرَّفِيْعَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الرِّدَاءِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٣٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْاَزْوَاجِ الطَّاهِرَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ السُّجُوْدِ
لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٣٦٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السَّرَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

٣٦٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السُّلْطَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

٣٦٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السَّيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

٣٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الشَّرْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

٣٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ ﴿٣٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعَطَايَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿٣٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٣٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعُلُوِّ وَالدَّرَجَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٣٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْفَضِيْلَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٣٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْقَضِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا صَاحِبِ قَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْكَوْثَرِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ اللِّوَاءِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٣٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْمَحْشَرِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٣٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْمَدِیْنَةِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِغْفَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٠﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَغْنَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨١﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٢﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٣﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِنْبَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ﴿٣٨٤﴾

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَظْهَرِ الْمَشْهُوْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْوَسِيْلَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْهِرَاوَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّادِعِ بِمَا
اُمِرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

صاحب الهراوة: أي صاحب العصا.

أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّادِقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّبُوْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّدْقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صِرَاطِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صِرَاطِ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّفُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّفْوَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّفِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّالِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

صَاحِبِ التَّوْحِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(٤٠١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٤٠٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ زَمْزَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(٤٠٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الْمِدْرَعَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ (٤٠٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَشْعَرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ (٤٠٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّبِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الصَّدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصِّنْدِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصِّدِّيْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّيِّنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤١٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاعِدٍ

صِنْدِيْد : هو السيد المطاع و الشجاع أو الحليم.

صَيِّن : سمى به لانه صان نفسه من كل قبيح .

الْمِعْرَاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(٤١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضَّحَّاكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٤١٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضَّارِبِ بِالْحُسَامِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ (٤١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الضَّحُوْكِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ (٤١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الضَّابِطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(٤١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الضَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤١٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الضَّمِيْنِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الضَّيْغَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضِّيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
طَابَ طَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الطَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

طَابْ طَاب : بالتكرير، من اسمائه في التوراة و معناه طيّب .

وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٤٢١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطَّيِّبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٤٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا طٰسٓمّٓ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٢٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا طٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ
﴿٤٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الطَّيِّبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٤٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطَّهُوْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٤٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

طٰسٓمّٓ و طٰسٓ : ذكرهما ابن دحية و النسفي في اسمائه .

سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الطِّرَازِ الْمُعْلَمِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ

۴۲۷ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الظَّاھِرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمَ ۴۲۸ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الظَّفُوْرِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ

۴۲۹ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْعَابِدِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمَ ۴۳۰ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَادِلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَ سَلَّمَ ۴۳۱ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَافِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٣٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْعَظِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَالِمِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَامِلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا عَلَمِ الْاِیْمَانِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا عَلَمِ الْیَقِیْنِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۳۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَدْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۳۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَالِمِ بِالْحَقِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۳۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَرَبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۴۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۴۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَزِيْزِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْعَفُوِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٤٤٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَطُوْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٤٤٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَلِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٤٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَفِيْفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ

بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلَامَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٤٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
عَيْنِ الْعِزِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْجَبَّارِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَیِّدِنَا عَبْدِ الْمَجِیْدِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَ
سَلَّمَ ﴿۴۵۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا عَبْدِ الْوَھَّابِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا عَبْدِ الْقَھَّارِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۵﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا عَبْدِ الْخَالِقِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقَادِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقُدُّوْسِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْغِيَاثِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ السَّلَامِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُؤْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
عَبْدِ الْغَفَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَارِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَاضِدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعُدَّةِ صَلَّى اللّٰهُ

عُدّة : بالضّم ، الذخيرة المعد لكشف ظلمة الجهل .

عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا
الْعِصْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا عِصْمَةِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا الْعَلَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَيِّدِنَا الْعِمَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَيِّدِنَا الْعُمْدَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٤٧٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٧٤ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٧٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَيْنِ النَّعِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ
٤٧٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْغَالِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٧٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَنِيِّ
بِاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٧٨ اَللّٰهُمَّ

پانچویں منزل ، بداية الحزب الخامس

عَيْن : هو خيار كل شئ أى أشرف الأنبياء .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَيْثِ
الْفَاتِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَنِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٤٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْغَطَمْطَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٤٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْغَيْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٤٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَارِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٤٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَتَّاحِ صَلَّى

غطمطم: أي الواسع الأخلاق الحليم.

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِكۡ
وَسَلِّمۡ ﴿٤٨٤﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی
سَیِّدِنَا الۡفَارۡقَلِیۡط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا ﴿٤٨٥﴾
الۡفَارُوۡق صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٤٨٦﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا الۡفَجۡرِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَ
بَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٤٨٧﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ
عَلٰی سَیِّدِنَا الۡفَرَطِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٤٨٨﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا الۡفَصِیۡحِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَ
بَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٤٨٩﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ

فارقليط : اسم انجيلي ، راجع بارقليط .

فرط : هو السابق الى الماء أي ماء الكوثر .

عَلٰى سَيِّدِنَا فَضْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا فَوَاتِحِ النُّوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٤٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
فَارْقَلِيْطَسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٤٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَاضِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَائِقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْفَخْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

فَارْقَلِيْطَسْ : یعنی فارقلیط ۔

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَدْعَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَرْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَطِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَلَاحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَهِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

فَدْعَمٌ : كجعفر ، الحسن الجميل .

فلاح : قال العزفي هو اسمه في الزبور ، معناه يمحق اللّٰه به الباطل ، أو هو اسم عربي وهو الفوز .

فِعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ﴿٥٠١﴾

الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَاضِیْ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ

وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَانِتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ﴿٥٠٤﴾

قَائِدِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا قَائِدِ

الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥٠٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْقَائِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٠٧) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَتَّالِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٠٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَتُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

سَلِّمْ (٥٠٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْقَثُوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥١٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

قَدَمِ صِدْقٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قَثُوْم: أي جامع الخير.

(٥١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَرْشِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥١٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَرِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَمَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَيِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَوِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥١٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَارِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَائِلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا قَدْمَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقُطْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
كَافَّةِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قَدْمَايَا : اسمه فى التوراة و معناه الأوّل . زرقانى ج ٣ ص ١٤١ .

﴿٥٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَلْكَامِلِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٢٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْكَفِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا كٓهٰيٰعٓصٓ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْكَافِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

كٓهٰيٰعٓصٓ : ذكره ابن دحية في أسماء النبي عليه الصلاة و السلام. و قيل هو من أسماء الله.

سَيِّدِنَا الْكَافِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۵۲۸
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْكَثِيْرِ
الصَّمْتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۵۲۹ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا كُنَيْدِيَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۵۳۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْكَوْكَبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ۵۳۱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْكَنْزِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۵۳۲
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا كَلِيْمِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

كُنَيْدِيَة: اسمه في الزبور. قاله ابن دحية. والتاء في العجمية ليست من علامات التانيث أو للمبالغة مثل علّامة. زرقاني ج۳ ص۱۴۲.

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٥٣٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اللِّسَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٣٤ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّبِيْبِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٣٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّسِنِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ٥٣٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا اللَّوْذَعِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٥٣٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اللَّيْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

لَسِن : مثل كتف ، الفصيح البليغ .   لَوْذَعِيّ : أى الذكى الفصيح الحديد الذهن .

لِسَان : المراد به المتكلم عن القوم الترجمان عنهم .

(٥٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَاجِدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٣٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَادْمَادْ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٤٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَاذْمَاذْ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٥٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُؤَمَّلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٥٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَأْمُوْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٤٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَانِحِ صَلّٰى

ماذ ماذ : بالذال المعجمة و المهملة، من اسمائه في صحف ابراهيم و التوراة و معناه طيّب طيّب .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٥٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَاءِ الْمَعِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٥٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُبَارَكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبْتَهِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٤٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبَرَّاِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٤٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَبْعُوْثِ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۵۴۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَبْعُوْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۵۵۰﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُبَلِّغِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۵۵۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُبِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۵۵۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُبَشِّرِ الْيَائِسِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۵۵۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَبَتِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۵۵۴﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَبَسِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۵۵۵﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَرَبِّصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۵۵۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَرَحِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۵۵۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَضَرِّعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۵۵۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَّقِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۵۵۹﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَتْلُوِّ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٥٦٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَهَجِّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٥٦١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَوَسِّطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٥٦٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَوَكِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٥٦٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُثْبِتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٥٦٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٥٦٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجَابِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٥٦٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٥٦٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٥٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٥٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَرِّضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
٥٧٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَرِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ وَسَلَّمَ ٥٧١ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَحْفُوْظِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكَ وَسَلَّمَ ٥٧٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُحَلِّلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكَ وَسَلَّمَ ٥٧٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ٥٧٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْمُخْبِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
۵۷۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ
۵۷۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْلِصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
۵۷۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَخْصُوْصِ بِالشَّرَفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ۵۷۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَخْصُوْصِ
بِالْعِزِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۵۷۹ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَخْصُوْصِ
بِالْمَجْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٨٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَدَنِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
٥٨١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ٥٨٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذَكِّرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ٥٨٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذَكُّوْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۸۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْتَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۸۵) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرَتِّلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۸۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْسَلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۸۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْتَفِعِ الدَّرَجَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۸۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۸۹) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَرْحُوْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْتَجٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُزَكِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُزِيْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَبِّحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْتَغْفِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسْتَغْنِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۵۹۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۵۹۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْرٰى بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۵۹۸﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَلَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۵۹۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۶۰۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُشَفَّعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَقَّحِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَسْعُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَاوِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَفَّحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٠٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَشْهُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشِيْرِ صَلَّى

مُشَقَّح: من الصحف المتقدمة، معناه الزاهي الذي يحمد اللّٰه حمدًا جديدًا. سيرة حلبيّة ج ١ ص ٢١٩.

مُشَفَّح: بالقاف والفاء، هو الحمد بالسريانية. زرقانی ج ٣ ص ١٤٥ ص ١٨٩.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمِصْبَاحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٠٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَافِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦١٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦١١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦١٢﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصْلِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَلّٰى عَلَيْهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُطَاعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦١٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَدَّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُطَهَّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُطَهِّرِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُظْهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُطِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُظَفَّرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَزَّزِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَعْصُوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٢٣﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعْطِىْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَقِّبِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ
﴿٦٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُعَلِّمِ الْاُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ اُمَّتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ

مُعقّب : بمعنى العاقب أي الذي جاء بعد الأنبياء .

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۶۲۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۳۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُعْلِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۳۱﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَلّٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۶۳۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُفْضَالِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۳۳﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُفَضَّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۳۴﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمِفْتَاحِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقْتَصِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقْتَفِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقَدَّسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مِفْتَاحِ الرَّحْمَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٦٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقْرِئِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُقِيْمِ السُّنَّةِ
بَعْدَ الْفَتْرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقْسِطِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقْسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُقِيْلِ
الْعَثَرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكَرَّمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكْتَفِىْ بِاللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَكِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ ﴿٦٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَكِّيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَكْفِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلَاحِمِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

مَلَاحِمِيّ : نسبة إلى الملاحم جمع ملحمة وهو القتال لأنه بعث بالسيف و الجهاد .

عَلٰى سَيِّدِنَا مُلَقَّى الْقُرْاٰنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَمْنُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنَادِیْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنْتَصِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٥٧﴾

مَمْنُوح : أي الذي أعطاه اللّٰه مرتبة فائقة .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْحَمِنَّا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْصِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَنْصُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٦١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهَاجِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ

مُنْحَمِنَّا : بضم فسكون ففتح فكسر فشدّ . وقيل بفتح الميمين ، أي محمد بالسريانية . قاله ابن إسحاق . زرقاني ج٣ ص١٨٨ .

سَلَّمَ ﴿٦٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهْتَدِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهْدِىْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤْتَمَنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤْتِىْ جَوَامِعَ

الْكَلِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْحٰى اِلَيْهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْصَلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُوَقَّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَوْلٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُؤْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ

مُوْصَل: هو اسمه في التوراة و معناه مرحوم. زرقاني.

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَيَّدِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُيَسِّرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَيِّدِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَّبَعِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَمَّمِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَمَكِّنِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

سَلَّمَ ﴿٦٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَمِّمِ لِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَمَّمِ خَلْقًا وَّخُلُقًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُثْبِتِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَحَجَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَكَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٨٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُجِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٦٨٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْبِتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٦٨٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُخْتَصِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
٦٨٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْتَصِّ بِالْقُرْاٰنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
٦٨٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمِخْضَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٦٩٠ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنِيْفِ

مِخْضَمْ : کثیر، هو السید العظیم.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٩١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَرْحَمَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ (٦٩٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُزَمْزَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(٦٩٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْشِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٩٤)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَرْغَمَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٩٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرَغِّبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

مُزَمْزَم : بفتح الزائين أي المغسول قلبه بماء زمزم .

وَسَلَّمَ ﴿٦٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُسْتَجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلَّمَ
﴿٦٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْتَعِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمَ ﴿٦٩٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسَدَّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلَّمَ ﴿٦٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُشَرِّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمَ ﴿٧٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشِيْحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٧٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

مُشِيْح : أي بادي الصدر من غير تطامن أي بطنه و صدره سواء . و قال عياض بفتح الميم أي عريض الصدر .

مُشَرِّد : بالدال و الذال اسم فاعل ، هو ذو التنكيل بالعدوّ .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَدِّقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٧٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذْعِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٧٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَدَّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٧٠٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَصُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٧٠٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُضْخَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٧٠٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

مصحّح : السّيّد الشريف .

الْمُضَرِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٧
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُضِيْئِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٨
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَعْرُوْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٩
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُعَمَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧١٠ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعِيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُغْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ

مُعَمَّم : أى صاحب العمامة ، من أسمائه فى الكتب السابقة .

مُغْرَم : أى المحبّ لله ، مِنَ الغرام .

عَلَيۡهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَ
سَلِّمۡ ﴿٧١٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا الۡمُحۡسِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ بَارِكۡ وَ
سَلِّمۡ ﴿٧١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا الۡمُغۡنَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ
﴿٧١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الۡمُتَفَضِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ بَارِكۡ وَ سَلِّمۡ ﴿٧١٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡمُفَخَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ
وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٧١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡمُفَلَّجِ الثَّنَايَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُفْلِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقَدَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقَدِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٠﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقَوَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكَلَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُلَبِّيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۷۲۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلِكِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلِيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۷۲۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَمْنُوْعِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۶﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنْتَجَبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۷﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُنْتَخَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۸﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْجِدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿۷۲۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مِنَّةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۷۳۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُهَابِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۷۳۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهَذَّبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۳۲﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَوْرُوْدِ حَوْضُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٧٣٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُوْذٌ مُوْذٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٣٤ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمِيْزَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٣٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْتَقٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٧٣٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مِيْذٌ مِيْذٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٧٣٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَوْعِظَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٣٨

مُوْذٌ مُوْذٌ : بالواو، و مِيْذٌ مِيْذٌ : بالياء، اسمه في صحف ابراهيم والتوراة ومعناه طيّب طيّب .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْقِنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ
﴿٧٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّابِذِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٤١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاجِزِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاشِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّاسِخِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِبِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِحِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٧٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّاضِرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِرِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٧٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاطِقِ بِالْحَقِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ ﴿٧٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاهِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٧٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْاَحْمَرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْاَسْوَدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمْ ﴿٧٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا نَبِيِّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٧٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٧٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نَبِیِّ الرَّاحَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَبَارِكَ وَ سَلَّمَ ﴿٧٥٥﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا
النَّبِیِّ الصَّالِحِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ بَارِكَ وَ سَلَّمَ ﴿٧٥٦﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا
نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصۡحَابِہٖ وَبَارِكَ وَ سَلَّمَ ﴿٧٥٧﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا نَبِیِّ الۡمَرۡحَمَۃِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ
وَبَارِكَ وَ سَلَّمَ ﴿٧٥٨﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ
عَلٰی سَیِّدِنَا نَبِیِّ الۡمَلۡحَمَۃِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَبَارِكَ
وَ سَلَّمَ ﴿٧٥٩﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ عَلٰی
سَیِّدِنَا نَبِیِّ الۡمَلَاحِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٦٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٦١) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّجْمِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ (٧٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا النَّجْمِ الثَّاقِبِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ (٧٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا نَجِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّجْمِ الزَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٧٦٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّسِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٦٦
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّصِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٦٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّبَاِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٧٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النِّعْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
٧٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نِعْمَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٧٠
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نَسِيب : ذوالنسب العريق الشريف .

النَّقِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّقِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النُّوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نُوْرِ الْاُمَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نُوْرِ اللّٰهِ
الَّذِىْ لَا يُطْفَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّاسِكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ زَمْزَمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَاصِرِ الدِّيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٧٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّجِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النَّدْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نُجَيْد : أي الدليل الماهر أو الشجاع الماضي في ما يعجز عنه غيره .

نَدْب : أي النجيب الظريف .

الْهَاشِمِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٨٢
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْهُدٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٨٣
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
هَدِيَّةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٨٤
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَجُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٨٥ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْهُمَامِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٧٨٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

مَجُوْد : كثير التمجد .

الْوَجِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاسِطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاسِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْوَاصِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَصُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاضِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

واسط : الجوهر الذى فى وسط القلادة و معناه الأشرف نسبًا و الأرفع حسبًا.

٧٩٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْوَاعِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاعِظِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَرِعِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَفِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَافِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْوَلِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۷۹۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْوَسِیْلَۃِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۷۹۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَلِیِّ الْفَضْلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۸۰۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْوَاجِلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۸۰۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْوَالِی صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۸۰۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَسِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَهَّابِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٨٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
يُوْذَمُوْذَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٠٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْيَثْرِبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا
تَمَّتْ

كتبه الحافظ محمد ايوب الدهلوى ثم الملتانى فى ١٤١٣ھ

نهاية الحزب السابع والثلث الثالث

يُوْذَمُوْذَ : هو اسمه فى التوراة راجع ماذماذ . سيرة حلبية ج١ ص٢١٩ .

چھوٹے گناہوں اور نیکیوں کے اَثرات

مسمّٰی بہ

اِسۡتِعۡظَامُ الصَّغَائِرِ

تصنیف

مُحدّثِ اعظم، مُفسّرِ کبیر، مُصنّفِ افخم، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمّد موسیٰ رُوحانی بازی

طیّب اللّٰہ آثارہٗ و أعلیٰ درجاتہٗ فی دار السلام

قلب وروح کی تسکین کا سامان لئے ہوئے ایک منفرد کتاب

اندھی مادیت کے اس عہدِ زیاں کار میں گناہوں کی یلغار بڑھتی جارہی ہے جس نے دولتِ ایمان و یقین سے بہرہ مند باعمل مسلمانوں کو سخت صدمے سے دوچار کررکھا ہے تو عام مسلمان بھی روح واحساس سے عاری اس زندگی میں شدید مایوسی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ اس مایوسی کے عالم میں گناہوں اور نیکیوں کی حقیقت اوران کی تاثیر سے روشناس کروانے والی یہ البیلی کتاب روشنی وہدایت کی طرف انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔ زبان و بیان کی تاثیر لیے ہوئے یہ عجیب و منفرد کتاب جس کا لفظ لفظ اور سطر سطر دل کے دریچوں پر دستک دیتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مزید برآں اس مبارک کتاب میں امتِ محمدیہ اور گذشتہ امتوں کے بہت سے بزرگوں کے ایمان افروز واقعات بھی درج کیے گئے ہیں۔ نیز اس کتاب میں بہت سے ایسے مختصر اعمال ومختصر دعائیں بھی مذکور ہیں جن کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

قصیدۂ طوبیٰ

فی

اسماءِ اللہ الحُسنیٰ

تصنیف

محدّثِ اعظم، مُفسّرِ کبیر، مُصنّفِ افخم، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمّد موسیٰ روحانی بازی

طیّب اللہ آثارہٗ و أعلیٰ درجاتہٗ فی دار السلام

پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا لوگوں کیلئے ایک عظیم تحفہ

نہایت مبارک اور بے مثال و بے نظیر قصیدہ

اس مبارک قصیدے میں اللہ جل جلالہ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ سمیت تقریباً پونے دوصد نام نظم کیے گئے ہیں۔ قصیدۂ طوبیٰ عالم اسلام کا پہلا قصیدہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء دعا کے انداز میں بزبان عربی منظوم ہیں اور عوام الناس کی آسانی کیلئے اردو ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ عرب وعجم میں بے شمار علماء وخواص وعوام نے اس قصیدے کو تکالیف، پریشانیوں اور مصائب سے نجات، مشکلات کے حل اور قضائے حاجات کے لیے بے انتہاء مفید پایا ہے۔ قصیدۂ طوبیٰ پڑھنا شروع کیجئے چند دن میں ہی آپ خود اس کی برکات کا مشاہدہ کرلیں گے

قصیدۂ حُسنیٰ

فی

اسماءِ النبی الاعظمٰ

تصنیف

مُحدّثِ اعظم ،مُفسّرِ کبیر،مُصنّفِ افخم ،ترمذیٔ وقت حضرت مولانا مُحمّد مُوسیٰ رُوحانی بازِی

طیّب اللّٰہ آثارہ وأعلیٰ درجاتہ فی دار السلام

دنیائے اسلام میں اپنی نوعیت کا پہلا اور نہایت مبارک قصیدہ

حل مشکلات اور قضائے حاجات کیلئے بے انتہاء مفید

قصیدۂ حسنیٰ دنیائے اسلام کا پہلا قصیدہ ہے جس میں پانچ سو (500) سے زیادہ مستند اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعائیہ طریقے سے بزبانِ عربی منظوم ہیں۔ تکمیل فائدہ اور آسانی کے لئے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ عرب وعجم میں نہایت مقبول ومعروف ہے۔ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ)، افغانستان، ایران، بنگلہ دیش، امریکہ، برطانیہ، عراق، مصر، سری لنکا، برصغیر پاک وھند اور دیگر بہت سے ممالک میں بیشمار اولیاء اللہ وعوام اسے بطور وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ تکالیف ومشکلات کو دور کرنے اور قضائے حاجات کیلئے نہایت مؤثر، مفید اور مجرب ہے۔ قصیدۂ حسنیٰ پڑھنا شروع کرتے ہی چند ایام میں آپ اپنے ہر کام میں واضح برکات محسوس کریں گے۔

حکومت پاکستان سے ایوارڈ یافتہ کتاب

فلکیاتِ جدیدہ

و

سیر القمر و عید الفطر

تصنیف محدّثِ اعظم، مفسّرِ کبیر، مصنّفِ افخم، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمّد موسیٰ روحانی بازی

طیب اللہ آثارہ و اعلیٰ درجاتہ فی دار السلام

علم فلکیات پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ستارے کیسے وجود میں آئے؟ سیارے اور ستارے میں کیا فرق ہے؟ ستاروں کی تعداد کتنی ہے؟ نظام شمسی کی پیدائش کیسے ہوئی؟ سیاروں کی دائمی گردش کا راز کیا ہے؟ کیا سماء اور فلک ایک شے ہیں؟ کیا ستارے آسمانوں میں پھنسے ہوئے ہیں یا ان سے نیچے ہیں؟ تقویم کسے کہتے ہیں؟ ہیئت کے بارے میں قدیم نظریات کیا ہیں؟ ہیئت جدیدہ کے اہم نظریات کون کونسے ہیں؟ کرہ ہوائی سے کیا مراد ہے؟ زیریں سرخ، بالائے بنفشی، لاسلکی اور ریڈیائی شعاعوں میں کیا فرق ہے؟ ہمیں آواز کیسے سنائی دیتی ہے؟ فضا ہمیں نیلگوں کیوں دکھائی دیتی ہے؟ کیا قرآن اور ہیئت جدیدہ کے نظریات میں کوئی اختلاف ہے؟ سال کے مختلف موسموں میں شب و روز کی لمبائی کیوں بدلتی ہے؟ کیا براعظم سرک رہے ہیں؟ سورج گرہن اور چاند گرہن کیوں ہوتا ہے؟ کائنات کتنی وسیع ہے؟ کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی اور اسکی عمر کتنی ہے؟ علم ہیئت میں مسلمان سائنسدانوں نے کیا کارنامے سرانجام دیئے؟ قدیم مسلمان سائنسدانوں کی تحقیقات اور جدید ترین سائنسی تحقیقات میں کتنا فرق ہے؟

مندرجہ بالا موضوعات کے ساتھ ساتھ نظام شمسی کے سیارات کے حالات، چاند کی سرگزشت، آواز، روشنی کی اقسام، شب و روز، زمین کی گردش، سمت قبلہ، معجزۂ شق قمر، عناصر کا بیان، ہفتے کی تقرری کی وجوہات، براعظموں کا بیان، آسمانی بجلی کی تفصیل، زمین کی گردش، عرض بلد و طول بلد وغیرہ کے بارے میں مفصل ابواب ہیں۔ کتاب ہذا کے دوسرے حصے میں عید الفطر اور ہلال عید کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ جدید طباعت میں بیشمار قیمتی تصاویر کے علاوہ اسی (۸۰) سے زائد آرٹ پیپر کے صفحات پر رنگین و نادر تصاویر بھی شامل ہیں۔

حکومت پاکستان سے ایوارڈ یافتہ کتاب

رزقِ حلال وغیبی معاشِ اَولیاء

مسمّٰی بہ

ترغیب المُسلِمین

فی

الرِّزقِ الحلالِ وطِعمۃ الصّالِحین

تصنیف شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالی

سخت سے سخت دلوں کو موم کرنے اور نرم دلوں کو تڑپا دینے والی کتاب

مسئلۂ رزق نے انسان کو مادّیات کی اس دنیا میں پھنسا دیا ہے۔ مال و دولت اس کی زندگی کا محور بن چکے ہیں اور وہ آخرت سے کلیتاً غافل ہو چکا ہے۔ کتابِ ہذا میں رزقِ حلال کی تبشیر و ترغیب اور حرام مال سے تخویف و ترہیب سے متعلق آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ مبارکہ مرفوعہ و موقوفہ کی توضیح و تشریح کے علاوہ علماء کرام، محدّثینِ عظام، مفسّرینِ فخام، اَولیاءِ اعلام، سلفِ صالحین، زاہدین، عابدین، ذاکرین، صادقین متقین، شاکرین، صابرین، قانعین، مخلصین، متوکّلین اور تارکینِ دنیا کے ایمان افروز احوال، حکیمانہ اقوال، عبرت انگیز واقعات، سبق آموز خصالِ سعیدہ و اخلاقِ حمیدہ، دردانگیز حکایات، نصیحت آمیز کرامات اور رقت خیز مواعظ کا کافی و وافر ذخیرۂ روحانیہ و ایمانیہ جمع کیا گیا ہے۔ رزق سے متعلق اسلاف کے عجیب و غریب اور نادر و نایاب واقعات پر مشتمل یہ واعظانہ کتاب انسان کو بے اختیار آنسو بہانے پر مجبور کر دیتی ہے۔

برکاتِ مکیّہ کے فائدے

کتاب برکاتِ مکیہ کے فوائد بے شمار ہیں۔ درود شریف اور اسماء نبویہّ کی برکت سے ہر حاجت پوری ہوگی ان شاء اللہ تعالی۔ چند اہم فوائد یہ ہیں۔

(۱) ہر مشکل آسان ہوگی (۲) لاعلاج بیماری اور ہر مرض سے شفا ہوگی (۳) تجارت و کاروبار میں بہت برکت ہوگی (۴) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (۵) سحر اور جادو کا اثر کاروبار، مال اور گھر کے افراد سے زائل ہوگا (۶) جنّات کی شرارت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے (۷) عقیمہ عورت یا بے اولاد مرد پڑھے تو اولاد حاصل ہوگی (۸) نرینہ اولاد سے محروم شخص پڑھے تو اللہ تعالی کے فضل سے بیٹا پیدا ہوگا (۹) سفر میں کامیابی وسلامتی حاصل ہو کر واپسی بخیر ہوگی (۱۰) ملازمت بسہولت ملے گی (۱۱) سفر یا حضر میں اپنے پاس رکھنے سے ہر شر و آفت سے سلامتی حاصل ہوگی (۱۲) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی اور پیغامِ نکاح قبول ہوگا (۱۳) دلوں کو مسخّر و تابع بنانے کیلئے نہایت مفید و نافع ہے (۱۴) گمشدہ چیز جلد ملے گی باذن اللہ (۱۵) دشمنوں اور اہل بدعت پر غلبہ حاصل ہو کر اُن کا ہر شر دفع ہوگا (۱۶) ملازمت میں ترقی حاصل ہوگی (۱۷) جس گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو درود شریف و اسماء نبویہّ کی برکت سے اس گھر کے باشندے بڑے مصائب، حوادث، غم، چوری، ڈاکے اور آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے ان شاء اللہ (۱۸) طالبعلم پڑھے تو علم میں برکت و امتحان میں کامیابی ہوگی (۱۹) حج و عمرہ کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالی حج و عمرہ کی توفیق دینگے (۲۰) خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

پڑھنے کا طریقہ۔ اگر فرصت ہو تو مذکورہ تمام اسماء نبویہّ روزانہ پڑھا کریں۔ ورنہ روزانہ ایک ثُلث پڑھتے ہوئے تین دن میں ختم کیا کریں۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ سات دن میں ایک بار ختم کیا کریں، روزانہ ایک حزب (سُبع) پڑھتے ہوئے۔ کتاب کے اندر ہر حزب (ثُلث و سُبع) کی نشاندہی کی گئی ہے۔

نوٹ۔ مصنّف رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے اجازت لینا تاثیر و برکات میں زیادت واضافے کا موجب ہے۔